

پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگریزی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

ماہنامہ | Monthly Magazine | Faizan-e-Madina

ماہنامہ فِضَانِ مَدِیْنَةِ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2022ء / ربیع الاول 1444ھ

فرمانِ امیر اہل سنت
ذنیابی خوشی عارضی (Temporary) ہے
اور اس میں بھی کئی غم چھپے ہوئے ہیں۔
(28 ربیع الآخر 1443، 5 دسمبر 2021)

- 7 اہل مصطفیٰ کے فضائل
- 16 محبت رسول کی نشانیاں
- 29 800 سال پہلے محفل میلاد کا عظیم الشان اہتمام
- 37 جنات کا شوق رسول
- 54 بچوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت

جشنِ ولادت
مبارک ہو



وسیلے کی برکت سے آنکھیں روشن ہو گئیں

صحابی رسول حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک نابینا صحابی حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! دعا فرمائیں کہ اللہ پاک میری بینائی پر پڑے ہوئے پردے کو ہٹا دے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا کروں یا رہنے دوں (یعنی دعا کروانا چاہو گے یا صبر کر لو گے) عرض کی: یا رسول اللہ! بینائی سے محرومی میرے لئے باعث دشواری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعائیں پڑھو!

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ أَنْ يَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي شَفْعَةً فِيَّ وَ شَفْعَةً فِي نَفْسِي۔“

ترجمہ: ”اے اللہ پاک! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں اپنے نبی محمد مصطفیٰ، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے متوجہ ہوں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کے وسیلے سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوں تاکہ وہ میری بینائی پر پڑے ہوئے پردے کو ہٹا دے، اے اللہ میرے حق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش اور میری گزارش قبول فرما۔ (راوی کہتے ہیں) کہ وہ نابینا شخص (یہ عمل کر کے) واپس ہوئے تو ان کی بینائی سے پردہ ہٹ چکا تھا۔ (سنن الکبریٰ للنسائی 6/169، حدیث: 10496)

قبولیت

دُعا کا وظیفہ

حضرت فضالہ ابن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرماتھے کہ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی پھر دعا کی: الہی مجھے بخش دے اور رحم کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کے شایان شان اس کی حمد بیان کر اور مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر۔ اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ کی حمد اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی دعائیں قبول ہوگی۔

(ترمذی 5/291، حدیث: 3487)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2022ء / ربیع الاول 1444ھ

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ)

بفیضانِ نظر
بما ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ
اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، شاہ
بفیضانِ کرم
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

آراء و تجاویز کے لئے



+9221111252692 Ext:2660



WhatsApp: +923012619734



Email: mahnama@dawateislami.net



Web: www.dawateislami.net

شمارہ: 10 جلد: 6

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہر و علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابورحب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن

← قیمت

رنگین شمارہ: 150 روپے سادہ شمارہ: 80 روپے

← ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات

← ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card) رنگین: 1800 روپے سادہ شمارہ: 960 روپے

بنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر رُز و شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابن ماجہ ۱۰/۴۹۰، حدیث: ۹۰۷)

قرآن وحدیث

نور ہی نور

مفتی محمد قاسم عطار | 4

امت مصطفیٰ کے فضائل

مولانا محمد ناصر جمال عطار مدنی | 7

جس نے بھی مدد کو پکارا یا رسول اللہ

مولانا عدنان چشتی عطار مدنی | 9

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

مرنے کے بعد قبر میں موئے مبارک رکھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری | 12

دارالافتاء اہل سنت

نرم و دینہ قوم پر نماز پڑھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات

مفتی محمد ہاشم خان عطار مدنی | 14

مضامین

محبت رسول کی نشانیاں

نگران شوریٰ مولانا محمد عمران عطار | 16

محاسن و کمالات سرور کائنات

مولانا محمد مشعم عطار مدنی | 18

شفیع محشر کی آمد محشر کا منظر

مولانا ابوالحسن عطار مدنی | 19

کوشش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

مولانا ابورجب محمد آصف عطار مدنی | 21

مسجد نبوی کی تعمیرات

مولانا محمد آصف اقبال عطار مدنی | 24

زمانہ رسالت اور ماورائے بیخ الاول

مولانا حافظ حفیظ الرحمن عطار مدنی | 27

800 سال پہلے محفل میلاد کا عظیم الشان انداز

مولانا ابویس یاشین عطار مدنی | 29

حسن معاشرت کے نبوی اصول

مولانا ابوالنور راشد علی عطار مدنی | 31

ظاہری حیات مبارکہ کے آخری ایام

مولانا اعجاز نواز عطار مدنی | 34

جنات کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا سید عمران اختر عطار مدنی | 37

احکام تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطار مدنی | 39

بزرگان دین کی سیرت

تو نے اسلام دیا، تو نے جماعت میں لیا

مولانا عدنان احمد عطار مدنی | 41

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوجامد محمد شاہد عطار مدنی | 43

تقریرت و عیادت

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری | 45

متفرق

نئے لکھاری

حافظ احمد حماد عطار / مزل حسین / غلام نبی | 47

قارئین کے صفحات

آپ کے تاثرات

51 |

خوابوں کی دنیا

مولانا محمد اسد عطار مدنی | 52

بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

مولانا محمد جاوید عطار مدنی | 53

بچیوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت

مولانا آصف جہانزیب عطار مدنی | 54

بچوں کی پارٹی

مولانا محمد ارشد اسلم عطار مدنی | 55

جملہ تلاش کیجئے!

56 |

حروف ملائیے!

57 |

انمول نعت

مولانا حیدر علی مدنی | 58

اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

خواتین کو پیارے آقا کی نصیحتیں

انم میلاد عطار | 60

حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا محمد حسان ہاشم عطار مدنی | 61

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطار مدنی | 63

اسے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں

مولانا حسین علاؤ الدین عطار مدنی | 64



مفتی محمد قاسم عطارؒ

نور ہی نور

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے نور بنائی اور لباسِ بشریت میں اس دنیا میں مبعوث فرمایا، چنانچہ اوپر آیت میں بتایا گیا کہ لوگوں کے پاس اللہ کی طرف سے نور آگیا اور اس نور سے مراد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ مبارک ہے، جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لفظ ”نور“ کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ”وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ نور سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین، المآخذ، تحت الآیہ: 15، 2/33) علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”وَسُبْحِي نُورًا لِإِلَٰهَةٍ يَنْوُرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا لِلْمَشَادِ وَإِلَٰهَةُ أَصْلُ كُلِّ نُورٍ حَيِّثُ وَ مَعْنَوِي“ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نام اس آیت میں نور رکھا گیا اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم بصیرتوں کو روشن کرتے ہیں اور انہیں رشد و ہدایت فرماتے ہیں اور اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر نورِ حسی (وہ نور جسے دیکھا جاسکے) اور معنوی (جیسے علم و ہدایت) کی اصل ہیں۔

(تفسیر صاوی، المآخذ، تحت الآیہ: 15، 2/486)

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تخلیق کی صورت یوں ہے کہ ﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ یعنی آسمانوں اور زمینوں کو

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ﴾ ترجمہ کنزُ العرفان: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب۔ (پ 6، المآخذ: 15)

تفسیر: نور کا لغوی و اصطلاحی معنی: نور کے لغوی معنی روشنی، چمک دمک اور اُجالا ہے نیز اُسے بھی نور کہا جاتا ہے جس سے روشنی اور اُجالا نمودار ہو۔ نور کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ نور وہ ہے جو خود ظاہر ہو اور دوسروں کو ظاہر کرے۔ پھر نور کی دو قسمیں ہیں: نورِ حسی اور نورِ معنوی۔ نورِ حسی وہ جو آنکھوں سے دیکھا جاسکے، جیسے دھوپ اور چراغ کی روشنی، یہ نور خود ظاہر ہیں اور اپنے دائرے میں آنے والی اشیاء کو دیکھنے والے کے لیے ظاہر کر دیتے ہیں۔ نورِ معنوی وہ ہے جس کی روشنی آنکھ تو محسوس نہ کر سکے، لیکن عقل کہے کہ اس سے تاریکی کا ازالہ ہو رہا ہے، اس سے عقلی و معنوی اُمور ظاہر ہو رہے ہیں، یہ نور ہے، یہ روشنی ہے۔ اس معنی کے اعتبار سے اسلام، قرآن، ہدایت اور علم کو نور کہا جاتا ہے۔

حقیقتِ محمدیہ کا بیان: سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، باعثِ تخلیقِ عالم، حضورِ ختمی مرتبت سیدنا، شَفِيعُنَا، نَبِيِّنَا، امامُ الانبیاء، محمد

روشن کرنے والے خدا (پ18، النور: 35) نے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس طرح پیدا فرمایا کہ اس نے تمام مخلوق سے پہلے ہمارے آقا و مولا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نور کو اپنے نور کے فیضان سے پیدا فرمایا، پھر ساری کائنات کو اسی نور سے وجود بخشا، چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں ہے: عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال: قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئی خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نور کترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس شے کو پیدا کیا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق (کو پیدا کرنے) سے پہلے تمہارے نبی (محمد مصطفیٰ) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا (اس کے بعد مفصل حدیث ہے کہ اس نور کے چار حصے کئے گئے جن سے لوح، قلم اور عرش بنائے اور چوتھے حصے کے پھر چار حصے کیے اور یوں تقسیم در تقسیم کرتے ہوئے ساری کائنات وجود میں آئی)۔ (الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف لعبد الرزاق، ص 63، حدیث: 18، المواہب اللدنیہ، 1/ 36)

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو کلزا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نور حسی بھی ہیں اور نور معنوی بھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سر اپا نور ہونے کے باوجود اپنے نور میں اضافے کی دعا مانگا کرتے تھے، جیسے ہدایت پر ہونے بلکہ سر اپا ہدایت ہونے کے باوجود ہر نماز میں صراط

مستقیم پر ہدایت میں اضافے کی دعا کرتے تھے، چنانچہ دعائے نور بخاری شریف میں اس طرح ہے: اللہم اجعل فی قلبی نوراً، و فی بصری نوراً، و فی سمعی نوراً، و عن یمینی نوراً، و عن یساری نوراً، و فوقی نوراً، و تحتی نوراً، و اصامی نوراً، و خلفی نوراً، و اجعل لی نوراً ترجمہ: اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میری نظر میں نور پیدا فرما، میرے کانوں میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، اوپر نور، نیچے نور، آگے نور، پیچھے نور اور مجھے (سر تا پا) نور بنا دے۔ (بخاری: 4/ 193، حدیث: 6316) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا کے قبول ہونے میں کوئی مومن شک کر ہی نہیں سکتا۔

نور محمدی کی مثال: ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نور ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کی مثال قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی: ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے جو نہ مشرق والا ہے اور نہ مغرب والا ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ (پ18، النور: 35) حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان فرمایا کہ یہ مثال نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مبارک کی ہے۔ (تفسیر غازن، النور، تحت الآیۃ: 35، 3/ 354)

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مبارک نہ صرف خود نور ہے بلکہ آپ ساری دنیا کے لیے ایسے چمکتے، جگمگاتے، روشن کر دینے والے آفتاب ہیں کہ جن کے نور سے سارا جہاں روشن ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَدَاعِيَآ إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِمْ وَبِإِجْمَاعِهِمْ﴾

ترجمہ: اور (اے نبی، ہم نے تمہیں) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔

(پ22، الاحزاب: 46)

نورانی کتاب: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کتاب بھی عطا فرمائی جو نور ہے اور اپنی نورانیت سے قرب الہی کے راستے ظاہر کر دینے والی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَآتَيْنَاكَ الْكِتَابَ الْوَحِيدَ﴾ ترجمہ: اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا۔ (پ6، النساء: 174) اور آپ کو عطا کیے گئے اسی نور کی پیروی میں فلاح و نجات و عظمت و سعادت ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوا لَهُ وَتَصَدَّقُوا بِأَشْيَاءِ اللَّهِ الَّتِي أَنْزَلَ مَعَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ ترجمہ: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (پ9، الاعراف: 157)

نورانی دین: اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین بھی عطا فرمایا جو نور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین یعنی دین اسلام خدا کی خوشنودی کے راستے ظاہر کرنے والا اور خدا سے دور کرنے والے اعمال و اقوال کی نشان دہی کرنے والا ہے۔ اس نور (دین اسلام) کو کوئی بجھا نہیں سکتا خواہ لوگ کتنی ہی کوشش کر لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّأ أَن يُتِمَّ نُورُكَ وَتُكْرَهَ الْكَافِرُونَ﴾ ترجمہ: یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ (پ10، التوبة: 32) اس نور یعنی اسلام کو قبول کرنے والا خدا کی طرف سے شرح صدر کی دولت اور ایک عظیم نور کا شرف پالیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿أَقَمْنِ شَرَعَ اللَّهُ صَدْرَكَ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ﴾ ترجمہ: تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر

ہے۔ (پ23، الزمر: 22)

نور کی پیروی والوں کے لیے نور: حضور پُر نور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترنے والے نور یعنی قرآن کی پیروی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نور یعنی دین اسلام کو ماننے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کیلئے قیامت کے دن بھی نور ہی نور ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿نُورُهُمْ يَسْلُكُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا لَنَا نُورًا وَاعْفُوْ لَنَا﴾ ترجمہ: (روزِ قیامت) ان کا نور اُن کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے۔ (پ28، التحريم: 8) اور مزید فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِسُؤْلِهُ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَعْفُوْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ رَّحِيمٌ﴾ ترجمہ: اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا اور وہ تمہارے لیے ایک ایسا نور کر دے گا جس کے ذریعے تم چلو گے اور وہ تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ27، الحديد: 28)

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا

نور دن دو نادر ادا دے ڈال صدقہ نور کا

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا

نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

اے اللہ! ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے وسیلے سے قرآن و اسلام کی نورانی تعلیمات اور سنتِ نبوی کے نور کو اپنانے کی توفیق عطا فرما، ہمارا ظاہر و باطن تقویٰ و سنت کے نور سے روشن فرما پھر نورِ مصطفیٰ سے ہماری قبریں روشن فرمانا اور قیامت کے دن اہل ایمان کو ملنے والے نور سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمانا۔ آمین بحاجۃ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اُمتِ مصطفیٰ کے فضائل

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی

اللہ پاک کے اس فرمان: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (ترجمہ کنز الایمان: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں) کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **أَنْتُمْ تَتَّبِعُونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ** یعنی تم 70 اُمتیں پوری کرو گے، اللہ کے نزدیک تم ان سب سے بہتر اور عزت والے ہو۔⁽¹⁾

اللہ پاک کی ہم پر خصوصی کرم نوازی ہے کہ اُس نے ہمیں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی بنایا، اللہ نے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اُمتِ مصطفیٰ کو جن فضائل سے نوازا ہے تمام اُمتوں میں ”بہترین اُمت“ ہونے کا اعزاز اُن میں سب سے بڑھ کر ہے۔ ترمذی شریف کی اس حدیث مبارکہ میں بھی اسی اعزاز کا ذکر ہے، شارحین حدیث نے اس کی جو تفصیل بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

بہترین اُمت سے مراد اللہ پاک کے علم میں اُمتِ مصطفیٰ تمام اُمتوں میں بہترین ہے، اس کا بہترین ہونا لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا تھا اور پچھلی اُمتوں میں اُمتِ مصطفیٰ کی اس خوبی کا چرچا رہا۔⁽²⁾ اُمتِ مصطفیٰ میں ”بہترین“ ہونے کا اعزاز سب کے لئے ہے یا مخصوص افراد کے لئے؟ اس اعتبار سے چند اقوال ہیں:

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کے بعد والے لوگ سب سے بہتر ہیں۔“⁽³⁾ یہ حدیث پاک اس بات پر دلیل ہے کہ یہ فضیلت صحابہ کرام علیہم الرضوان کے لئے ہے اور اس اُمت کے ابتدائی لوگ اپنے بعد والوں سے افضل ہیں۔⁽⁴⁾

② ”بہترین“ ہونے میں پوری اُمتِ مصطفیٰ داخل ہے کیونکہ ساری اُمت میں ہی بہترین ہونے کی یہ وجوہات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

حسنِ اعتقاد، ایمان پر ثابت قدمی، دن بدن بڑھتا ہوا عشقِ رسول اور دامنِ اسلام کسی بھی قیمت پر نہ چھوڑنا وغیرہ۔⁽⁵⁾ حکیمِ اُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ اس میں خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری اُمت سے ہے کہ اس اُمت میں اگرچہ گناہ گار بھی ہیں مگر چونکہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہے اس لئے اس خیریت (بہترین ہونے) میں وہ بھی داخل ہیں، موتی کیچڑ میں سن کر بھی موتی رہتا ہے بشرطیکہ حضور سے وابستہ رہیں۔⁽⁶⁾

③ یہ اعزاز صرف مہاجرین کو حاصل ہے۔

④ اس سے مراد شہداء اور نیک لوگ ہیں۔

⑤ ”بہترین“ کا اعزاز اُن لوگوں کے لئے ہے جو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔⁽⁷⁾ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بہترین کا اعزاز پانے کے لئے شرط ہے، جب لوگ اسے

چھوڑ دیں گے تو یہ اعزاز ختم ہو جائے گا۔⁽⁸⁾ امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں میں ظاہر ہونے والی اُمتوں میں تم سب سے بہتر اُمت اسی وقت کہلاؤ گے جب تم میں آیت مبارکہ میں بیان کی گئیں شرائط (یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) پائی جائیں۔⁽⁹⁾

ستر کا عدد پورا کرنے کا مفہوم ستر کا عدد کثرت بیان کرنے کے لئے آیا ہے یعنی کثیر اُمّتیں آئیں جن میں سے سب سے افضل یہ اُمتِ مصطفیٰ ہے یا یہ مراد ہے کہ جن انبیائے کرام علیہم السلام پر لوگوں کی بڑی تعداد ایمان لائی اُن اُمتوں کی تعداد 69 ہے اور 70 ویں اُمت ہونے کا اعزاز اُمتِ مصطفیٰ کو حاصل ہے۔ (تمام پورا کرنے) کا ایک مطلب آخری ہونا ہے یعنی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں ایسے ہی اُمتِ مصطفیٰ سب سے آخری اُمت ہے۔⁽¹⁰⁾

اُمتِ مصطفیٰ کے 30 فضائل و اعزازات اللہ کریم نے امتِ محمدیہ کو بہت سے فضائل و اعزازات سے نوازا ہے مثلاً 1 پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کی اجازت عطا فرمائی 2 پانی کو گندگی دور کرنے کا ذریعہ بنایا 3 نماز جمعہ کی نعمت دی 4 نماز باجماعت کے اعزاز سے نوازا 5 اُمت کے اتفاق کو دلیل اور اختلاف کو رحمت بنایا، جب کہ اُن سے پہلوں کا اختلاف عذاب تھا 6 اُمت کے لئے طاعون کو شہادت و رحمت بنایا، پچھلی اُمتوں کے لئے عذاب تھا 7 دعا کو مرتبہ قبولیت سے نوازا گیا 8 وضو کو گناہ بخشوانے کا ذریعہ بنایا 9 تسبیح کرنے والے اُمتی جب پہاڑ اور درختوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو یہ چیزیں ایک دوسرے کو مبارک باد دیتی ہیں 10 اُمتِ محمدیہ کے اعمال اور روحوں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرشتے اُن کو مبارک باد دیتے ہیں 11 اُن میں قطب و اوتاد اور نجا و ابدال⁽¹¹⁾ ہیں۔ امام حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ابدال نہ ہوتے تو زمین اپنے خزانوں سمیت دھنس جاتی، اگر نیک لوگ نہ ہوتے تو زمین میں فساد ہوتا، اگر علما نہ ہوتے تو لوگ چوپایوں کی طرح ہوتے 12 آسمان کے فرشتے اُمت کی اذان اور تبلیہ سنتے ہیں 13 اُمت میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں جسے رحمت سے نوازا نہ جائے 14 یہ اُمت جب جہاد کرتی ہے تو فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں 15 اس اُمت کو قرآن

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ اکتوبر 2022ء

میں ”اے ایمان والو!“ کہہ کر پکارا گیا ہے جب کہ پچھلی اُمتوں کو اُن کی کتابوں میں ”اے مسکینو!“ کہہ کر پکارا گیا تھا 16 سجدوں کا اثر اُن کے چہرے سے نمایاں ہو گا 17 یہ اُمت پہل صراط سے جلد گزرنے کا اعزاز پائے گی 18 نیک لوگ گناہ گاروں کی شفاعت کر سکیں گے 19 اللہ پاک اس اُمت کے جن لوگوں کو دنیا میں اُن کے کئے کی سزا دے گا تو وہ قیامت کے دن اُن گناہوں سے پاک ہو کر آئیں گے 20 اس اُمت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے 21 پانچ نمازوں کی نعمت سے اس اُمت کو نوازا گیا ہے اور یہ نمازیں ان کے گناہ بخشوانے کا ذریعہ ہیں 22 اللہ پاک نے سب سے زیادہ آسانیاں اس اُمت کو عطا فرمائی ہیں 23 پچھلی اُمتوں میں گناہوں کی توبہ کے لئے خود کو قتل کرنا تھا، اس اُمت سے یہ آزمائش اٹھالی گئی 24 حرام کی طرف اٹھنے والی نگاہ کا کفارہ آنکھ پھوڑنا تھا، اس اُمت کے لئے یہ کفارہ جائز نہیں 25 گندگی جہاں لگ جاتی تو اُسے پانی سے پاک نہیں کیا جاسکتا تھا بلکہ کاٹنا پڑتا، اس اُمت کے لئے ایسا نہیں 26 25 فیصد مال زکوٰۃ دینے کا حکم تھا اس اُمت کو فقط ڈھائی فیصد دینے کا حکم ہے 27 خود کشی کرنے والے پر جنت حرام تھی، اس اُمت کے لئے یہ حکم نہیں 28 اس اُمت کے کسی فرد کا عمل نامقبول ہو تو اس کی پردہ داری رہتی ہے جبکہ گزشتہ اُمتوں کو عمل کے نامقبول ہونے پر رسوائی کا سامنا بھی کرنا پڑتا تھا، بنی اسرائیل کا کوئی فرد گناہ کرتا تو کھانے کے ذائقے سے محروم کر دیا جاتا اور اُس کے گناہ گھر کے دروازے پر لکھ دیئے جاتے۔ اس اُمت کا رب کریم نے پردہ رکھا ہے کہ استغفار کرنے سے اُن کے گناہ بخش دیتا ہے اور ندامت و شرمندگی اُن کی توبہ ہے 29 پچھلی اُمتوں پر آنے والے عذاب اس اُمت پر نہیں آئیں گے 30 پچھلی اُمتوں کے مقابلے میں اُمتِ محمدیہ کی عمر اور عمل کم جب کہ ثواب زیادہ ہے۔⁽¹²⁾

(1) 4، آل عمران: 110، ترمذی، 5/7، حدیث: 3012 (2) لمعات التفتیح، 9/832

(3) بخاری، 2/516، حدیث: 3651 (4) اللہ یقینہ الندیۃ، 1/7 یاخوذاً (5) لمعات التفتیح، 9/832 (6) مرآۃ المناجیح، 8/597 (7) لمعات التفتیح، 9/832 (8) عارضۃ

الاحوذی، 11/98 (9) مواہب لدنیہ، 2/319 (10) لمعات التفتیح، 9/832

(11) اولیائے کرام کے مختلف منصب کے نام (12) المجالس الوعظیہ، 2/274 تا 277

جس نے بھی مدد کو پکارا یا رسول اللہ ﷺ

مولانا عدنان چشتی عطاری مدنی

علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا مدد کی ضرورت ہو لیکن ایسی جگہ ہو کہ جہاں کوئی مددگار نہ ہو تو اسے چاہئے کہ یوں پکارے: ”يَا عَبْدَ اللَّهِ اَعِيشُونِ“ **يَا عَبْدَ اللَّهِ اَعِيشُونِ، فَإِنَّ لِلَّهِ عِبَادَةَ الْآلِ كَرَاهِمُ** ”اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ”وَقَدْ جَرَّبْتُ ذَلِكَ“ یہ تجربہ شدہ ہے۔^(۱)

اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی بہت سی صفات کا مظہر بنایا ہے۔ احادیث پاک اور سیرت طیبہ پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ بات دن میں چمکنے والے سورج کی طرح صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ رب کریم کی عطا سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی مخلوق کے حاجت روا اور مشکل کشا ہیں۔ اس صفت حاجت روائی سے جن و انس، صغیر و کبیر، چرند پرند، خوابیدہ و بیدار سبھی برکتیں پارہے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حاجت روائی، مشکل کشائی اور امداد فرمانے کا سلسلہ بہت وسیع و کشادہ ہے اس موضوع پر

اللہ کریم بے شمار صفات و کمالات کا جامع ہے اس کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ تمام مخلوق کا فریاد رس، ان کی ضروریات اور سوالات کو پورا فرمانے والا ہے۔ دکھ درد اور پریشانیوں کی ماری مخلوق اسے پکارتی اور اپنی مَن مانی مرادیں پاتی ہے۔

اللہ ربُّ العزت نے مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور برگزیدہ بندوں کو بھی یہ اختیارات عطا فرمائے ہیں کہ وہ مخلوق کے کام آتے، اللہ کی عطا سے ان کی فریادیں سنتے اور پوری کرتے ہیں۔

یاد رہے کہ ہم اہل اسلام کا عقیدہ و ایمان ہے کہ حقیقی طور پر مدد کرنے والا صرف اللہ کریم ہی ہے، باقی سب اس کی عطا اور کرم ہی سے مدد کرتے ہیں اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (پ 28، التحریم: 4)

اسی طرح حدیث شریف میں ہے: حضور نبی رحمت صلی اللہ

جلیل القدر امام حضرت علامہ ابو عبد اللہ محمد بن موسیٰ مالکی مرآئ الشی (وفات: 682ھ) نے پوری کتاب تصنیف فرمائی ہے جس سے کئی علما و محدثین نے استفادہ کیا ہے انہی کی ایک عبارت سے اس عنوان کی وسعت کو سمجھا جاسکتا ہے جیسا کہ لکھتے ہیں:

وَلَوْ تَتَّبَعْتَ هَذَا الْفَنَ لَخَفِيتَ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الْحَابِرُ وَفَنِيَتْ
الطُّرُوسُ فِي تَتَبُعِهِ وَالدَّفَائِرُ لِعَنِي اِذَا اسَ طَرَحَ كَے واقعات کو
جمع کیا جائے تو ان کا احاطہ کرنے میں قلم گھس جائیں، دواتیں
خشک ہو جائیں اور کاہیاں اور ر جسٹر ختم ہو جائیں گے۔ (2)

یہاں ذکر کردہ چند واقعات سے اپنے ایمان کو تازہ کیجئے

چنانچہ

معدوری جاتی دلی غرناطہ کا ایک آدمی ایسی بیماری میں مبتلا ہو گیا کہ حکیموں طبیبوں کے پاس جس کا کوئی علاج نہیں تھا۔ حضرت ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی کی تندرستی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک درخواست زائرین طیبہ کے ہاتھوں لکھ بھیجی جس کا کچھ مضمون یوں تھا: یہ طویل عرصے سے سخت بیماری میں مبتلا کی درخواست ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کے وسیلے سے شفا کا طالب ہے، اس کے قدموں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے، وہ صرف ہاتھ سے اشارہ کر سکتا ہے، یا خاتم الرسل، اے شفاعت فرمانے والے، یہ ایک ایسے بیمار کی درخواست ہے کہ جس کا دل رو رہا ہے اور نگاہیں شرم کی وجہ سے جھکی ہوئی ہیں، آپ کی ظاہری حیات اور اس کے بعد بھی ہم آپ سے پُر امید ہیں کہ آپ یقینی خطروں کو بھی دور فرمادیں گے۔

جو نہی وہ قافلہ روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور درخواست میں لکھے اشعار پڑھے گئے تو وہ بیمار بالکل درست و توانا ہو گیا۔ جس آدمی کو درخواست دی گئی تھی جب وہ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ مریض ایسا تندرست ہو چکا ہے جیسے کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔ (3)

مجھے ڈوبنے دیا حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن علی خزرجی

رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مقام جرجر میں تھا۔ سفر کے لئے میں نے سمندری راستہ اختیار کیا، سمندر میں اچانک ایک ایسا خطرناک طوفان آیا جس کے سبب میں ڈوبنے ہی والا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدد کے لئے پکارا، اچانک غیب سے ایک لکڑی دکھائی دی جس کے ذریعے میں کنارے تک پہنچا۔

آگے فرماتے ہیں: نَجَّيَ اللّٰهُ بِاسْتِغَاثَتِي بِالنَّبِيِّ لِعَنِي اللّٰهُ
پاک نے مجھے اپنے محبوب سے استغاثہ کرنے کے سبب نجات دی۔ (4)

چور ڈاکو سے حادثہ فرمائی حضرت شیخ ابو عبد اللہ حسین رحمۃ اللہ علیہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں: میں ”شام“ کے شہر حمص میں مقیم تھا، میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں سرزمین مصر کی زیارت کروں لیکن چونکہ مصر کے راستوں میں ڈاکوؤں اور کافروں کا خوف تھا تو میں نے اپنا ارادہ بدل دیا، یوں ایک سال تک سفر ملتوی رہا۔ ایک بار میں سو رہا تھا کہ میری قسمت جاگ اٹھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، عرض کی: یا رسول اللہ! (میں مصر جانا چاہتا ہوں جبکہ راستے میں مجھے ڈاکوؤں اور کافروں کا ڈر ہے) مجھے آپ کا تحفظ درکار ہے، فرمایا: تمہیں کس چیز کا ڈر ہے؟ میں نے دوبارہ اپنا ارادہ ظاہر کر کے کہا کہ مجھے آپ کا تحفظ چاہئے، پھر فرمایا: تمہیں کس چیز کا ڈر ہے؟ میں نے تیسری بار کہا کہ میرے دشمن بہت زیادہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا: تمہیں کس چیز کا خوف ہے؟ (گویا آپ فرما رہے ہوں کہ میں تمہارا فریاد رس ہوں پھر تمہیں کس چیز کا ڈر ہے) اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ پھر میں نے حمص سے مصر تک کا سفر اس حال میں کیا کہ میرے دل میں خوف کے بجائے اب صرف سکون ہی سکون تھا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ خوشی خوشی اپنے مقام تک پہنچ گیا۔ (5)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاتے ہیں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

کے دروازے پر ہر شخص اپنی بولی میں حضور سے فریادیں کرتا ہے، کوئی ترجمہ کرنے والا درمیان میں نہیں ہوتا، سب کی سنتے سمجھتے ہیں، سب کی فریاد رسی کرتے ہیں، یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب زبانیں جاننے کا ثبوت۔⁽⁶⁾

چونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف انسانوں ہی کے نبی نہیں بلکہ تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشکل کشائی کا یہ فیضان صرف انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ مصیبت میں مبتلا جانوروں، پرندوں حتیٰ کہ بے جان چیزوں کی بھی فریادیں سنتے، بولیاں سمجھتے اور ان کی امداد بھی فرماتے ہیں جیسا کہ حکیم الأئمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تو عربی بولتے تھے مگر ساری زبانیں سمجھتے تھے، حتیٰ کہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے، اس لئے اونٹوں، چڑیوں نے حضور انور، شاہ بحر و بر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانے پر فریادیں کیں اور عطائیں پائیں۔⁽⁷⁾ مزید فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام صرف چڑیوں، چبوتلیوں کی بولی سمجھتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شجر و حجر، خشک و تر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں، حضور حاجت روا، مشکل کشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں۔⁽⁸⁾

پریشان حال اونٹوں، ہرنیوں اور چڑیوں کی داد رسی کے کئی واقعات محدثین کرام نے اپنی کتابوں میں ذکر فرمائے ہیں۔ ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد اسی در پر شترانِ ناشاد گلہ رنج و غنا کرتے ہیں

بیماری دور فرمائی شارح بخاری حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 923ھ) اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ مجھے ایسی بیماری لگی جس کے علاج سے تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ میں کئی سال تک اس مہلک بیماری میں مبتلا رہا۔ ایک بار میں مکہ شریف حاضر ہوا اور بارگاہ رسالت میں شفا یاب ہونے کے لئے استغاثہ پیش کیا، اس دوران میری آنکھ لگ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

گئی، خواب میں ایک شخص آیا جس کے پاس کاغذ تھا، اس میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی: هَذَا دَوَاءُ دَاءِ أَحْمَدَ بْنِ الْقَسْطَلَانِ مِنَ الْخَضَرَةِ الشَّرِيفَةِ بَعْدَ الْإِذْنِ الشَّرِيفِ یعنی یہ دوا بارگاہ رسالت سے احمد بن قسطلانی کی بیماری کے لئے ہے اذن کے بعد۔ جب میں بیدار ہوا تو مجھے کوئی بیماری نہیں تھی، اللہ کی قسم میرا مرض ختم ہو چکا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: وَحَصَلَ الشِّفَاءُ بِبَرَكَاتِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے شفا مل گئی۔⁽⁹⁾

جنات سے بات فرمائی حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ تحدیثِ نعمت کے لئے اپنا ایک اور واقعہ ذکر کرتے ہیں: میں 885ھ میں زیارتِ مقدسہ کے بعد مکہ کے راستے مصر کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں میری خادمہ کو آسیب نے آلیا۔ وہ کئی دن اس بیماری میں مبتلا رہی۔ پھر میں نے اس کی شفا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی جس کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا، ایک شخص آیا جس کے ساتھ وہ جن بھی تھا جس نے میری خادمہ کو زیر اثر کیا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جن کو تمہارے پاس بھیجا ہے، میں اُس پر غصہ ہوا اور میں نے اُس سے وعدہ لیا کہ اب اس کے پاس دوبارہ نہیں آنا۔ جب میں بیدار ہوا تو اپنی خادمہ کو بالکل پُر سکون پایا۔ اب وہ مکمل صحت یاب ہو چکی تھی۔⁽¹⁰⁾

اس طرح کے مزید واقعات پڑھ کر ایمان کو تازہ کرنے کے لئے امام محمد بن موسیٰ عراقشی کی کتاب ”مُضْبَاهُ الظُّلَامِ“ حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”شَوَاهِدُ الْحَقِّ“ اور ”حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعَالَمِينَ“ کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

(1) معجم کبیر، 17/117، حدیث: 290 (2) مصباح الظلام، ص 102 (3) مصباح الظلام، ص 154 مختصر (4) حجة الله على العالمين، ص 565 (5) حجة الله على العالمين، ص 565 (6) امرأة المناجیح، 8/38 (7) امرأة المناجیح، 8/119 (8) امرأة المناجیح، 8/239 (9) حجة الله على العالمين، ص 560 (10) حجة الله على العالمين، ص 560۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب (حنفی)

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا ابوبدل محمد الیاس عطا قادری رضوی مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

یعنی مبارک بال رکھ دینا اور مجھے اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ کے سپرد کر دینا۔“

(تاریخ الخلفاء، ص 158 - مدنی مذاکرہ، 15 محرم الحرام 1441ھ)

**گنبد خضر ایاخانہ کعبہ کی شبیہ والی ٹوپی پہن کر
بیت الخلا جانا کیسا؟**

سوال: کئی ٹوپوں کے اوپر نعل پاک، گنبد خضر ایاخانہ کعبہ کی تصاویر بنی ہوتی ہیں ایسی ٹوپی پہننا کیسا اور اس کو پہن کر بیت الخلا جانا کیسا؟

جواب: یہ ٹوپی سر پر پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ واش روم جائیں تو یہ ٹوپی اتار کر ادب سے باہر رکھ کر جائیں، اگر اتار کر جیب میں رکھ لیتے ہیں اور اس پر بنی ہوئی مقدس تصاویر ٹھپ جاتی ہیں تب بھی حرج نہیں لیکن باہر رکھ کر جانا بہتر ہے۔ نیز یہ پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ جماعت کے ساتھ صف میں نماز پڑھتے ہوئے جب سجدے میں جائیں گے تو اگلی صف والے کے پاؤں کا تلو اس کی طرف ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی پہلی صف میں نماز پڑھ رہا ہے اور امام کے عین پیچھے نہیں ہے تو اس صورت میں ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ (مدنی مذاکرہ، 17 ربیع الآخر 1441ھ)

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا

سوال: سنا ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا، حالانکہ ہمزاد تو شیطان ہوتا ہے اور شیطان کیسے مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب: احادیث کریمہ میں ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: وہ مجھے اچھے مشورے ہی دیتا ہے۔ (مسلم، ص 1158، حدیث: 7108) جب احادیث کریمہ میں ایسا بیان کیا گیا ہے تو ہمیں مان لینا چاہئے، سوچنا نہیں چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 15 محرم الحرام 1441ھ)

مرنے کے بعد قبر میں مٹوئے مبارک رکھنا کیسا؟

سوال: کیا مرنے کے بعد سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مٹوئے مبارک بزرکت کے طور پر قبر میں لے جاسکتے ہیں؟

جواب: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی قبر میں تبرکات رکھنے کی وصیت فرمائی تھی، جس میں یہ بھی فرمایا تھا کہ ”میری آنکھوں پر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مٹوئے مبارک

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

ہوں جس کی وجہ سے دکاندار کی جماعت چھوٹ جائے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

جواب: جی ہاں! یہ ایسا عذر نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے جماعت مُعاف ہو جائے۔ ”گاہک جاتا ہے تو جائے، جماعت نہ جائے۔“ اللہ پاک بَرَکت عطا فرمائے گا۔ ایک جائے گا 10 آئیں گے، اِنْ شَاءَ اللہُ الْکَرِیْم۔ (مدنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1441ھ)

3 ویلڈنگ لائٹ کے سبب آنکھوں سے پانی والا پانی

سوال: ویلڈنگ کا کام کرتے ہوئے آنکھوں میں لائٹ لگتی ہے جس کے باعث آنکھوں سے پانی بہتا ہے، یہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: اگر ویلڈنگ لائٹ لگنے کے سبب آنکھوں میں مرض لگ گیا جس کے باعث آنکھوں سے پانی بہتا ہے تو وہ پانی ناپاک ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر عارضی طور پر آنکھوں میں لائٹ لگی اور آنسو آئے جیسا کہ دھوئیں اور پیاز کاٹنے سے آتے ہیں یا مرچ کا کوئی حصہ یا گرد اڑ کر آنکھ میں گئی تو آنسو آگئے یا کبھی ہنگاموں کے دوران شیلنگ کے سبب آنسو نکلے تو نہ وضو گیانہ یہ آنسو ناپاک۔ (مدنی مذاکرہ، 7 محرم الحرام 1441ھ)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2022ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قمرہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے:

① سید زین العابدین (کراچی) ② محمد ابو بکر صدیق (چنیوٹ) ③ حسنا احمد (سرگودھا)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ درست جوابات: ① حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ ② حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ درست جوابات بھیجئے والوں میں سے منتخب نام: ● اعجاز شاہ (کراچی) ● بنت جنید (کراچی) ● بنت عابد حسین (لاہور) ● نعمان عطاری (ڈی جی خان) ● غلام مصطفیٰ (وزیر آباد) ● بنت عبدالغفور (بھیرہ) ● بنت علم دین (میانوالی) ● بنت افتخار احمد خان (فیصل آباد) ● فضل علی (گجرات) ● سفید عطاری (کراچی) ● محمد طاہر (رحیم یار خان) ● بنت محمود عطاریہ (حیدر آباد) ● بنت حاجی شیر محمد عطاریہ (پنڈیگھپ)۔

سوال: آپ نے خانہ کعبہ کا طواف تو کئی بار کیا ہوا ہے کیا کبھی حجرِ اسود کو بوسہ دینے کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے؟

جواب: میں (یعنی سب مدینہ) نے غالباً سن 1980ء میں حجرِ اسود کو بوسہ دیا تھا۔ یوں میں نے زندگی میں ایک بار حجرِ اسود کو بوسہ دیا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 محرم الحرام 1441ھ)

کیا رَمَ رَمَ شریف تین سانس میں پینا چاہئے؟

سوال: کیا آپ رَمَ رَمَ شریف تین سانس میں پینا چاہئے؟ کہتے ہیں کہ یہ مبارک پانی ہے اس لئے ایک سانس میں پینا جائے۔ جواب: آپ رَمَ رَمَ شریف بھی تین ہی سانس میں پینا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 8 محرم الحرام 1441ھ)

مجھے عرنائے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں

سوال: آپ کا ایک شعر ہے:

مجھے عرنائے آقا گنبدِ خضرا کے سائے میں
وطن میں مر گیا تو کیا کروں گایارِ رسول اللہ

(وسائلِ بخشش (مرم)، ص 322)

یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا سبز گنبد کا سایہ ہے؟
جواب: جی ہاں! سبز گنبد کا سایہ ہے، لیکن سبز گنبد والے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سایہ زمین پر تشریف نہیں لاتا تھا۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/716 طحا) آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ظاہری سایہ نہ تھا، لیکن چونکہ آپ سائبانِ عالم ہیں، اس لئے ساری کائنات پر آپ کا سایہ پڑ رہا ہے۔

ہم اُن کے زیرِ سایہ ⁽¹⁾ رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں، دینے والا نظر نہیں آتا

(مدنی مذاکرہ، 5 محاذی الاول 1441ھ)

گاگنوں کا فرش ہو تو جماعت چھوڑنا کیسا؟

سوال: اگر نماز کا وقت ہو جائے اور دکان پر گاہک موجود

(1) یاد رہے! ”سائے“ کے معنی جہاں ”پر چھائیں“ اور ”چھاؤں“ وغیرہ ہیں وہیں حمایت، مدد، حفاظت وغیرہ بھی ہیں۔ ”زیرِ سایہ“ کے معنی ہیں کسی کی امداد و حمایت یا حفاظت حاصل ہونا۔

ماہنامہ

خازن الافتاء اہلسنت

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی

دارالافتاء اہل سنت (دعوت اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

نرم و بیزار فوم پر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد میں چٹائی کے نیچے ایک فوم بچھایا گیا ہے جس پر سجدہ کرنے سے پیشانی اچھی طرح جمتی نہیں ہے اور سجدہ میں زمین کی سختی بھی محسوس نہیں ہوتی بلکہ اگر پیشانی کو مزید دبایا جائے تو مزید دبے گی آپ سے شرعی راہنمائی درکار ہے کہ کیا ایسے فوم پر نماز درست ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ پوچھی گئی صورت میں جس فوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ سجدے میں اس پر پیشانی پوری نہیں دبتی، زمین کی سختی محسوس نہیں ہوتی اور مزید دبانے سے مزید دبتی ہے تو ایسے فوم پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا نہیں ہوگا، لہذا نماز بھی نہیں ہوگی، مسجد انتظامیہ پر لازم ہے کہ وہ ایسے فوم کو نماز کی جگہ پر چٹائی کے نیچے نہ بچھائیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لاٹری کے کارڈ اور کوپن کی خرید و فروخت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ بعض دکاندار ایک خاص قسم کی لاٹری بیچتے ہیں جس

کی تفصیل یہ ہے کہ اس میں ایک کارڈ کئی کوپنز پر مشتمل ہوتا ہے، گاہک ایک کوپن کو سرکچ کرنے کے پانچ روپے ادا کرتا ہے، بسا اوقات تو مخصوص مقدار میں اس کے زائد پیسے نکل آتے ہیں جو دکاندار نے اپنی طرف سے ادا کرنے ہوتے ہیں اور بسا اوقات کوپن بالکل خالی ہوتا ہے اور گاہک کے پیسے دکاندار کے پاس چلے جاتے ہیں، ایک کارڈ کے تمام کوپنز جب بک جائیں تو آخر پر دکاندار کو تقریباً ایک سو پچاس روپے کا نفع ہوتا ہے اور جن کے کوپن خالی نکلے ہوتے ہیں ان کے پیسے ضائع چلے جاتے ہیں اب شرعی راہنمائی فرمادی جائے کیا ایسی لاٹری کار کھنا اور بیچنا جائز ہے؟

اگر ایسی لاٹری بیچنا ناجائز ہے تو جو دکان دار ایسی لاٹری بیچتا رہا، یا جن لوگوں نے ایسی لاٹری کو خریدا ان کے لئے کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 لاٹری کی جس صورت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ شرعاً ناجائز و حرام ہے، کیونکہ یہ قمار یعنی جوئے پر مشتمل ہے اور جو اشرعاً ناجائز و حرام ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس صورت میں یا تو کوپن سرکچ کرنے والے کے پانچ روپے ضائع ہو جائیں گے یا اسے دکاندار

* شیخ الحدیث و مفتی
دارالافتاء اہل سنت، رابہور

پہلے کھڑا ہو جائے یا قعدہ اخیرہ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے سلام پھیر دے تو دونوں صورتوں میں مقتدی پر تشہد مکمل پڑھنا لازم ہے یا مکمل کئے بغیر فوراً امام کی اتباع کرنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
قوانین شرعیہ کی رو سے نماز کے فرائض و واجبات میں بغیر کسی تاخیر کے امام کی اتباع کرنا واجب ہے، لیکن اگر امام کی اتباع کرنے میں کسی واجب کا ترک لازم آتا ہو تو وہاں مقتدی کے لئے حکم یہ ہوتا ہے وہ پہلے اس واجب کو ادا کرے پھر امام کی اتباع کرے، اور چونکہ تشہد کا مکمل پڑھنا بھی واجب ہے لہذا دریافت کی گئی صورت میں امام اگر قعدہ اولیٰ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو جائے تو اسے حکم ہے کہ پہلے تشہد مکمل کرے پھر کھڑا ہو کر امام کی اتباع کرے، یونہی اگر قعدہ اخیرہ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے پہلے ہی امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی پہلے تشہد (عبدہ و رسولہ تک) مکمل کرے پھر سلام پھیرے، اور اگر مقتدی نے تشہد مکمل کر لیا اور درود پاک یا دعا پڑھ رہا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اب اسے حکم ہے کہ فوراً امام کی اتباع کرتے ہوئے سلام پھیر دے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم



کی طرف سے مخصوص مقدار میں زیادہ پیسے ملیں گے، اسی طرح دکان دار کو یا تو گاہک کے پانچ روپے مل جائیں گے یا اسے اپنی طرف سے زیادہ پیسے ادا کرنے پڑیں گے، اسی چیز کا نام جو ہے، جس کے حرام ہونے پر قرآن و سنت میں متعدد دلائل موجود ہیں۔

2 جو دکان دار ایسی لائری بیچتا رہا، یا جن لوگوں نے ایسی لائری کو خریدا ان پر لازم ہے کہ سچی توبہ کریں، اور کوپن خالی نکلنے کی وجہ سے جن لوگوں کے پیسے دکان دار کے پاس چلے گئے تھے دکان دار ان کے پیسے ان کو اور وہ نہ ہوں تو ان کے ورثاء کو واپس کرے اور اگر ان لوگوں یا ان کے ورثاء کا کچھ پتا نہ چلے کہ کون کون تھے تو ان کی نیت سے خیرات کر دے، اور جن لوگوں نے دکان دار سے مخصوص مقدار میں زیادہ رقم لی وہ سب دکان دار کو واپس کریں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

بلی کے رونے کو منحوس یا باعثِ وبال و انتقال سمجھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں بلی کے رونے کو منحوس سمجھا جاتا ہے، اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس محلے یا گھر میں رات کے وقت بلی روئے وہاں ضرور کوئی مصیبت آتی ہے یا کسی کا انتقال ہو جاتا ہے۔ کیا یہ بات شرعی اعتبار سے درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ
بلی کے رونے کو منحوس سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ بلی کے رونے سے مصیبت آتی ہے یا کسی کا انتقال ہو جاتا ہے، بدشگونہ ہے اور کسی چیز سے بدشگونہ لینا، ناجائز و گناہ ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مقتدی السجّات مکمل پڑھنے کے بعد امام کی اتباع کرنے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام اگر قعدہ اولیٰ میں مقتدی کے تشہد مکمل پڑھنے سے

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

کے ساتھ اس کی دلیل بھی پائی جائے گی۔

محبت رسول کی نشانیاں
ہے؟ اس کے متعلق 3 بزرگوں کے اقوال پیش کئے جاتے ہیں:

① شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”کامل مؤمن کے ایمان کی نشانی یہ ہے کہ مؤمن کے نزدیک

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے

زیادہ محبوب و معظم ہوں، مؤمن حقوق کی ادائیگی میں حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُونچا مانتے، اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے لائے ہوئے دین پر عمل کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی سنتوں کی پیروی کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب

بجالائے، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، عزیز و اقارب اور مال و

اسباب پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشی کو مقدم

رکھے، اپنی ہر پیاری چیز یہاں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے

پر بھی راضی رہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کو دیتا

ہو اگوار نہ کرے۔“ (۱)

جس طرح والدین، اولاد اور دیگر رشتہ داروں کے ہم پر

حقوق ہیں اسی طرح اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں جو دیگر حقوق سے فوقیت

رکھتے ہیں، ان میں سے ایک حق تو یہ ہے کہ ہم سارے جہان

سے بڑھ کر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھیں اور

ساری دنیا کی محبوب چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر

قربان کر دیں۔ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو مسلمان

بھی سچی عقیدت و محبت رکھے گا، ان کے حقوق کو پہچانتے ہوئے

دل سے ان کا ادب و احترام بجالائے گا تو وہ دنیا و آخرت میں

خوش بختی پائے گا، مگر یہ خوش بختی ہر ایک کو حاصل نہیں،

محبت رسول کا دعوے دار ہونا الگ بات ہے جبکہ حقیقت میں

محبت رسول ہونا اور بات ہے، اس بات کو یوں بھی سمجھا جاسکتا

ہے کہ دعویٰ درست تب ثابت ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ

اس کی دلیل بھی پائی جائے، یوں ہی محبت رسول ہونا ایک

دعویٰ ہے جو کہ حقیقت میں درست تب مانا جائے گا جب اس

نوٹ: یہ مضمون نگران شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

② حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ ان کے احکام، ان کے اعمال، ان کی سنتوں سے، ان کے قرآن، ان کے فرمان، ان کے مدینہ کی خاک سے محبت ہو، بے نماز بے روزہ بھنگی چر سی دعویٰ عشق رسول کریں جھوٹے ہیں محبت کی علامت اطاعت ہے۔⁽²⁾ ایک جگہ فرماتے ہیں: سب سے بڑا خوش نصیب وہ ہے جسے گل (روز قیامت جنت میں) حضور کا قرب نصیب ہو جاوے۔ اس قرب کا ذریعہ حضور سے محبت ہے اور حضور کی محبت کا ذریعہ اتباع سنت، کثرت سے درود شریف کی تلاوت، حضور کے حالات طیبہ کا مطالعہ اور محبت والوں کی صحبت ہے، یہ صحبت اکسیر اعظم ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں: ساری عبادات محبت (رسول) کی فروع (یعنی شاخیں) ہیں، مگر محبت کے ساتھ اطاعت بلکہ متابعت ضروری ہے۔ برات کا کھانا صرف عمدہ لباس سے نہیں ملتا بلکہ دولہا کے تعلق سے ملتا ہے اگر رب تعالیٰ سے کچھ لینا ہے تو حضور سے تعلق پیدا کرو۔⁽³⁾

علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ کرنے والے تو بہت لوگ ہیں۔ مگر یاد رکھئے کہ اس کی چند نشانیاں ہیں جن کو دیکھ کر اس بات کی پہچان ہوتی ہے کہ واقعی اس کے دل میں محبت رسول کا چراغ روشن ہے۔ ان علامتوں میں سے چند یہ ہیں: ① آپ کے اقوال و افعال کی پیروی، آپ کی سنتوں پر عمل، آپ کے اوامر و نواہی کی فرمانبرداری، غرض شریعت مظہرہ پر پورے طور سے عامل ہو جانا ② آپ کا ذکر شریف بکثرت کرنا، بہت زیادہ درود شریف پڑھنا، آپ کے ذکر کی مجالس مقدسہ مثلاً میلاد شریف اور دینی جلسوں کا شوق اور ان مجالس مبارکہ میں حاضری ③ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام ان لوگوں اور ان چیزوں سے محبت اور ان کا ادب و احترام جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت و تعلق حاصل ہے۔ مثلاً صحابہ کرام،

ازواج مطہرات، اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین، شہر مدینہ، قبر انور، مسجد نبوی، آپ کے آثار شریفہ و مشاہدہ مقدسہ، قرآن مجید و احادیث مبارکہ، سب کی تعظیم و توقیر اور ان کا ادب و احترام کرنا ④ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوستوں سے دوستی اور ان کے دشمنوں یعنی بددینوں، بد مذہبوں سے دشمنی رکھنا ⑤ دنیا سے بے رغبتی اور فقری کو مال داری سے بہتر سمجھنا۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف فقر و فاقہ اس سے بھی زیادہ جلدی پہنچتا ہے جیسے کہ پانی کا سیلاب اپنے ٹپتی (یعنی ٹھکانے) کی طرف۔⁽⁴⁾

میری تمام عاشقان رسول سے فریاد ہے! محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ اصل ایمان بلکہ ایمان کی بھی جان ہے اسے اپنے دلوں میں بڑھاتے رہئے، صرف دعوے دار نہیں بلکہ حقیقی محبت و عاشق رسول بنئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے قرآن اور ان کے فرمان پر عمل کیجئے، ان کی سیرت مبارکہ اور سنتوں کی معلومات حاصل کر کے ان پر عمل کیجئے، اس کے لئے خاص طور پر مکتبۃ المدینہ سے تین کتب سیرت مصطفیٰ ① ② ③ آخری نبی کی پیاری سیرت اور 550 سنتیں اور آداب حاصل کر کے ان کا مطالعہ کیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ سے نسبت رکھنے والے ہر انسان اور ہر چیز کا ادب کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ درود و سلام کے نذرانے پیش کیجئے اور مرتے دم تک ہر معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر ہی عمل کیجئے۔ اللہ کریم ہمیں حقیقی طور پر اپنے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بحاجۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1) اشعۃ السموات، 1، 50، 51، طحطا (2) المرأة الناجح، 6، 603 (3) المرأة الناجح، 6، 590، 589 (4) ترمذی، 4، 156، حدیث: 2357، سیرت مصطفیٰ، ص 836۔

محاسن و کمالاتِ سرورِ کائنات

صحابِ کرمہ کا ایک قطرہ

ساری کائنات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف و کمالات کا چرچا ہے اور اگر ساری دنیا ان اوصاف و کمالات کو شمار کرنے کے لئے جمع ہو جائے تو ان کے شمار کردہ اوصاف ایسے ہی ہیں جیسے سمندر کے سامنے ایک قطرہ۔ (فرمانِ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ) (مراۃ الجنان، 1: 21 مختصراً)

سرورِ کائنات کی عقلِ باکمال

میں نے مشفقین کی 71 کتابیں پڑھی ہیں، میں نے ان تمام کتابوں میں پایا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے دنیا کے آغاز سے لے کر دنیا کے انجام تک تمام لوگوں کو جس قدر عقلیں عطا فرمائی ہیں ان سب کی عقلیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقلِ مبارک کے مقابلے میں یوں ہیں جیسے دنیا بھر کے ریگستانوں کے مقابلے میں ایک ذرہ ہے، آپ کی رائے ان سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ (فرمانِ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ)

(تاریخ دمشق، 386/3 مختصراً، سبل الہدیٰ والرشاد، 1/ 427)

کمالِ عقلیہ اور علمِ باجوری

ساری کائنات مل کر نبی پاک کے مناقب کے شمار میں مبالغہ کریں تو ان فضائل و کمالات کو مکمل بیان یا جمع نہ کر سکیں گے جو ربِّ کائنات نے اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں۔ (فرمانِ شیخ الاسلام باجوری رحمۃ اللہ علیہ)

(حاشیہ الباجوری علی البردة، ص 4)

مولانا محمد نعیم عطاری مدنی

حیرتِ دو عالمِ محبوبِ نبی سے

میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر تمام دریا و سمندر میری سیاہی ہوئے اور درخت میرا قلم ہوئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بھر نشانیاں لکھتا تو ان کا دسواں حصہ بھی نہ لکھ پاتا کیونکہ آپ کی آیات و صفات ان چمکتے ستاروں سے بھی کہیں زیادہ ہیں۔ (فرمانِ امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ)

(رسائل میلادِ مصطفیٰ (نثر الدرر علی مولد ابن حجر)، ص 75)

اس کو بولنا ہی دور سے

ازل سے ابد تک ارض و سماء میں اولیٰ و آخرت میں دین و دنیا میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے نئی اور بنتی ہے اور ہمیشہ بڑے گی۔ (فرمانِ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) (فتاویٰ رضویہ، 30/ 141 مختصراً)

فیضانِ مصطفیٰ علی نبیہ وسلم باجوری

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطا فرمانا، گناہوں سے پاک کرنا، ستھر ا بنانا صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خاص نہیں بلکہ قیامِ قیامت تک تمام اُمتِ مرحومہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان نعمتوں سے محفوظ (فائدہ اٹھانے والی) اور حضور کی نظرِ رحمت سے ملحوظ (یعنی نظروں میں) رہے گی۔ (فرمانِ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ) (فتاویٰ رضویہ، 30/ 411)

شفیع محشر کی آمد محشر کا منظر

مولانا ابوالحسن عطار بنی بکر

گزشتہ سے پیوستہ

30 اَنَا الْحَاشِمُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَيَّ تَرْجَمَ:

میں ہی حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگ میرے ہی قدموں پہ جمع کئے جائیں گے۔⁽¹⁾

31 اَنَا أَوَّلُ النَّاسِ إِفَاقَةً تَرْجَمَ: لوگوں میں سب سے

پہلے میں ہی افاقہ پانے والا یعنی اٹھنے والا ہوں۔⁽²⁾

32 اَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا تَرْجَمَ: قیامت کے

دن لوگوں میں سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا۔⁽³⁾

33 اَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَعْرَ تَرْجَمَ:

قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی مگر فخر نہیں۔⁽⁴⁾

34 أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ

يُبْعَثُ تَرْجَمَ: قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین

کھلے گی پس میں ہی سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں۔⁽⁵⁾

مذکورہ پانچ روایات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اقدس سے باہر آنے اور میدان محشر میں تشریف لانے کا ذکر ہے۔ شفیع محشر کی میدان محشر میں آمد کا انداز دیگر کئی روایات میں تفصیل کے ساتھ مروی ہے۔ مختلف روایات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد سب سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوں گے، آپ صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے درمیان ہوں گے، پھر اہل بیت اٹھیں گے، پھر اہل مکہ اٹھیں گے، پھر آپ براق پر سوار ہو کر صدیق و فاروق اور اہل حرمین کے درمیان ستر ہزار فرشتوں کے جہر مٹ میں میدان محشر کی جانب تشریف لائیں گے، اس سب کی تفصیل درج ذیل روایات میں بیان کی گئی ہے۔

70 ہزار فرشتوں کے جہر مٹ میں شعب الایمان میں ہے کہ ہر صبح طلوع فجر کے وقت 70 ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر کو گھیر لیتے ہیں اور پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور شام تک درود

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (قسط: 20)

سرد کا نکاح کی میدان حشر میں آمد اور بلال حبشی کی اذان

جلیل القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میدان حشر میں جمع ہونے کے انداز کو روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انبیائے کرام علیہم السلام کو ان کی قبروں سے میدان حشر میں سوار یوں پر اکٹھا کیا جائے گا، حضرت صالح علیہ السلام کو ان کی اونٹنی پر لایا جائے گا اور میرے بیٹوں حسن و حسین کو میری اونٹنی عضاء پر لایا جائے گا اور مجھے براق پر لایا جائے گا جس کا قدم اس کی حد نگاہ تک جائے گا، اور بلال کو جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر لایا جائے گا، پس وہ خالص اذان دیں گے اور سچی سچی گواہی دیں گے حتیٰ کہ جب وہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ کہیں گے: تو تمام مؤمنین اولین و آخرین ان کے ساتھ یہی گواہی دیں گے، پس گواہی قبول کی جائے گی جس سے قبول کی جائے گی اور رد کی جائے گی جس سے رد کی جائے گی۔⁽¹¹⁾

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے سوال پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس دن براق پر سوار ہوں گا اور انبیاء کے درمیان یہ صرف میری خصوصیت ہوگی، پھر آپ نے حضرت بلال کی جانب دیکھ کر فرمایا کہ یہ جنتی اونٹنی پر سوار آئیں گے اور اس کی پیٹھ پر اذان دیں گے، جب سابقہ امتیں اور ان کے انبیائے کرام اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ سنیں گے تو بلال کی جانب دیکھیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔⁽¹²⁾

- (1) بخاری، 2/484، حدیث: 3532 (2) کشف الاستار، 3/104، حدیث: 2351
(3) ترمذی، 5/352، حدیث: 3630 (4) ترمذی، 5/354، حدیث: 3635
(5) تاریخ ابن عساکر، 59/275، رقم: 7525 (6) شعب الایمان، 3/492، حدیث: 4170 (7) بخاری، 2/446، حدیث: 3414 (8) ترمذی، 5/378، حدیث: 3689
(9) ترمذی، 5/388، حدیث: 3712 (10) بغیۃ الہدایہ عن زوائد مسند الحدیث، ص 1000، حدیث: 1120 (11) معجم صغیر، 2/126 (12) تاریخ ابن عساکر، 10/459، رقم: 2655

پاک بھیجتے رہتے ہیں، پھر شام کے وقت وہ آسمانوں کی جانب چڑھ جاتے ہیں اور ان ہی کی مثل مزید 70 ہزار اترتے ہیں، وہ بھی اسی کی مثل عمل کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے تو 70 ہزار فرشتوں کے درمیان آئیں گے جو کہ آپ کی عزت و توقیر کے لئے حاضر ہوں گے۔⁽⁶⁾

بخاری شریف میں ہے کہ جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں سبھی بے ہوش ہو جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے، پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا۔⁽⁷⁾

پس صریح اور غاروق اور ترمذی شریف میں ہے کہ ایک بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں یوں داخل ہوئے کہ جناب ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اعظم آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم قیامت کے دن بھی اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔⁽⁸⁾

اہل البقیع و مکہ کے جہنم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شیخین کریمین اور پھر اہل البقیع و مکہ کے اٹھائے جانے کا ذکر ترمذی شریف کی روایت میں کچھ یوں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھ ہی سے زمین کھلے گی، پھر ابو بکر اور پھر عمر سے، پھر میں اہل البقیع کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع ہوں گے، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ حرین کے درمیان ان سے ملوں گا۔⁽⁹⁾

جبکہ مسند حارث کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل البقیع کے اٹھنے کے بعد اہل مکہ کا انتظار فرمائیں گے، پھر جب وہ آجائیں گے تو ان کے ساتھ میدان حشر میں جائیں گے۔⁽¹⁰⁾

مقصد کسی بھی نوعیت کا ہو اس میں کامیابی کے لئے مستقل کوششیں ضروری ہیں، جتنا بڑا مقصد اتنی بڑی اسٹرگل، بعض اوقات مقصد کے حصول کے راستے میں اتنی رکاوٹیں آتی ہیں کہ اسٹرگل جاری رکھنا دشوار ہو جاتا ہے، ایسے میں جو ہمت ہار جاتے ہیں وہ تھک کر راستے میں بیٹھ جاتے ہیں اور جو ان رکاوٹوں کو عبور کر لیتے ہیں کامیابی کی منزل آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرتی ہے۔

ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑھ کر آئیڈیل شخصیت اور کامیاب ترین رہنما (لیڈر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، چنانچہ ارشاد

ہوتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَآءَ وَالْآخِرَةَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔^(۱)

یوں تو ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے نشانِ منزل ہے، لیکن ان صفحات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقصد رسالت سے بے مثال لگن، غیر معمولی رکاوٹوں کے باوجود اسلام کو عام کرنے کے مقدس مشن میں کامیابی کے لئے مسلسل کوشش اور ان تھک محنت کا بیان ہو گا۔

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے معاشرہ بت پرستی، قتل و غارت، قبائلی

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

رقابتوں، کمزوروں پر ظلم، فحاشی، بدکاری، سود کے لین دین، بچیوں کو زندہ دفن کرنے، غلاموں اور عورتوں کو حقوق نہ دینے، خیانت جیسی اخلاقی، سماجی اور معاشی بُرائیوں کی غلاظت میں لتھڑا ہوا تھا۔ ایسے میں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں جلوہ گری ہوئی، آپ نے بندوں کو اللہ رب العلمین کی عبادت کی طرف بلایا، ان کی تخلیق کا حقیقی مقصد یاد دلایا، بُرائیوں کو چھوڑ کر حُسنِ اخلاق کا پیکر بننے کا درس دیا، معاشرے میں امن و سکون قائم کرنے کا طریقہ کار دیا، مساوات کا حقیقی تصور دیا، معاشرے

کے پسے ہوئے طبقوں بالخصوص غلاموں اور عورتوں کو جینے کا حق دلایا، رب العلمین کی نافرمانی کرنے والے غفلوں کو جہنم کی طرف جانے سے روک کر راہِ جنت پر چلایا۔

اسلام کی دعوت دینے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مبارک عمر کے ابتدائی 40 سال مکہ مکرمہ کے لوگوں کے درمیان گزارے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ان کے سامنے کھلی کتاب کی طرح تھی، وہ آپ کے اعلیٰ کردار اور عمدہ اوصاف کی گواہی دیا کرتے تھے، آپ کی سچائی، امانت داری، وعدے کی پاسداری، پارسائی، سادگی، عاجزی، خوش اخلاقی، معاشرتی معاملات میں خوش اسلوبی کا انہیں اعتراف تھا۔ لیکن رب عظیم کے حکم سے جیسے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانِ نبوت کیا، وہی لوگ

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس

المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

آپ کے دشمن ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقصد رسالت کی تکمیل سے روکنے کے لئے جسمانی، مالی، سماجی اور نفسیاتی قسم کی رکاوٹیں کھڑی کرنا شروع کر دیں جن کی تفصیل سیرت کی کتابوں میں پڑھی جاسکتی ہے، یہاں 16 مثالیں پیش کی جا رہی ہیں: چنانچہ ① جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عفا (پہاڑ) پر قبیلہ قریش کو جمع کر کے اسلام کی علانیہ تبلیغ کی تو ابو لہب کہنے لگا: تَبَّالَّذِی سَآوَرَ الْیَوْمَ اَیْهَذَا جَمَعْتَنَا؟ یعنی تجھ پر سارا دن ہلاکت ہو کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ (معاذ اللہ) (2) یہ بڑا کٹھن مرحلہ تھا کہ آپ کا قریشی رشتہ دار آپ کے پیغام کو نہ صرف تسلیم کرنے سے انکاری تھا بلکہ مخالفت و گستاخی پر اتر آیا تھا!

② جب عرب میں لگنے والے مختلف بازاروں اور میلوں میں تبلیغ اسلام کے لئے آپ کسی قبیلہ کے سامنے وعظ فرماتے تو ابو لہب چلا چلا کر کہتا: ”یہ دین سے پھر گیا ہے، یہ جھوٹ کہتا ہے۔“ (3) قارئین! ذرا سوچئے آپ کسی کو نصیحت کر رہے ہوں اور ایک شخص پاس کھڑا چیخ رہا ہو کہ اس کی بات نہ سنو، یہ جھوٹا ہے تو اس وقت دل پر کیا گزرے گی! یہی حرکت ابو جہل نے بھی اس وقت کی جب بازار ”ذی النجّاز“ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: ”اے لوگو! لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو، فلاح پاؤ گے۔“ اس دوران ابو جہل آپ پر مٹی بھی پھینکتا اور کہتا تھا: اے لوگو! خبردار! یہ شخص تم کو تمہارے دین کے حوالے سے دھوکا نہ دیدے؛ کیونکہ اس کا ارادہ ہے کہ تم لات و غزیٰ (بتوں) کو چھوڑ دو! جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف ذرہ برابر بھی توجہ نہیں فرماتے تھے۔ (4)

③ کفار مکہ پیغام رسالت کو قبول کرنے سے نہ صرف خود انکاری تھے بلکہ باہر سے آنے والے لوگوں کو بھی ورغلائے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بات نہ سنا، معاذ اللہ یہ آسیب زدہ ہیں، جادو کر دیتے ہیں وغیرہ۔

④ تلاوت قرآن کی آواز بلند کرنے سے زبردستی روکا جاتا اور لوگوں کے کانوں تک قرآن پاک کی آواز پہنچنے سے روکنے کے لئے شور و غل مچایا جاتا۔ (5)

⑤ کعبۃ اللہ کے سامنے نمازیں ادا کرنے پر پابندی لگائی گئی،

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

چنانچہ شروع شروع میں مسلمان پوشیدہ طور پر نماز پڑھا کرتے۔ ⑥ کاہن، جادوگر اور مجنون ہونے کا جھوٹا الزام لگا کر آپ کی دعوت کو غیر مؤثر کرنے کی سازش کی گئی۔ (6)

⑦ ان رکاوٹوں کے باوجود اسلام قبول کرنے والے سعادت مندوں پر ظلم و ستم کی آندھیاں چلائی گئیں تاکہ انہیں نشانِ عبرت بنایا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوصلہ توڑا جاسکے۔

⑧ سردارانِ قریش عقبہ، شیبہ، عاص بن ہشام، ابو جہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ نے دعوتِ اسلام سے روکنے کے لئے سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں اور آپ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان افروز جواب دیا: خدا کی قسم! اگر قریش میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند لا کر دے دیں تب بھی میں اپنے اس فرض سے باز نہ آؤں گا۔ یا تو خدا اس کام کو پورا فرمادے گا یا میں خود دین اسلام پر نثار ہو جاؤں گا۔ (7)

⑨ عقبہ بن ابی معیط نے سجدے کی حالت میں آپ کی مبارک پیٹھ پر اونٹنی کی بچہ دانی رکھ دی، اس تکلیف دہ جسارت پر وہاں پر موجود کفار شرمندہ ہونے کے بجائے قہقہے مارتے رہے۔ (8)

⑩ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے سرداروں کو دعوتِ اسلام دی، انہوں نے نہ صرف اسلام قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ طائف کے آوارہ نوجوانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے لگا دیا، انہوں نے آپ پر آوازیں کیں اور پتھر اڈ بھی کیا جس پر آپ لہو لہان ہو گئے، ایسے حالات میں بھی آپ نے اہل طائف کے حق میں دعائے خیر ہی کی۔ (9)

⑪ کفار مکہ نے آپ اور آپ کے خاندان کا تین سال کے لئے سوشل بائیکاٹ کر دیا اور اس بائیکاٹ کی دستخط شدہ تحریری دستاویز خانہ کعبہ میں آویزاں کی گئی جس کے مطابق بنو ہاشم خاندان کے ساتھ شادی بیاہ، خرید و فروخت، میل جول، سلام و کلام اور کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ پہنچانے پر سخت پابندی عائد کر کے بنو ہاشم کو نہ صرف شعبِ ابی طالب نامی ایک تنگ و تاریک چھوٹی سی گھاٹی میں تین سال تک محصور کر دیا گیا بلکہ بائیکاٹ کی شرائط پر عمل

درآمد یقینی بنانے کے لئے سخت پہرے بھی بٹھائے گئے۔ تین برس کا یہ عرصہ بہت سخت اور کٹھن گزرا۔⁽¹⁰⁾

12 آپ سے معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے لیکن چاند کے دو ٹکڑے ہونے جیسے معجزے دیکھنے کے بعد بھی کفار مکہ اسلام لانے سے ہٹ کر جاتے کہ یہ تو جادو ہے۔

13 ابو جہل، عقبہ بن ابی معیط نے ناکام قاتلانہ حملے کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کی بھی کوشش کی، کفار کے کہے میں آکر حضرت عمر فاروق بھی اسلام لانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قاتلانہ حملے کیلئے ہی روانہ ہوئے تھے لیکن بارگاہ رسالت میں پہنچتے پہنچتے ان کا دل موم ہو چکا تھا چنانچہ کلمہ پڑھ کر چالیسویں مسلمان ہونے کا شرف پایا پھر بقیہ زندگی جانثاری کا حق ادا کرنے میں گزاری۔⁽¹¹⁾

14 ہجرت مدینہ کی رات کا واقعہ تو بہت مشہور ہے کہ کس طرح قبائل قریش نے اپنے اپنے نمائندے جمع کر کے قاتلانہ حملے کے لئے بھیجے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکیزہ گھر کو گھیر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو جائیں تو ان پر قاتلانہ حملہ کیا جائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مٹھی میں خاک لی اور سورہ بقرہ شریف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرتے ہوئے ان کے سروں پر خاک ڈال کر انہیں دکھائی دیئے بغیر زندہ سلامت مدینہ شریف کی طرف ہجرت کر گئے۔⁽¹²⁾ مکہ مکرمہ سے رخصتی کے وقت اپنی محبت کا اظہار ان الفاظ میں کیا: اے شہر مکہ! تو مجھے تمام دنیا سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر میری قوم مجھے مجبور نہ کرتی تو میں تیرے سوا کسی اور جگہ رہائش پذیر نہ ہوتا۔⁽¹³⁾

15 سلام بن مضکم یہودی کی بیوی زینب نے گوشت میں زہر ملا کر جان سے مارنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی۔⁽¹⁴⁾

16 مدینہ منورہ میں شجر اسلام مضبوط و توانا ہونا شروع ہو گیا لیکن یہاں پر بھی یہودیوں کی سازشوں اور منافقین کی غداریوں کا سامنا ہوا، اس کے علاوہ کفار مکہ نے مسلمانوں کو مٹانے کے لئے جنگ بدر، جنگ احد اور غزوہ خندق کی صورت میں حملے جاری رکھے۔

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں ان کے علاوہ بھی بہت سی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کی راہ میں بہت ڈرایا گیا جتنا کوئی نہیں ڈرایا جاتا اور میں اللہ کی راہ میں ستایا گیا ایسا کوئی نہیں ستایا جاتا۔⁽¹⁵⁾

اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلسل کوشش کی اور بالآخر فاتح کی حیثیت سے مکہ پاک میں داخل ہوئے۔ رب عظیم نے اسلام کے جس پیغام کو بندوں تک پہنچانے کی ذمہ داری دی تھی، اس ذمہ داری کو بخوبی پورا کیا اور حجۃ الوداع میں اپنے صحابہ کرام سے پوچھا: تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ تمام سامعین نے کہا کہ ہم اللہ پاک سے کہیں گے کہ آپ نے اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار کہا: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اے اللہ! تو گواہ رہنا۔⁽¹⁶⁾

اے عاشقانِ رسول! دینی کام کرنے والوں کیلئے اس مضمون میں بہترین سبق ہے کہ دور کوئی بھی ہو، آزمائشیں کسی بھی نوعیت کی ہوں، ہمت اور لگن کے ساتھ اسٹرگل جاری رکھیں گے تو اللہ کی رحمت سے ہم اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ظلم کفار کے ہنس کے سہتے رہے
پھر بھی ہر آن حق بات کہتے رہے
کتنی محنت سے کی تم نے تبلیغ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

(1) پ 21، الاحزاب: 21 (2) بخاری، 294/3، حدیث: 4770 ماخوذاً
(3) سیرت ابن ہشام، ص 168، خلاصہ، سیرت مصطفیٰ، ص 148 (4) مسند امام احمد، 579/5، حدیث: 16603 خلاصہ (5) پ 24، فتح السجدۃ: 26 ماخوذاً (6) پ 14، الحجۃ: 6، پ 11، یونس: 2 ماخوذاً (7) سیرت ابن ہشام، ص 103، 104 خلاصہ
(8) بخاری، 193/1، 372/2، حدیث: 520، 3185 (9) شرح الزرقانی علی المواہب، 2، 50، 51 خلاصہ (10) مواہب لدنیہ، 1، 126، مدارج النبوة، 2، 46 خلاصہ (11) سیرت ابن ہشام، ص 136 خلاصہ (12) شرح الزرقانی علی المواہب، 2، 94، 97 خلاصہ، مدارج النبوة، 2، 56، 57 خلاصہ (13) ترمذی، 5، 486، حدیث: 3951 (14) بخاری، 2، 366، حدیث: 3169، عمدۃ القاری، 10، 518، تحت الحدیث 3169 خلاصہ (15) ترمذی، 4، 213، حدیث: 2480 (16) ابو داؤد، 269/2، حدیث: 1905 مختصلاً۔

روئے زمین پر اپنی حرمت، عزت، شرافت اور بزرگی کے لحاظ سے تین مسجدیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں اور تینوں کی تعمیر حکم الہی سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے فرمائی، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی۔ تیسری مسجد کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے پیارے اصحاب کے ساتھ مل کر تعمیر فرمایا۔ یہاں مسجد نبوی شریف کی مختلف زمانوں میں تعمیر و توسیع کے مختصر احوال بیان کئے جائیں گے۔

پہلی تعمیر حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینہ منورہ

تشریف لا کر پہلا عظیم کام مسجد نبوی کی تعمیر کا کیا، مسجد کی جگہ سہل و سہیل نامی دو یتیم بچوں سے دس دینار میں خریدی گئی، قیمت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کی۔ ایک روایت کے مطابق یہ جگہ بنو نجار کی تھی اور قیمت کے معاملے میں انہوں نے عرض کی: ہم اس کی قیمت اللہ پاک سے لیں گے۔ ربیع الاول سن ایک ہجری میں حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسجد شریف تعمیر فرمائی۔ اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کا سنگ بنیاد رکھا، خود اینٹیں اٹھا اٹھ کر لاتے۔ زبان اقدس پر یہ الفاظ مبارکہ جاری تھے: **اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ، فَاَنْفِزْ لَنَا نَصْرًا وَ اَنْهَاجًا** ترجمہ: اے اللہ! بے شک آخرت کا بدلہ ہی بہتر ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ مسجد شریف کی بنیاد پتھروں سے، دیواریں کچی اینٹوں سے، ستون کھجور کے تنوں سے اور چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی جس کی بلندی سات یا پانچ ہاتھ تھی۔ مسجد شریف کے تین دروازے بنائے گئے، باب رحمت (باب عاتکہ)، باب جبرائیل (باب آل عثمان) اور ایک

دروازہ اور تھا جسے تحویل قبلہ کے بعد بند کر دیا گیا۔^(۱)

پہلی توسیع پہلی تعمیر میں مسجد کی لمبائی 54 گز اور چوڑائی 63 گز تھی، پھر جب مسجد نمازیوں پر تنگ پڑ گئی تو فتح خبیر کے بعد سات ہجری میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے توسیع کا ارادہ کیا۔ مسجد سے متصل ایک انصاری کے مکان کے متعلق لوگوں سے فرمایا: ”کون ہے جو جنت میں مکان کے بدلے زمین کا یہ ٹکڑا خرید کر مسجد میں اضافہ کر دے؟“ تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ گھر 10 ہزار درہم میں خرید کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ یہ جگہ مسجد میں شامل کر کے توسیع کر دی گئی۔ اب اس کا طول و عرض ہر طرف سے سو سو ہاتھ ہو گیا۔^(۲)

دوسری توسیع دورِ فاروقی میں فتوحات اور مسلمانوں کی کثرت کے سبب مسجد نبوی میں مزید توسیع کی حاجت پڑی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مزید جگہ شامل کر کے نئے سرے سے مسجد تعمیر کروائی۔ علامہ سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”هَذَا الْمَسْجِدُ النَّبَوِيُّ، وَ زَادَ فِيْهِ وَ دَوَّ شَعَهُ وَ فَرَّشَهُ بِالْحَصْبَاءِ“ یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کو شہید کروا کے نئے سرے سے تعمیر کیا، اس کے رقبے اور گنجائش میں اضافہ کیا اور سنگریزوں (جبری / کنکر) سے پکا فرش بنوایا۔“ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لکڑی سے بنے ستون الگ کر دیئے اور ان کی جگہ کچی اینٹوں کے ستون تعمیر کروائے اور قبلہ کی طرف اضافہ کیا۔ آپ فرماتے ہیں: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ ”مسجد میں اضافہ کرنا ہو گا۔“ تو میں ذرہ بھر اضافہ نہ کرتا۔^(۳)

❦ فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ کراچی

تیسری تعمیر و توسیع حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا چوتھا سال تھا، لوگوں نے آپ سے تنگی مسجد کی شکایت کی، آپ نے اہل فتویٰ و اصحابِ رائے صحابہ کرام کے مشورے سے مسجدِ نبوی کو نئے سرے سے تعمیر کیا، ربیع الاول 29ھ سے محرم الحرام 30ھ تک تعمیر و توسیع کا سلسلہ جاری رہا، آپ نے بہت سی تہذیبیاں کیں، دیواریں نقش و نگار والے پتھروں سے بنوائیں جن میں چونا استعمال کیا گیا، ستون بھی نقش و نگار والے پتھروں سے لگوائے، چھت سانج (ساگوان) کی لکڑی سے بنوائی، سفید چونے سے پلستر کروایا اور مشرق و مغرب کی طرف طاق رکھے اور شامی سمت میں اضافہ کیا۔ فاروقی اضافے سے مسجد کا طول 120 یا 140 گز ہو گیا تھا جبکہ عثمانی اضافے سے یہ لمبائی 160 گز ہو گئی، اس وقت چوڑائی 150 گز تھی۔⁽⁴⁾

چوتھی تعمیر و توسیع خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں مدینہ طیبہ کے گورنر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تھے، خلیفہ کے حکم پر آپ نے مسجدِ نبوی شریف کے ارد گرد موجود مکانات خرید کر مسجد میں توسیع کی، اب طول 200 گز اور عرض 167 گز ہو گیا۔ اس تعمیر میں بہت زیادہ اہتمام کیا گیا، روم و مصر سے کاریگر بلوائے گئے۔ چھت، دیواریں، ستون سب سنہرے منقش بنائے گئے، 12 یا ایک روایت کے مطابق 24 من سے زیادہ سونا استعمال کیا گیا، صرف دیوارِ کعبہ پر 45 ہزار دینار خرچ ہوئے۔ مسجدوں میں بنائی جانے والی محراب کا آغاز اسی وقت سے ہوا اور چاروں کونوں پر چار مینار بھی بنائے گئے۔ یہ تعمیر 88 ہجری میں شروع ہو کر 91 ہجری میں مکمل ہوئی۔⁽⁵⁾

پانچویں تعمیر و توسیع 161 ہجری میں عباسی خلیفہ محمد بن منصور مہدی نے مسجدِ نبوی میں اضافے کا حکم دیا، شام کی جانب 55 یا 100 گز کی توسیع کی گئی اور اس نئی تعمیر میں وہی شاندار طریقہ رکھا گیا جو اس سے پہلی تعمیر و توسیع میں تھا، ولید کی طرح مسجد کو پتھر کے خوبصورت ٹکڑوں سے بنایا گیا۔ یہ کام 167ھ میں پایہ تکمیل تک پہنچا۔⁽⁶⁾

چھٹی تعمیر علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول اُن کے زمانے تک خلیفہ مہدی کے بعد کسی نے مسجدِ نبوی میں توسیع نہیں کی،

البتہ بعض کے مطابق خلیفہ مامون الرشید نے 202ھ میں توسیع کی تھی، یہی بات امام ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ”المعارف“ میں کی ہے، دونوں باتوں کو یوں جمع کیا جاسکتا ہے کہ مامون الرشید نے توسیع نہیں کی بلکہ مسجد کی بنیادیں مضبوط کیں اور کچھ تجدید کر دی تھی۔⁽⁷⁾

ساتویں تعمیر یکم رمضان المبارک 654 ہجری میں مسجدِ نبوی کے ایک خادم کی غفلت سے کسی اسٹور میں آگ لگ گئی، دیکھتے ہی دیکھتے آگ چھت تک پہنچ گئی اور سب کچھ جل گیا جس کی اطلاع خلیفہ وقت معتصم باللہ کو دی گئی، وہ موسمِ حج میں سامان اور کاریگر لے کر پہنچ گئے اور 655ھ میں تعمیراتی کام شروع ہو گیا، حجرہ مبارکہ، ارد گردِ قبلہ والی اور مشرقی دیوار سے بابِ جبریل تک چھت ڈالی گئی اور مغربی جانب ریاض الجنۃ اور منبر پر چھت ڈال دی گئی۔ 656ھ میں تاتاریوں کے غلبہ بغداد کے سبب کام رُک گیا، پھر 657ھ میں والی یمن ملک المظفر کے تعاون سے باب السلام تک کام ہوا۔ 658ھ میں شاہِ مصر سلطان ظاہر رکن الدین نے لوہا، سکہ اور لکڑی وغیرہ تعمیراتی سامان اور 53 کاریگر بھیجے اور یوں باب الرحمہ اور باب النساء تک باقی کام مکمل ہوا۔⁽⁸⁾

آٹھویں تعمیرات سلطان محمد بن قلاوون صالحی نے 705 اور 706 ہجری میں مشرقی و مغربی چھتیں نئے سرے سے بنوائیں اور 729ھ میں قبلہ والی چھت کے ساتھ دو برآمدے بنوائے جن کی بدولت مسجدِ نبوی کی چھت وسیع ہو گئی۔ 831ھ میں ان برآمدوں میں کچھ کمزوری پیدا ہوئی تو ملک اشرف برسبائی نے اسے درست کروایا اور اسی نے شام والی جانب کی چھت کا کچھ حصہ بنوایا۔ 853ھ میں کچھ خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے سلطان جقمق نے روضۃ النور کی مکمل چھت اور مسجد کی چھت کا کچھ حصہ نئے سرے سے تعمیر کروایا۔⁽⁹⁾

گیارہویں تعمیرات شاہِ مصر سلطان اشرف قايتباي کے دورِ حکومت میں مسجدِ نبوی کی چھتیں درست کرنے کی ضرورت ہوئی تو سلطان کے حکم پر 879ھ میں تعمیرات کا کام شروع ہوا، بہت سی چھتیں اور مشرق جانب کے ستون شہید کر کے نئے سرے سے تعمیر کئے گئے۔ یہ تعمیر 881ھ میں مکمل ہوئی، پھر 886ھ میں مسجد میں آگ لگنے کا دوسرا واقعہ پیش آیا، آسمانی بجلی

گری اور تقریباً پوری عمارت کو جلا گئی۔ مسجد کے اکثر ستون گر گئے۔ اطلاع ملنے پر سلطان قایتباں نے نئی تعمیر کے لئے مختلف اوقات میں 400 کاریگر اور 372 سواریاں بھیجیں نیز خشکی و بحری راستوں سے سامان بھیجتے رہے۔ اب نئے گنبد، مزید برآمدے بنائے گئے، سنگ مرمر کا کام کیا گیا، جانب قبلہ تانبے کی جالیاں لگائی گئیں۔ چبوترے، الماریاں، مدرسہ، مسافر خانہ، حمام، باورچی خانہ، چکی اور لائبریری وغیرہ بنائے گئے۔ رمضان 888ھ میں تمام چھتیں مکمل ہو گئیں۔⁽¹⁰⁾

تیسری تعمیر و توسیع سابقہ تعمیر کو 377 سال گزر چکے تھے، اب پھر سے تعمیر کی حاجت تھی۔ 1265ھ میں ثرک سلطان عبدالحمید عثمانی نے مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کا ارادہ کیا، ثرکوں کا عشق رسول مثالی ہے، مسجد نبوی کی تعمیر میں اسی محبت و عشق کا بے مثال اظہار کیا گیا، پوری اسلامی دنیا سے ماہر کاریگروں کو قسطنطنیہ (استنبول) کے باہر ایک نئی بستی میں جمع کیا گیا، انہیں اپنی اولاد یا شاگردوں میں اپنا علم و ہنر منتقل کرنے کے احکامات دیئے گئے، ساتھ ساتھ بچوں کو حافظہ قرآن بنانے کا کہا گیا۔ دوسری طرف نئی کانوں سے پتھر نکالے گئے، نئے جنگلوں سے لکڑی لی گئی، جو چیز جس ملک کی عمدہ تھی منگوائی گئی۔ 25 برس میں مسجد نبوی سے باہر ایک نئی بستی میں سارا سامان جمع کیا گیا۔ انوکھے ہنرمندوں کو مدینہ منورہ منتقل کیا گیا، تعمیرات شروع ہوئیں تو انہیں دو چیزوں کا حکم تھا۔ (1) کام کے دوران باد ضرور رہیں اور (2) اس وقت میں تلاوت قرآن مجید جاری رکھیں۔ ثرکوں نے دور نبوی کی پوری مسجد کی چھت گنبدوں سے بنادی، ان میں روشن دان رکھے، بعض دیواروں میں دروازوں جیسی بڑی بڑی کھڑکیاں بنائیں، ستونوں کے سر سنہرے کر دیئے اور ان کے نیچے حصوں پر سونے کے پتھر چڑھا دیئے، گنبدوں کے اندرونی حصے نقش و نگار سے مزین کئے، کاتب عبداللہ زہدی آفندی نے مسجد کے گنبدوں، دیواروں، ستونوں اور محرابوں پر بے مثال کتابت کی، دیوار قبلہ پر تین سطروں میں قرآنی آیات مبارکہ اور چوتھی سطر میں حضور نبی پاک ﷺ کے 200 سے زائد اسماء و صفات تحریر کئے۔ مغربی ستونوں میں 1293 میٹر تک توسیع کر دی۔ اس تعمیر و توسیع میں تقریباً 500 کاریگروں اور مز دوروں

مابینامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

نے حصہ لیا اور سونے کے سات لاکھ مجیدی سکے خرچ ہوئے۔⁽¹¹⁾

چوتھی تعمیر و توسیع 1372ھ سے 1375ھ کے درمیان ایک بڑی توسیع کی گئی۔ مشرق، مغرب اور شمال تین اطراف کے مکانات گر کر مسجد کے ساتھ ساتھ چاروں طرف کھلا راستہ بنا دیا گیا اور یوں نئی تعمیر و توسیع کے بعد مسجد کا کل رقبہ 16326 مربع میٹر ہو گیا۔ توسیع والی جگہ ایسا پتھر لگایا گیا جو سورج کی تپش سے گرم نہیں ہوتا، اس تعمیر کا انداز ترکی تعمیر سے ملتا جلتا رکھنے کی کوشش کی گئی۔ اس تعمیر میں بھی بہت اہتمام ہوا۔ 30 بحری جہازوں سے 30 ہزار ٹن سے زیادہ تعمیراتی سامان برآمد کیا گیا۔ 1393ھ میں مسجد کی مغربی سمت میں 35 ہزار مربع میٹر جگہ لی گئی اور وہاں نمازیوں کے لئے سائبان بنائے گئے۔

سولہویں توسیع تاریخ کی سب سے بڑی اور اب تک کی آخری توسیع محرم الحرام 1406ھ کو شروع ہوئی جو 1414ھ میں مکمل ہوئی۔ جدید توسیع کے بعد صرف گراؤنڈ فلور کا رقبہ 82 ہزار مربع میٹر ہو گیا جبکہ نئی چھت کا کل رقبہ 67 ہزار مربع میٹر ہو گیا ہے۔ چھت میں 28 کھلی جگہوں پر متحرک گنبد بنائے گئے، ہر گنبد کا وزن 80 ٹن ہے۔ دروازوں کی مجموعی تعداد 85 ہو گئی ہے۔ 104 میٹر بلند چھ مینار تعمیر کئے گئے۔ روشنی، بجلی، ٹھنڈے پانی، آگ بجھانے کا انتظام، الیکٹرک زینے، پارکنگ، ایئر کنڈیشن اور مانیٹرنگ وغیرہ کا جدید ترین نظام قائم کیا گیا ہے۔ اس توسیع کے بعد مسجد اور متعلقہ جگہوں میں 6 لاکھ 98 ہزار نمازیوں کی گنجائش ہو گئی ہے۔ اس پورے منصوبے پر 30 ہزار ملین ریال خرچ ہوئے۔

- (1) بخاری، 2/595، حدیث: 3906، بخاری، 1/165، حدیث: 428، امتاع الاسماع، 10/88، وفاء الوفاء، 1/323-334، (2) ترمذی، 5/392، حدیث: 3723، جذب القلوب (مترجم)، ص 125، وفاء الوفاء، 1/334-336، (3) تاریخ الخلفاء، ص 109، مسند احمد، 1/414، رقم: 330، وفاء الوفاء، 2/481، (4) بخاری، 1/170، حدیث: 446، مسند احمد، 10/287، رقم: 6139، وفاء الوفاء، 2/505، 507، تاریخ الخلفاء، ص 124، (5) وفاء الوفاء، 2/513-526، جذب القلوب (مترجم)، ص 155، الدرۃ الثمینیۃ فی اخبار المدینۃ، ص 113، (6) وفاء الوفاء، 2/537-540، اخبار مدینۃ الرسول، 104، جذب القلوب (مترجم)، ص 157، (7) وفاء الوفاء، 2/540، جذب القلوب (مترجم)، ص 157، (8) وفاء الوفاء، 2/598-604، (9) وفاء الوفاء، 2/605، (10) وفاء الوفاء، 2/605، 633-644، (11) تذکرۃ المدینۃ المنورہ، ص 121، تاریخ نجد و حجاز، ص 13-14۔

زمانہ رسالت اور ماہ ربیع الاول

مولانا حافظ حفیظ الرحمن عطاری مدنی

حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ نے 10 ربیع الاول 10ھ کو وصال فرمایا، جثّ البقیع میں دفن کئے گئے۔⁽²⁾

میرا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکم ربیع الاول 622ء جمعرات کی رات کو مکہ مکرمہ سے نکل کر غار ثور میں تشریف لے گئے۔ غار ثور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن یعنی جمعہ، ہفتہ اور اتوار قیام فرمایا۔ وہاں سے پیر کی رات 5 ربیع الاول کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔⁽³⁾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر 12 ربیع الاول کو قبا پہنچے، حضرت کلثوم بن ہذم رضی اللہ عنہ کے یہاں چند دن قیام فرمایا۔⁽⁴⁾ حضرت کلثوم بن ہذم رضی اللہ عنہ کے خاندان والوں نے اس فخر و شرف پر کہ دونوں عالم کے میزبان ان کے مہمان بنے، ”اللہ اکبر“ کا پُر جوش نعرہ مارا۔⁽⁵⁾

میرا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 12 ربیع الاول کو مقام قبا میں پہنچ کر ایک مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا اور اس مسجد کی تعمیر کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت کلثوم بن ہذم رضی اللہ عنہ کی زمین کو پسند فرمایا اور اپنے مقدّس ہاتھوں

کائنات کو اللہ پاک کی جتنی بھی برکتیں، رحمتیں اور مہربانیاں ملی ہیں وہ سب کی سب پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہے۔

ماہ ربیع الاول کو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک سے نسبت حاصل ہے جس کی وجہ سے اس ماہ کی عظمت و بزرگی دیگر مہینوں سے زیادہ ہے، بلکہ یہ مہینہ دیگر مہینوں کی بہار ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے لے کر وصالِ ظاہری تک ماہ ربیع الاول میں بہت سے اہم واقعات رونما ہوئے ان میں سے چند اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول بروز پیر مطابق 20 اپریل 571ء کو ہوئی۔

بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا ربیع الاول 3 ہجری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا۔⁽¹⁾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادے

سے مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔⁽⁶⁾

الانسان من بين الناس

1 غزوہ ”مُؤْتَفِئِر“ ربیع الاول سن 4 ہجری میں پیش آیا۔⁽⁷⁾

2 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربیع الاول یا ربیع الآخر 2 ہجری میں غزوہ بُواط کے لئے 200 مہاجرین صحابہ کا لشکر لے کر روانہ ہوئے مگر جنگ کی نوبت نہ آئی۔⁽⁸⁾

3 غزوہ عِثْطَفَان ربیع الاول 3 ہجری میں پیش آیا⁽⁹⁾ جس میں ایک موقع پر کافروں نے پہاڑ کی بلندی سے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکل اکیسے اور اپنے اصحاب سے دور بھی ہیں، دُغْثُور بن الحارث محارب ایک دَم بجلی کی طرح پہاڑ سے اتر کر تنگی شمشیر ہاتھ میں لئے ہوئے آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر تلوار بلند کر کے بولا کہ بتائیے اب کون ہے جو آپ کو مجھ سے بچالے؟ آپ نے جواب دیا: ”اللہ“ فوراً جبریل علیہ السلام زمین پر اتر پڑے اور دغثور کے سینے میں ایسا گھونسا مارا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً تلوار اٹھالی اور فرمایا کہ بول اب تجھ کو میری تلوار سے کون بچائے گا؟ دغثور کانپتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولا: ”کوئی نہیں۔“ ”حَسْبُكَ لِلْعَالَمِينَ“ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا قصور معاف کرتے ہوئے فرمایا: جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ۔ دُغْثُور اس اخلاقِ نبی سے بے حد متاثر ہوا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم میں آکر اسلام کی تبلیغ کرنے لگا۔⁽¹⁰⁾

4 غزوہ دُؤْمَةُ الْجَنْدَل ربیع الاول 5 ہجری میں پیش آیا۔⁽¹¹⁾ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتا چلا کہ مقام ”دُؤْمَةُ الْجَنْدَل“⁽¹²⁾ میں مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے ایک بہت بڑی فوج جمع ہو رہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مقابلہ کیلئے مدینہ سے نکلے، جب مشرکین کو یہ معلوم ہوا تو وہ لوگ اپنے مویشیوں کو چھوڑ کر بھاگ نکلے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان تمام جانوروں کو مالِ غنیمت بنالیا اور آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند دن وہاں قیام فرمایا۔⁽¹³⁾

5 جیش اُسامہ اور سرکار کا وصالِ ظاہری: 26 صفر 11 ہجری پیر کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دے کر اگلے دن حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بلا کر مزاجِ اقدس ناساز ہونے کے باوجود خود اپنے دستِ مبارک سے جھنڈا باندھا اور یہ نشانِ اسلام حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے کر ارشاد فرمایا: ”أَعِزُّ بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَاتِلْ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ“ یعنی اللہ کا نام لے کر راہِ خدا میں جہاد کرو اور جو اللہ کو نہ مانے اس کے ساتھ جنگ کرو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے 12 ربیع الاول 11 ہجری کو جنگ کے لئے کوچ کرنے کا اعلان فرمادیا۔ ابھی تیاری کر ہی رہے تھے کہ ان کی والدہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف سے خبر ملی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزع کی حالت میں ہیں۔ یہ ہوش رُبا خبر سن کر حضرت اُسامہ، حضرت عمر و اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم وغیرہ فوراً ہی مدینہ آئے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکرات کے عالم میں ہیں۔ اسی دن 12 ربیع الاول بروز پیر مطابق 12 جون 632 عیسوی کو 63 سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصالِ ظاہری ہو گیا اور حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے (یعنی گھر) میں تدفین ہوئی۔⁽¹⁴⁾

(1) شرح الزرقانی علی المواہب، 4/327 ماخوذاً (2) المختصر فی تاریخ الملوك والامم، 4/10 (3) مواہب لدنیہ، 1/145، سیرت سید الانبیاء، ص 231 (4) سیرۃ الطلیبیہ، 2/72، سیرت مصطفیٰ، ص 171 ماخوذاً (5) سیرت مصطفیٰ، ص 171 (6) سیرت مصطفیٰ، ص 171، 174 ماخوذاً (7) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/505 (8) سیرت سید الانبیاء، ص 147 (9) الہدایہ والنہایہ، 3/125 (10) سیرۃ الطلیبیہ، 2/290، عمدۃ القاری، 14/190 (11) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/539 (12) مدینہ اور شہر دمشق کے درمیان ایک قلعہ (13) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/539، 540 ماخوذاً (14) شرح الزرقانی علی المواہب، 4/147، 152، 155، سیرت مصطفیٰ، ص 536 ماخوذاً

800 سال پہلے محفل میلاد کا عظیم الشان انداز

مولانا اویس یامین عطاری مدنی (رحمہ اللہ)

میلاد منایا، چنانچہ امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ”حُسْنُ الْمُقَصَّدِ فِي عَمَلِ الْمَوْلِدِ“ میں تحریر فرماتے ہیں: محفل کی صورت میں میلاد منانے کا آغاز اربل کے بادشاہ ابوسعید مظفر نے کیا جس کا شمار عظیم المرتبت بادشاہوں اور فیاض

حکمرانوں میں ہوتا ہے۔^(۱) امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

”الْبِدَايَةُ وَالنِّهَايَةُ“ میں فرماتے ہیں: سلطان ابوسعید

مظفر ربیع الاول کے مبارک مہینے میں عظیم الشان

اجتماع کا انعقاد کر کے میلاد شریف مناتے تھے، شیخ

ابو الخطاب عمر بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد النبی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ”التَّوْبِيرُ فِي مَوْلِدِ

الْبَشِيرِ وَالتَّنْذِيرِ“ کے نام سے ایک کتاب لکھی،

بادشاہ ابوسعید مظفر نے شیخ کو اس تصنیف پر ایک

ہزار دینار بطور انعام دیئے۔ مزید فرماتے ہیں

کہ بادشاہ مظفر ہر سال محفل میلاد النبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم پر تین لاکھ دینار خرچ کیا کرتے

تھے اور مہمان خانے (کے مہمانوں) پر

ایک لاکھ دینار خرچ فرماتے

تھے۔^(۲) نامور مؤرخ

امام شمس الدین

پیارے اسلامی بھائیو! ربیع الاول کی 12 تاریخ کو مسلمان

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

یوم ولادت مختلف انداز سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ

مناتے ہیں، کوئی مکہ مکرمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ولادت گاہ کے پاس جا کر میلاد مناتا ہے تو کوئی روضہ رسول پر

حاضری دے کر یا گنبد خضرا کے سائے میں میلاد مناتا ہے،

کوئی مولود شریف (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے واقعات،

سیرت، معجزات و کمالات) پڑھ کر میلاد مناتا ہے تو کوئی نعت

رسول پڑھ کر خوشی کا اظہار کرتا ہے، کوئی گلی، محلوں اور گھروں

کو سجا کر میلاد مناتا ہے تو کوئی صدقہ و خیرات اور نیاز نذر

کر کے میلاد مناتا ہے۔ الغرض نیکی اور خوشی کا ہر وہ طریقہ جو

شریعت اسلامیہ میں منع نہیں ہے اس کے ذریعے میلاد کی

خوشی منائی جاسکتی ہے۔

آئیے! ساتویں صدی ہجری کے ایک عاشق رسول بادشاہ

کا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے کا نرا انداز پڑھ کر

اپنے دل کو عشق و محبت رسول سے سرشار کرتے ہیں:

سلطان اربل ابوسعید مظفر (سال وفات: 630ھ) متقی و

پرہیزگار، سخی، دلیر و حوصلہ مند، عقل مند، عالم اور عادل

ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت دین اور عشق رسول کی لازوال

نعمت سے لبریز اور اپنے دور کے صوفیاء و علما کی خدمت کرنے

والے بادشاہ تھے۔

آپ نے جبل قاسیون کے قریب ایک مسجد

”الجامع المظفری“ کے نام سے تعمیر فرمائی اور آپ ہی نے

سب سے پہلے اجتماعی طور پر محفل میلاد کا انعقاد فرما کر

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

✽ فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

احمد بن محمد المعروف ابن خَلَّان رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ اربل مظفر الدین کی سخاوت، صدقہ و خیرات اور اچھے کاموں کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان کی محفل میلاد کا بیان احاطہ سے باہر ہے، ہر سال محفل میلاد میں اربل کے قریبی شہروں مثلاً بغداد، موصل، سنجاور اور جزیرہ وغیرہ سے کثیر لوگ اس میں شرکت کرتے، جن میں فقہاء، صوفیہ، واعظین، قراء اور شعرا بھی شامل ہوتے اور ان کی آمد کا سلسلہ ماہ محرم سے ماہ ربیع الاول کے شروع تک جاری رہتا، 20 یا اس سے زیادہ لکڑی کے ٹبے بنائے جاتے ہر قبہ چار یا پانچ درجے پر مشتمل ہوتا، میلاد النبی کی رات قلعے میں کثیر شمعیں روشن کرواتے، میلاد النبی کی صبح صوفیاء، فقہاء، واعظین، قراء اور شعرا کو عمدہ لباس تحفے میں دیتے اور عوام و خواص، فقراء، غرباء، مساکین سب کے لئے کثیر مقدار میں بہترین مختلف اقسام کے کھانوں کا انتظام فرماتے تھے۔⁽³⁾ امام شمس الدین یوسف المعروف سبط ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر اربل بادشاہ مظفر کے دسترخوان پر حاضر ہونے والے ایک شخص کا بیان ہے کہ دسترخوان پر 5 ہزار بھنے ہوئے بکرے، 10 ہزار مرغیاں، 1 لاکھ دودھ سے بھرے مٹی کے برتن اور 30 ہزار حلوے کے تھال ہوتے تھے۔⁽⁴⁾

محفل میلاد میں بادشاہ اربل کے اخراجات کا اگر پاکستانی کرنسی کے مطابق حساب لگائیں تو یہ رقم کروڑوں بلکہ اربوں روپے تک جا پہنچتی ہے، پہلے کے دور میں ایک دینار کم و بیش چوتھائی تولہ سونے کے برابر ہوتا تھا، یوں 3 لاکھ دینار 75 ہزار تولہ سونے کے برابر ہوئے۔

قارئین کرام! شاہ اربل کا میلاد النبی منانے کا یہ واقعہ کثیر علما و محدثین عظام نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور اس کی

تعریف بھی کی ہے چنانچہ امام ابن کثیر، ابن خَلَّان، سبط ابن جوزی اور امام سیوطی کے ساتھ ساتھ امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی نے ”تاریخ الإسلام“ امام محمد بن یوسف الصالحی نے ”سبل الہدی والرشاد“ علامہ عبدالحی بن احمد المعروف ابن العباد الحنبلی نے ”شذرات الذهب فی اخبار من ذهب“ علامہ زرقانی نے ”شرح الرذقانی علی التواہب“ علامہ ابوذر احمد بن ابراہیم نے ”کنوز الذهب فی تاریخ حلب“ علامہ جمال الدین محمد بن سالم حموی شافعی نے ”مفہم الکروب فی اخبار بنی ایوب“ میں اس ایمان افروز واقعے کو ذکر کیا ہے۔ گیارہویں صدی ہجری کے عظیم محدث و شارح حدیث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ میلاد النبی پر لکھے ہوئے اپنے رسالے ”المؤید الروی فی المؤید النبوی“ میں مختلف ممالک سے عشاق اور شاہ اربل کی ضیافت کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: جب میں نے طاقت نہ پائی کہ لوگوں کی ظاہری دعوت و ضیافت کروں تو یہ اور اق لکھ دیئے (یعنی رسالہ المؤید الروی فی المؤید النبوی لکھ دیا) تاکہ یہ معنوی ضیافت ہو جائے اور زمانہ کے صفحات پر ہمیشہ رہے، سال کے کسی مہینے سے مختص نہ ہو۔⁽⁵⁾

اے عاشقان رسول! اسلاف کرام اور محدثین عظام کے مذکورہ انداز اور فرامین کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ راہ خدا میں خرچ کے دیگر ذرائع اپنانے کے ساتھ ساتھ اپنی حیثیت کے مطابق میلاد النبی کے موقع پر محفل میلاد کا بھی اہتمام کریں اور اس کی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں۔

مدائح الحبیب مولانا جمیل الرحمن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے نعتیہ دیوان ”قبائلہ بخشش“ میں فرماتے ہیں:

بے ادب دشمن دین محفل میلاد ہے یہ
ان کے عشاق ہی کچھ اس کا مزہ جانتے ہیں⁽⁶⁾

(1) حسن المقصد فی عمل المومنین، ص 41 (2) البدایہ والنہایہ، 9/18 ملخصاً (3) وفیات الاعیان، 3/536، 537، 538 ملخصاً (4) مرآة الزمان، 22/324 ملخصاً، خلاصہ الاثر، 3/233 (5) مجموعہ رسائل ملا علی قاری، امور الدرر فی المومنین، 5/389 (6) قبائلہ بخشش، ص 204۔

حسن معاشرت کے نبوی اصول

اصول ملتے ہیں۔ پہلے تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حُسن معاشرت کہتے کسے ہیں؟ حُسن معاشرت سے مراد یہ ہے کہ انسان جس سے ملے اور جس سے میل جول رکھے ان سے اچھے اخلاق اور کردار سے پیش آئے جیسے ماں باپ، رشتے دار، دوست احباب، اہل محلہ و مجلس، گاہک و دکاندار، میزبان و مہمان، ہم سفر و ہم وطن۔ غرضیکہ ان میں سے ہر ایک سے ویسا ہی معاملہ کرے جیسا کہ وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

حُسن معاشرت صرف انسان ہی نہیں بلکہ روئے زمین کے ہر ذی روح کو مطلوب ہے۔ حُسن معاشرت کے بغیر بے سکونی، اضطراب، مسلسل تنزلی اور اپنے کریم خالق کی رضا سے دوری بڑھتی جاتی ہے۔

آئیے! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے حُسن معاشرت کے اصول جانتے ہیں۔ حُسن معاشرت کے نبوی اصولوں کو مفصل اور تفصیلاً حالات کے پس منظر کے ساتھ بیان کیا جائے تو ایک ایک اصول پوری پوری کتاب بنتی ہے، البتہ یہاں پر ایسی 18 احادیث کو مع ترجمہ ذکر کیا جائے گا

اکیلا فرد اپنی ذات تک ہی محدود رہتا ہے لیکن جیسے ہی وہ تنہا فرد دوسرے افراد سے ملتا ہے، کسی جگہ کو اپنا مسکن بناتا ہے، دوسروں سے لین دین، میل جول شروع کرتا ہے تو معاشرے کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ سادہ لفظوں میں یوں کہیں کہ معاشرہ افراد ہی سے مل کر بنتا ہے اور کسی بھی معاشرے کی اچھائی و بُرائی اور ترقی و تنزلی افراد کی تعلیم و تربیت اور ان کے اُشوہ و کردار سے ڈائریکٹ وابستہ ہوتی ہے۔

دین اسلام اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات ہر موڑ پر فرد کی تربیت اور معاشرے کے حُسن کے اہتمام پر زور دیتی ہیں۔ اللہ رب العزت نے جو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار اور لیل و نہار کے بارے میں ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ فرمایا ہے انتہائی گہرائی اور وسعت پر مشتمل کلام ہے۔ یوں کہہ لیں کہ ساری کائنات کے لئے حُسن معاشرت کی تعلیم و تربیت کا منبع و ماخذ کیا ہے؟ ایک ہی فرمان میں واضح کر دیا ہے۔ جی ہاں! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تعلیمات اور آپ کے کردار سے حُسن معاشرت کے عظیم

مودانا ابوالنور اشعلی عطار مدنی

جو حسن معاشرت کے اصولوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اصول 01: صرف اللہ کی رضا چاہو!

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَىٰ يَعْنِي أَعْمَالُ
کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے صرف وہی ہے
جس کی اس نے نیت کی۔⁽¹⁾

اصول 02: اچھی بات کرو یا خاموش رہو!

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ
یعنی جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے
چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔⁽²⁾

اصول 03: صبر کا دامن تھامے رکھو!

إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَىٰ يَعْنِي صَبْرٌ وَهِيَ هِيَ جَوَابُ بَدَأَ
صدمہ میں ہو۔⁽³⁾

اصول 04: نعمت ملے تو شکر کرو، مصیبت پہنچے تو صبر کرو!

عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ
لَّا يُؤْمِنُ مِنْ إِنْ أَصَابَتْهُ مَرَأَةٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ
مَرَأَةٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ يَعْنِي مُؤْمِنٌ كَمَا مَعَالِمُهُ بَرٌّ عَجِيبٌ هُوَ
اس کا ہر معاملہ اس کے لئے خیر والا ہے اور یہ اعزاز صرف
مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ کہ اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو
وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ شکر ادا کرنا اس کے لئے
نہایت مفید ہے اور اگر اسے کوئی مصیبت یا پریشانی لاحق ہوتی
ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لئے خیر ہے۔⁽⁴⁾

اصول 05: غصے پر قابو پاؤ، اصل بہادری یہی ہے

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ
عِنْدَ الْغَضَبِ يَعْنِي طَاقُورٌ وَهُوَ نَهْشٌ جَوْجَحَاؤُ دَعِ حَقِيقِي طَاقُورٌ وَهُوَ
ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔⁽⁵⁾

اصول 06: مشکوک چیزوں اور باتوں سے دور رہو!

دَعُ مَا يَرِيكَ إِلَىٰ مَا لَا يَرِيكَ فَإِنَّ الصَّدَقَ صُنَائِيَةً وَإِنَّ
الْكَذِبَ رِيَّةٌ يَعْنِي جَوْجَحَاؤُ تَهْمِشُ شَكٌّ فِي دَالِ اسے چھوڑ دو
اور اسے اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے، بے شک سچائی اطمینان

قلبی کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب میں ڈالتا ہے۔⁽⁶⁾

اصول 07: صدقہ و خیرات، صحت و سلامتی میں کر لو!

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَتَى الصَّدَقَةَ أَكْثَرَ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ
تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ ابْنِي وَلَا تَنْهَلُ حَتَّى إِذَا بَدَعْتَ الْحَقَّوْمَ
قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ يَعْنِي أَيْك شخص
نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض کی:
یا رسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا اس حال میں صدقہ
کرنا (زیادہ اجر کا باعث ہے) کہ تو تندرست ہو، مال کی ضرورت
ہو، فقر کا ڈر ہو اور مالدار بننے کا خواہش مند بھی ہو۔ اور صدقے
میں اتنی تاخیر نہ کرو کہ جان گلے کو آئے تبھی کہو کہ میرے
مال کا اتنا حصہ اس شخص کو دے دو اور اتنا مال اس کو دے دو
حالانکہ وہ تو اب (گویا) دوسروں کا ہو ہی چکا ہے۔⁽⁷⁾

اصول 08: فضول اور بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دو!

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ يَعْنِي بِنْدَةِ كِ
اسلام کی خوبی ہے کہ جس چیز سے تعلق نہیں اسے چھوڑ دے۔⁽⁸⁾

اصول 09: صحت و فراغت کو فضول نہ گنواؤ!

نِعْمَتَانِ مَغْبُوتَانِ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ابْصَحَةُ وَانْفَرَاغُ
یعنی دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ دھوکے میں ہیں:
صحت اور فراغت۔⁽⁹⁾

اصول 10: صحت میں کمال، عذر میں کام آئے گا۔

إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَاقَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ
مُقِيمًا صَحِيحًا يَعْنِي جَبْ بِنْدَهُ بِنْدَهُ هُوَ تَابِعٌ يَاسْفَرُ فِي حَالَتِهِ
ہوتا ہے (اور اپنے معمول کی نیکیاں نہ کر پائے) تب بھی اس کے
لئے وہ عمل لکھ دیے جاتے ہیں جو وہ اپنے گھر میں حالت صحت
میں کیا کرتا تھا۔⁽¹⁰⁾

اصول 11: کسی اچھائی کو چھوٹا نہ سمجھو!

كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ يَعْنِي ہر نیکی صدقہ ہے۔⁽¹¹⁾

لَا تَخْفِزُ مِنَ الْمُعْزُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تَلَعَى أَخَاكَ بِوَجْهِهِ
طَلَّقَ يَعْنِي نِيکی کے کسی بھی کام کو معمولی نہ جانو، خواہ اپنے
(مسلمان) بھائی سے ہتے مسکراتے مانا ہی ہو۔⁽¹²⁾

اصول 12: اختلافات سے بچنا ہے تو سنت کو تھام لو!
فَبَائِةٍ مِّنْ يَّعِيشُ مِنْكُمْ يَخْتَلَفُ كَثِيرًا وَإِنَّا كُنَّا وَمُخَدَّثَاتِ
الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي
وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ عَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ
یعنی تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت سے
اختلافات دیکھے گا، خبردار! دین میں نئی نئی بدعات ایجاد کرنے
سے بچنا، کیونکہ یہ گمراہی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی یہ زمانہ
پالے تو اسے چاہئے کہ میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے
راشدین کے طریقے کو لازم پکڑے۔ ان کو داڑھوں سے
مضبوط پکڑے۔⁽¹³⁾

اصول 13: آپس میں ایک جسم کی مانند رہو!
مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاضُفِهِمْ مَثَلُ
الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ
وَالْحُمَّى یعنی مؤمنوں کی مثال ایک دوسرے کے ساتھ محبت،
رحم اور شفقت و نرمی کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، جب
اس کا ایک عضو درد کرتا ہے تو باقی سارا جسم بھی اس کی وجہ سے
بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔⁽¹⁴⁾

اصول 14: رحم کرو گے تو رحم ہو گا!
مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ یعنی جو لوگوں پر
رحم نہیں کرتا اللہ پاک بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔⁽¹⁵⁾
اصول 15: دوسروں کے حقوق و منصب کا خیال کرو!
لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبْغِ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا یعنی ایک دوسرے
سے حسد نہ کرو، نہ خرید و فروخت میں (دھوکا دینے کے لئے) بولی
بڑھاؤ، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ ایک دوسرے سے
بے رخی برتو اور نہ تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر

سودا کرے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔⁽¹⁶⁾

اصول 16: مسلمان بھائی پر نہ ظلم کرو نہ اسے رسوا کرو!
الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ یعنی
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اسے (مدد
کے وقت بے یار و مددگار چھوڑ کر) رسوا کرے اور نہ اسے حقیر
جانے۔⁽¹⁷⁾

اصول 17: ظالم کو روکو! مظلوم کا ساتھ دو!
أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ
قَالَ تَحْجِرُهُ أَوْ تَنْعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ یعنی ”اپنے
بھائی کی مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔“ ایک صحابی نے
عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر وہ مظلوم ہو تب تو اس کی
مدد کروں لیکن جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کروں؟ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو ظلم سے روکو یہی اس
کی مدد ہے۔⁽¹⁸⁾

اصول 18: غلطی ہو جائے تو اچھائی بھی کرو!
رَبِّقْ لِنَبِيٍّ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَنْحُهَا
وَحَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ یعنی تم جہاں بھی ہو اللہ پاک سے
ڈرو اور گناہ کے بعد نیکی کرو، وہ اس گناہ کو ختم کر دے گی۔ نیز
لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔⁽¹⁹⁾

(1) بخاری، 1/5، حدیث: 1 (2) بخاری، 4/105، حدیث: 6018 (3) بخاری،
1/433، حدیث: 1283 (4) مسلم، ص 1222، حدیث: 7500 (5) بخاری،
4/130، حدیث: 6114 (6) ترمذی، 4/232، حدیث: 2526 (7) بخاری،
1/479، حدیث: 1419 (8) ترمذی، 4/142، حدیث: 2324 (9) بخاری،
4/222، حدیث: 6412 (10) بخاری، 2/308، حدیث: 2996 (11) بخاری،
4/105، حدیث: 6021 (12) مسلم، ص 1084، حدیث: 6690 (13) ترمذی،
4/308، حدیث: 2685 (14) مسلم، ص 1071، حدیث: 6586 (15) مسلم،
ص 975، حدیث: 6030 (16) مسلم، ص 1064، حدیث: 6541 (17) مسلم،
ص 1064، حدیث: 6541 (18) بخاری، 4/389، حدیث: 6952 (19) ترمذی،
3/397، حدیث: 1994۔

ظاہری حیاتِ مبارکہ کے آخری ایام

مولانا اعجاز نواز عطاری مدنی

ہو جائے گا۔⁽³⁾

مرضِ وفات کی ابتدا، مقام اور کل دورانیہ بیماری کی ابتدا اور کل ایام میں شدید اختلاف ہے، ماہِ صفر کے آخری بدھ کے دن جو اس مہینے کا تیسواں دن تھا طبیعتِ علیل ہوئی، معتمد قول کے مطابق بیماری کا آغاز اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ہوا، اکثر علما کا اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری کا دورانیہ 13 دن تھا۔⁽⁴⁾

نماز اور غلاموں سے حسنِ سلوک کی تلقین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وصالِ ظاہری کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عمومی وصیت فرمائی وہ نماز کی ادائیگی اور غلاموں کے (ساتھ حسنِ سلوک سے) متعلق تھی۔⁽⁵⁾

حضور نے خود غلاموں کو آزاد فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرضِ وصال میں خود 40 غلاموں کو آزاد فرمایا۔⁽⁶⁾

دینار و درہم راہِ خدا میں خرچ کر دیئے گھر میں سات دینار رکھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ ”ان دیناروں کو لاؤ تاکہ میں انہیں راہِ خدا میں

اللہ پاک نے مختلف انبیائے کرام کو دنیا میں لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا اور آخر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا، جب دینِ اسلام مکمل ہو چکا اور دنیا میں آپ کی تشریف آوری کا مقصد پورا ہو چکا تو وعدہ الہیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے (یعنی وصالِ ظاہری) کا وقت آگیا۔

وصالِ ظاہری سے متعلق 3 غیبی خبریں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصالِ ظاہری سے متعلق پہلے ہی غیبی خبر دے دی تھی: ① حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: ”اس سال کے بعد میں تم سے ملاقات نہ کر سکوں گا۔“⁽¹⁾

② 11 ہجری ماہِ صفر کے آخر میں جنت البقیع تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: ”مجھے دنیا کے خزانے عطا کئے گئے اور اس دنیا میں ہمیشہ رہنا اور جنت عطا کی گئی، پھر مجھے ان میں اور اپنے رب سے ملاقات اور جنت کا اختیار دیا گیا تو میں نے اللہ پاک کی ملاقات اور جنت کو اختیار کر لیا۔“⁽²⁾

③ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کو خود اپنے وصال کی خبر دی کہ اسی مرض میں میرا وصالِ ظاہری

خرچ کروں۔“ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعے اُن دیناروں کو تقسیم کر دیا، چھ سات درہم باقی تھے وہ بھی خرچ کر دیے اور گھر میں ذرہ بھر بھی سونایا چاندی نہ چھوڑا۔⁽⁷⁾

چراغ میں تیل تک نہ تھا پیر کی شام چراغ میں تیل نہ ہونے کے سبب بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کسی آنصاری خاتون کو چراغ کے لئے تیل لینے کیلئے بھیجا۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سبحان اللہ ابھی ابھی دینار صدقہ کئے اور گھر میں چراغ کے لئے تیل تک نہیں، اس میں اتباع کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے کہ گھر میں کچھ نہیں رکھتے، جو مال ہوتا ہے وہ بھی خرچ کر دیتے ہیں، جو خدا اور رسول سے محبت کرنے والوں کو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔⁽⁸⁾

خاتونِ جنت سے سرگوشی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرضِ وفات میں بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور اُن کے کان میں کچھ فرمایا تو وہ رونے لگیں، پھر بلایا اور دوبارہ کچھ فرمایا تو وہ ہنسنے لگیں، جب پوچھا گیا تو کہا کہ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ اُن کا وصال اسی بیماری میں ہو جائے گا تو میں رو پڑی، پھر مجھے خبر دی کہ میں سب سے پہلے (وفات پا کر) اُن سے ملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔⁽⁹⁾

حضرت عائشہ کے حجرے میں قیام مرض کے ایام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر ازواجِ مطہرات سے بقیہ ایام و علاجِ معالجہ کے لئے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں گزارنے کی اجازت طلب فرمائی، تمام اُمہاتِ المؤمنین نے اجازت دے دی، 5 ربیع الاول کو آپ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف لائے جو اُن کی باری کا دن تھا، وصال مبارک تک وہیں 8 دن قیام فرمایا۔⁽¹⁰⁾

صدیق اکبر کا تقریرِ بحیثیتِ امام جب تک جسمانی طاقت رہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجدِ نبوی میں نمازیں پڑھاتے رہے، جب کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی تو آپ نے تین بار ارشاد فرمایا: ”ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جمعرات کی عشا سے پیر کی نماز فجر

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

تک 17 نمازیں پڑھائیں۔⁽¹¹⁾

خطبہ نبوی اور اُس کے نکات 8 ربیع الاول بروز جمعرات مرضِ وصال میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر کی جانب تشریف لائے، مرض کے باعث بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا جس کے بعض نکات یہ ہیں: * اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اِن کے ساتھ مجھے اسلامی محبت ہے * ”اللہ نے ایک بندے کو دنیا میں ہمیشہ رہنے، پھر جنت اور اپنی ملاقات کا اختیار دیا تو اُس بندے نے اللہ کی ملاقات کو پسند کر لیا۔“ اس فرمان کو فقط صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سمجھا * ابو بکر کے سوا سب لوگوں کی مسجد میں کھلنے والی کھڑکیوں کو بند کر دو * لوگوں میں سے صحبت اور مال کے بارے میں مجھ پر سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں * آنصار کے بارے میں تمہیں نیکی کی وصیت کرتا ہوں، اِن میں سے نیکو کار کو قبول کرو اور زیادتی کرنے والے سے درگزر کرو۔⁽¹²⁾

نمازِ جنازہ کے بارے میں وصیت بیماری کے ایام میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو جنازہ وغیرہ سے متعلق یوں وصیت فرمائی: ”جب میرا انتقال ہو جائے، مجھے غسل دینا، کفن پہنانا، اسی گھر میں میری قبر کے کنارہ پر اسی چار پائی پر مجھے لٹا دینا اور کچھ وقت کے لئے حجرہ سے باہر نکل جانا کیونکہ سب سے پہلے میری نمازِ جنازہ جبریل امین، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے لشکروں سمیت پڑھیں گے، اِس کے بعد میرے اہل بیت سے مرد، پھر عورتیں، پھر گروہ درگروہ داخل ہو کر نمازِ جنازہ ادا کرو۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہر ایک نے الگ الگ نماز ادا کی، کسی نے اِمامت نہ کرائی۔⁽¹³⁾

سات کنوؤں کے پانی سے غسل علالت کے دنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سات کنوؤں سے پانی کی سات مشکیں لاؤ اور اُن کے منہ نہ کھولے جائیں۔“ صحابہ کرام نے وہ پانی پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس میں سے کچھ پانی کے ساتھ غسل فرمایا۔⁽¹⁴⁾

کہ (تاریخ وفات) حقیقتہً بحسب روایت (چاند کے حساب سے) مکہ معظمہ ربیع الاول شریف کی تیرہویں تھی، مدینہ طیبہ میں روایت نہ ہوئی (چاند نظر نہ آیا) لہذا اُن کے حساب سے بارہویں ٹھہری۔ وہی روایات نے اپنے حساب سے روایت کی اور مشہور و مقبول جمہور ہوئی۔“ (20)

انہی کو بھی اجل آتی ہے مگر ایسی کہ فقط آتی ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے

(1) تاریخ طبری، 3/150 (2) مسند امام احمد، 5/416، حدیث: 15997
(3) بخاری، 3/153، حدیث: 4433 (4) سیرت سید الانبیاء، ص 596
(5) مسند امام احمد، 4/235، حدیث: 12170 (6) مدارج النبوة، 2/418 (7) مدارج النبوة، 2/424 (8) مدارج النبوة، 2/425 (9) بخاری، 3/153، حدیث: 4433
(10) سیرت سید الانبیاء، ص 597 (11) سیرت سید الانبیاء، ص 600
(12) سیرت مصطفیٰ، ص 542، مدارج النبوة، 2/421 (13) سیرت سید الانبیاء، ص 5714
(14) بخاری، 4/25، حدیث: 5714 (15) مدارج النبوة، 2/426، سیرت سید الانبیاء، ص 602
(16) ترمذی، 5/299، حدیث: 3507 (17) مدارج النبوة، 2/428، سیرت سید الانبیاء، ص 603 (18) بذل القوۃ، ص 736 (19) بخاری، 2/591، حدیث: 3903 (20) فتاویٰ رضویہ، 26/417

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2022ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے:

① بنت عبد الجبار (لاڑکانہ) ② بنت عبد العزوف، (کراچی)
③ محمد حسنین (راولپنڈی)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ درست جوابات: ① زمین نے گھوڑے کو پکڑ لیا، ص 58
② تونشان عزمِ عالی شان، ارضِ پاکستان! ص 54 ③ شانِ صحابہ، ص 53
④ بچوں کے لئے موبائل اور سوشل میڈیا کا استعمال، ص 56
⑤ واٹر کولر پر حملہ، ص 59۔ درست جوابات بھیجئے والوں میں سے منتخب نام: ① بنت محمد سلمان (کراچی) ② بنت محمد اختر (سرگودھا) ③ مبشر حسین (فیصل آباد) ④ محمد صائم رضا (ملتان)
⑤ بنتِ رضوان (ادکانہ) ⑥ محمد ایاز (شیخوپورہ) ⑦ بنت محمد آصف (ساہیوال) ⑧ شرجیل (ڈگری) ⑨ عبد اللہ (بستی ملوک) ⑩ بنت وسیم عطارہ (ایبٹ آباد) ⑪ عثمان عظیم (پتوکی) ⑫ بنت ضمیر (راولپنڈی)۔

مسواک کا استعمال اِن ہی دنوں میں حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو اُن کے ہاتھ میں سبز مسواک تھی، حضور نے رغبت فرمائی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُسے نرم کر کے پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے عادتِ کریمہ سے ہٹ کر زیادہ استعمال فرمایا۔ (15)

آخری دعائے نبوی بیماری کے ایام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام یہ دعا مبارکہ تھی: ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْحَمِي بِالْحَقِيقَةِ الْأَعْدَى“ یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور رفیقِ اعلیٰ (یعنی رب تعالیٰ) سے مجھے ملادے۔“ (16)

ملک الموت کا حاضر خدمت ہونا وصالِ ظاہری سے تین روز قبل حضرت ملک الموت علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور رُوح قبض کرنے کی اجازت طلب کی، آپ نے اجازت مرحمت فرمائی، تین دن بعد دوبارہ حاضر ہوئے اور رُوح مبارک قبض کر لی، ملک الموت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل کسی سے رُوح قبض کرنے کی اجازت نہیں مانگی یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ (17)

حضور کا وصالِ ظاہری ہو گیا اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سینے پر سہارا دیا ہوا تھا، آپ کا وصال میری گود میں ہوا، اُس روز میری باری تھی اور میرے حجرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوح جسدِ اطہر سے پرواز کر گئی۔“ (18) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

تاریخ وصال، سن، دن، وقت، ٹوٹل عمر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصالِ ظاہری پیر کے دن 12 ربیع الاول کو 63 سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بعثتِ نبوی کے بعد) 13 سال مکہ مکرمہ میں (اور 10 سال مدینہ منورہ میں) قیام فرمایا اور 63 سال کی عُمر میں وصالِ ظاہری فرمایا۔ (19) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور تحقیق یہ ہے

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

جنات کا عشق رسول

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی

واضح پتا دیتے ہیں، کبھی یوں ہوا کہ بارگاہ رسالت میں یہ جنات اپنے معاملات کا فیصلہ کروانے حاضر ہوئے تو ان کا فیصلہ فرمایا۔⁽²⁾ کبھی یوں ہوا کہ حاضر ہوئے تو واپسی کے سفر کیلئے خوراک کی فریاد کی تو ان کی فریاد رسی فرمائی۔⁽³⁾ کبھی یوں ہوا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھ پر توبہ کرنے اور کئی انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صحبتیں پانے والا ابلیس کا پڑپوتا ہامہ حاضر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سلام بارگاہ رسالت میں پیش کرنے کے بعد قرآن سیکھنے کا خواستگار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے چند سورتیں سکھانے کے بعد آئندہ بھی اسے اپنی ملاقات کیلئے آتے رہنے کی تاکید فرمائی۔⁽⁴⁾ کبھی یوں ہوا کہ ہجرت کے موقع پر شان مصطفیٰ اور شان صدیقی میں قصیدہ گوئی کرتے ہوئے مقام ہجرت کی نشاندہی کی اور یوں حضور کے نشان منزل سے بے خبر عاشقان مصطفیٰ کی تسلی کا سامان کیا۔⁽⁵⁾ کبھی ولادت مصطفیٰ کی خوشی میں میلاد کے چرچے کے تو کبھی گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچا کر نرالے انداز میں اسلام اور بانی اسلام خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا پرچار کیا، آئیے جنات کے عشق مصطفیٰ کے تعلق سے ایمان کو جلا دینے والے دو واقعات ملاحظہ کیجئے:

اللہ پاک نے اپنے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت والفت کی دولت سے انسانوں کے علاوہ جمادات، نباتات، حیوانات حتیٰ کہ جنات کو بھی حصہ عطا فرمایا، مکلف ہونے کی وجہ سے انسانوں کی طرح بے شمار جنات بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاکر تبلیغ اسلام کی خدمت میں مصروف رہے جیسا کہ 26 ویں پارے کی سورہ احقاف کی آیت 29 تا 32 اور سورہ جن کی پہلی اور دوسری آیت نیز ان کی تفسیر میں یہ مضمون موجود ہے کہ جنوں کی جماعت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر توجہ کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت سنی، اسلام قبول کیا اور پھر اپنی قوم میں واپس جا کر تلاوت قرآن سننے اور اپنے ایمان لانے کا ذکر کیا اور انہیں بھی قبول اسلام کی دعوت دی۔ یاد رہے کہ جنات کی مختلف جماعتیں وقتاً فوقتاً بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں، قرآن بھی سنا اور اسلام بھی قبول کیا جیسا کہ ایسے ہی ایک واقعے کے بارے میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جنات کا یہ واقعہ دوسرا ہے اور قرآن مجید (کی سورہ جن) میں جو واقعہ مذکور ہے وہ واقعہ دوسرا۔⁽¹⁾ قبول اسلام کے علاوہ جنات کے ایسے بھی واقعات ہیں جو ان کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و عقیدت، قلبی وابستگی کا

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریف ہوئی تو جبل ابوقبیس اور جحون کے پہاڑوں پر چڑھ کر جنات نے ندا کی۔ جحون پہاڑ کے جن نے یہ ندا کی: ”میں قسم کھاتا ہوں کہ نہ تو کسی انسانی عورت نے ایسی شان پائی جیسی آمنہ زہریہ کو ملی اور نہ ہی کسی عورت نے ایسی شان و شوکت اور قابلِ فخر صفات والا بچہ جنّا جو آمنہ کے ہاں پیدا ہوا، یہ حضرت احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمام قبائل میں سب سے افضل ہیں، والدہ اور ان کے صاحبزادے دونوں ہی قابلِ عزت و واجب الاحترام ہیں۔ اور جبل ابوقبیس پر موجود جن نے یوں ندا کی: اے بطحاء (یعنی مکہ مکرمہ) کے مکینو! حقیقت ماننے میں غلطی مت کرنا اور روشن عقل سے اس حقیقت کو واضح کر لینا کہ قبیلہ بنو زہرہ جو زمانوں سے تمہاری ہی نسل سے تھے اور آج بھی تمہارے سامنے ہیں، اس نسل کے گزرے ہوئے اور موجود تمام لوگوں میں سے یا غیروں میں سے ہی سہی لیکن کوئی ایک خاتون تو ایسی دکھا دو جس نے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جیسا پاکباز جنّا ہو۔“ (6)

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی الاعلان دعوت اسلام پر رؤسائے کفار بپھر گئے اور آپ کو جادوگر اور جھوٹا مشہور کرنے کا منصوبہ بنالیا البتہ جب اپنے ساتھی ولید سے رائے لی تو اس نے اظہارِ رائے کے لئے تین دن کی مہلت مانگی اور گھر چلا آیا، اس کے گھر سونے چاندی کے دو بُت تھے، جنہیں اس نے جواہرات و قیمتی لباس پہنا کر کرسیوں پر بٹھا رکھا تھا، اس نے مسلسل تین دن ان کی خوب عبادت کرنے کے بعد نہایت ہی گڑگڑا کر اپنے بُت سے کہا: میری بے لوث عبادت کا واسطہ مجھے بتاؤ کہ محمد سچے ہیں یا نہیں؟ اسی وقت ایک شیطانی جنّ ایک بت کے اندر گیا، بت حرکت میں آیا اور بولا: محمد نبی نہیں ہرگز ان کی تصدیق مت کرنا۔ ولید خوش ہو گیا اور اس نے دوسرے کافروں کو بھی بلا کر بُت کی بکواس سنائی، پھر ان بد بختوں نے بڑے مجمع کا اہتمام کر کے سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بلوایا، اپنے بُت کو مختلف رنگوں کا لباس پہنایا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے، کفار نے بُت کو

ماہنامہ

سجدہ کیا پھر ولید نے بُت سے کہا میرے معبود! تو محمد کے بارے میں اظہارِ خیال کر! بُت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازیبا باتیں کیں، آپ وہاں سے اُٹھ کر تشریف لے گئے، راستے میں سبز لباس میں ملبوس ایک سوار ملا اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی جس سے خون ٹپک رہا تھا، سوار گھوڑے سے اُترا اور نہایت ادب سے سلام کیا اور بتایا: میرا نام مہین بن عبہر ہے، کوہ طور پر میرا گھر ہے میں نے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں اسلام قبول کیا تھا، میں سفر میں تھا، وطن واپسی ہوئی تو گھر پہنچنے پر زوجہ نے روتے ہوئے بتایا کہ ”مسفر“ نامی جن نے آپ کی گستاخی کی ہے، میں اسی وقت اس کے تعاقب میں نکلا، صفا و عروہ کے درمیان وہ مجھے مل ہی گیا، میں نے وہیں اس کا سر اُتار دیا، یہ رہا اس کا سر اور وہ خود کتے کی صورت میں وہاں مَرا پڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی باتیں سن کر خوش ہوئے نیز جب اگلے دن کفار پھر مجمع میں اسی ہبل نامی بُت کو زیورات و ملبوسات سے سجا کر اور اسے سجدہ کر کے بولے کہ محمد کو برا بھلا کہہ تو مہین نامی بیبی جن حضور کی اجازت سے اس بت میں جا کر بولا ”اے الٰہی مکہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں، ان کی باتیں اور دین سچا ہے، یہ تمہیں باطل کی جگہ دین حق اپنانے کی دعوت دیتے ہیں، جبکہ تم اور تمہارے بُت باطل و جھوٹے ہو، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہو، اگر تم محمد عربی پر ایمان لا کر ان کی تصدیق نہ کرو تو روز قیامت دوزخ تمہارا دائمی ٹھکانا ہوگا لہذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آؤ جو اللہ کے رسول اور خلقِ خدا میں سب سے افضل ہیں“ اپنے ہی بُت سے یہ باتیں سن کر ایک طرف تو کفار آگ بگولہ ہو گئے بلکہ ابو جہل نے اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور پھر اسے نذرِ آتش کر دیا جبکہ دوسری طرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت خوش ہوئے اور آپ نے اس جن کا نام عبد اللہ رکھ دیا۔ (7)

(1) مرآۃ المناجیح، 8/259 (2) الجامع لاحکام القرآن، الاحقاف، تحت الآیہ: 29، 162، 8/153 ماخوذاً (3) تہم الکبیر، 10/65، 66، حدیث: 9966، 9968 ماخوذاً (4) دلائل النبوة للبیہقی، 5/418 تا 420، خلاصۃ، اللآلی المصنوعہ، 1/160، 162 خلاصۃ (5) لفظ المرجان فی احکام الجنان، ص 178 ماخوذاً (6) لفظ المرجان فی احکام الجنان، ص 176 (7) جامع المعجزات، ص 6۔

احکام تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطار مدنی



1 ملازم کا دورانِ ڈیوٹی کام میں سستی کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری فیکٹری میں ملازمین کو نماز عصر و مغرب کے لئے پندرہ پندرہ منٹ کا وقفہ دیا جاتا ہے لیکن بعض ملازمین پندرہ منٹ کے بجائے پینتالیس منٹ لگا کر آتے ہیں۔ یہ ارشاد فرمائیں کہ 1 نماز میں فیکٹری کے دیئے ہوئے وقت سے زیادہ وقت لگا کر آنا شرعاً جائز ہے؟ 2 جو لوگ فیکٹری کے وقت میں اپنے کام کے فرائض صحیح انجام نہیں دیتے ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَحَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدْ اَيُّهَا الْحَقُّ وَالصَّوَابُ

جواب: ڈیوٹی کے اوقات میں ملازم کے لئے مکمل طور پر تسلیم نفس یعنی کام کے لئے حاضر رہنا اور دیئے گئے کام کو مکمل کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ دورانِ ڈیوٹی سیٹھ کی اجازت کے بغیر نوافل پڑھنے کی بھی شرعاً اجازت نہیں۔

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”اجیر خاص اس مدت مقررہ میں اپنا ذاتی کام بھی نہیں کر سکتا اور اوقات نماز میں فرض اور سنت مؤکدہ پڑھ سکتا ہے نفل نماز پڑھنا اس کے لئے اوقات اجارہ میں جائز نہیں۔“ (بہار شریعت، 2/161)

لہذا جو لوگ نماز میں پونہ پونہ گھنٹہ لگا کر آتے ہیں ان پر لازم ہے کہ اپنے اس غیر شرعی فعل سے توبہ کریں اور سیٹھ کی اجازت کے بغیر عرف سے ہٹ کر جتنا وقت غائب رہے اتنے وقت کا حساب لگا کر اپنی تنخواہ یا اجرت میں سے اس کے پیسے کٹوائیں، پوری اجرت لینا ان کے لئے جائز نہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ تسلیم نفس نہ پائے جانے کی مختلف صورتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اگر تسلیم نفس میں کمی کرے مثلاً بلا رخصت چلا گیا، یا رخصت سے زیادہ دن لگائے، یا مدرسہ کا وقت چھ گھنٹہ تھا، اس نے پانچ گھنٹے دیئے، یا حاضر تو آیا لیکن وقت مقرر خدمت مفوضہ کے سوا اور کسی اپنے ذاتی کام اگرچہ نماز نفل یا دوسرے شخص کے کاموں میں صرف کیا کہ اس سے بھی تسلیم منقص (متاثر) ہو گئی، یونہی اگر آتا اور خالی باتیں کرتا چلا جاتا ہے طلبہ حاضر ہیں اور پڑھاتا نہیں کہ اگرچہ اجرت کام کی نہیں تسلیم نفس کی ہے، مگر یہ منع نفس ہے، نہ کہ تسلیم، بہر حال جس قدر تسلیم نفس میں کمی کی ہے اتنی تنخواہ وضع ہوگی۔“

(فتاویٰ رضویہ، 19/506)

2 جو ملازمین ڈیوٹی کے دوران پورا وقت کام نہیں کرتے یا کام تو کرتے ہیں لیکن عرف سے ہٹ کر کم رفتار میں کرتے ہیں اور جتنا کام کرنا چاہیے اتنا نہیں کرتے یہ لوگ شرعاً قابل گرفت ہیں۔ ان کے لئے حکم ہے کہ سستی و غفلت کی وجہ سے کام میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس کی اجرت لینے کے بھی حقدار نہیں۔ اگر لے لی ہے تو مالک کو واپس کریں یا اس سے معاف کروائیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”کام کی تین حالتیں ہیں: سست، معتدل، نہایت تیز۔ اگر مزدوری میں سستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے اور اس پر پوری مزدوری یعنی حرام۔ اتنے کام کے لائق جتنی اجرت ہے لے، اس سے جو کچھ زیادہ ملا متاجر کو واپس دے، وہ نہ رہا ہو اس کے وارثوں کو دے، ان کا بھی پتہ نہ چلے مسلمان

الشريك۔ افادۃ الاتقانی: ای: لان الشريك يستفد به بلا مہایاة فی المدۃ کلھا بحکم العقد وبالملك بخلاف غیرہ“ یعنی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مشترکہ چیز شریک کو کرایہ پر دینا جائز ہے، غیر شریک کو دینا جائز نہیں، کیونکہ عقد اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ اس چیز سے فائدہ اٹھایا جائے اور باری مقرر کئے بغیر مستاجر اس چیز سے فائدہ اٹھانے پر قادر نہیں جبکہ شریک کو کرایہ پر دینے میں یہ بات نہیں پائی جاتی کیونکہ شریک باری مقرر کئے بغیر پوری مدت اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے عقد اجارہ اور ملکیت ہونے کی وجہ سے، بخلاف غیر شریک کے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، 10/98)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”مشاع یعنی بغیر تقسیم چیز کو بیع کر دیا جائے تو بیع صحیح ہے اور اس کا اجارہ اگر شریک کے ساتھ ہو تو جائز ہے، اجنبی کے ساتھ ہو تو جائز نہیں۔“ (بہار شریعت، 3/73)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ غَوْضًا وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

دکاندار کا اپنی مرضی سے زیادہ سامان دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دکاندار اگر اپنی مرضی سے سامان میں کچھ زیادتی کر دے، تو کیا وہ زیادتی میرے لیے حلال ہوگی؟ مثلاً میں نے دکاندار سے 3 کلو چاول خریدے لیکن دکاندار 3 کلو چاول دینے کے بجائے اپنی مرضی سے مجھے 3 کلو 10 گرام چاول دیتا ہے یعنی 10 گرام زیادہ، تو کیا یہ 10 گرام چاول میرے لئے حلال ہوں گے؟

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ اَنْوَاعُ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: خریدار کا اپنی رضامندی سے چیز کی طے ہونے والی قیمت میں اضافہ کرنا، یونہی بیچنے والے کا اپنی مرضی سے گاہک کو سامان میں اضافہ کر کے دینا شرعاً جائز ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں آپ کے لیے وہ اضافی چاول لینا حلال ہے، شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں۔

بہار شریعت میں ہے: ”مشتري نے بائع کے لیے ثمن میں کچھ اضافہ کر دیا یا بائع نے بیع میں اضافہ کر دیا، یہ جائز ہے۔“

(بہار شریعت، 2/750)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ غَوْضًا وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

محتاج پر تصدق کرے اپنے صرف میں لانا یا غیر صدقہ میں اسے صرف کرنا حرام ہے اگرچہ ٹھیکے کے کام میں بھی کابلی سے سستی کرتا ہو، اور اگر مزدوری میں متعادل کام کرتا ہے مزدوری حلال ہے اگرچہ ٹھیکے کے کام میں حد سے زیادہ مشقت اٹھا کر زیادہ کام کرتا ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ، 19/407)

کام میں وقت کم دینے کی صورت میں تنخواہ میں سے اتنا حصہ کٹوانے کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ”مثلاً چھ گھنٹے کام کرنا تھا اور ایک گھنٹہ نہ کیا تو اس دن کی تنخواہ کا چھٹا حصہ وضع ہو گا۔“

(فتاویٰ رضویہ، 19/516)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ غَوْضًا وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مشترکہ دکان اپنے شریک کو کرایہ پر دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خالی دکان دو بھائیوں کی مشترکہ ملکیت ہے اب ان میں سے ایک بھائی اس دکان میں کام شروع کرنا چاہتا ہے تو کیا وہ اپنے بھائی سے اس کا آدھا حصہ کرایہ پر لے سکتا ہے؟

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ اَنْوَاعُ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: مشترکہ دکان جو کہ مشاع یعنی غیر تقسیم شدہ اثاثے کے طور پر دو افراد کی ملکیت میں ہو اگر دونوں شریک کسی تیسرے شخص کو کرایہ پر دیں اور کرایہ آپس میں ملکیت کے حساب سے تقسیم کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اور کوئی فقہی پیچیدگی بھی نہیں۔

البتہ اگر کوئی ایک شریک ایسی مشترکہ دکان میں اپنا حصہ کرایہ پر دینا چاہتا ہے تو چونکہ مشاع پر اپرٹی ہے جس میں ایسا نہیں کہ بیچ میں دیوار کھڑی ہو کہ یہ حصہ اس کا اور دوسرا حصہ دوسرے کا، لہذا اس صورت میں ایسی دکان اپنے شریک کو کرایہ پر دے سکتا ہے غیر شریک کو دینا جائز نہیں۔ پوچھی گئی صورت میں چونکہ مشترکہ دکان اپنے شریک ہی کو کرایہ پر دی جا رہی ہے لہذا اس میں حرج نہیں۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”اجارة المشاع فانها جازت عنده من الشريك دون غيره، لان المستاجر لا يتمكن من استيفاء ما اقتضاه العقد الا بالمهاياة، وهذا المعنى لا يوجد في

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا

سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف
گرتے پڑتوں کو پیارے اٹھا کر چلے

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری زبان سے نکلنے والی ہر بات پیاری اور نرالی ہے، ہر دعا مقبول ہو جانے والی ہے۔ دعائے نبوی سے جن خوش نصیبوں نے ایمان پایا آئیے ان خوش بختوں کے 19 ایمان افروز واقعات پڑھئے۔

عمر فاروق کا قبول اسلام حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبوت کے چھٹے سال 27 برس کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ آپ کے قبول اسلام کا واقعہ بھی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت ہے مختصر واقعہ کچھ یوں ہے: حضرت عمر فاروق اپنی بہن کے گھر پر تھے، جب دل کچھ نرم ہوا تو کہنے لگے: مجھے (حضور پر نور) محمد (مصطفیٰ) کے پاس لے چلو۔ یہ سن کر حضرت خباب (کوٹھری سے) باہر نکلے اور کہنے لگے: مبارک ہو اے عمر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ہی دعائے رسول ہو۔ جمعرات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دعا کی تھی: اٰلِی! عمر و بن ہشام یا عمر کے ذریعہ سے اسلام کو عزت و غلبہ دے۔^(۱) **والدہ صدیق کی خوش نصیبی** ایک موقع پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ میری والدہ (حاضر خدمت) ہیں ان کا اپنے والدین کے ساتھ رویہ

روشن ستارے

مولانا عدنان احمد عطاری مدنی

بہت اچھا ہے۔ آپ کی ذات بابرکت ہے آپ میری والدہ کو اسلام کی دعوت دیں اور اللہ کریم سے ان کے لئے دعا کیجئے، نبی کریم نے ان کی والدہ کیلئے دعا کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ مسلمان ہو گئیں۔^(۲) **حضرت ابو ہریرہ کی والدہ کو ایمان ملا** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں، میں ایک دن روتا ہوا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گیا اور عرض کی: اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے، حضور اکرم نے دعا کی: اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت اسلام سے نواز دے، حضور نبی کریم کی دعا کے کریم میں خوشی خوشی وہاں سے نکلا جب گھر پہنچا تو والدہ نے دروازہ کھولا پھر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں۔^(۳)

ثقیف والے مسلمان ہو گئے نبی کریم کی ہمراہی میں اسلامی فوج نے طائف کا محاصرہ کیا، شدید جنگ ہوئی اس جنگ میں 12 اصحاب رسول نے شہادت پائی، ایک روایت کے مطابق 20 سے زائد ایام محاصرہ رہا لیکن قلعہ فتح نہ ہوا۔ اس موقع پر بعض انصار صحابہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قبیلہ ثقیف کے خلاف (یعنی بربادی) کی دعا کر دیجئے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما، اس کے بعد نبی کریم محاصرہ ختم کر کے واپس لوٹ آئے، اللہ کریم نے اپنے محبوب کریم کی دعا کو قبولیت کا جامہ پہنایا لہذا قبیلہ ثقیف کا ایک وفد مدینے میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے مسجد نبوی شریف میں ایک چھوٹا خیمہ لگوا دیا۔^(۴) **قسمت چمک اٹھی** حضرت شبیبہ رضی اللہ

عنه فرماتے ہیں: میں (شوال سن 8 ہجری) جنگِ خُفَین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا، اللہ کی قسم! میں نہ تو اسلام کی سر بلندی کی خاطر اس جنگ میں شریک ہوا تھا اور نہ مجھے اسلام سے کوئی واقفیت تھی (جنگ میں شرکت کی وجہ یہ تھی کہ) مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ ہوازن قبیلے والے قریش پر چڑھائی کریں، میں میدان میں حضور اکرم کے ساتھ کھڑا تھا، میں نے رحمتِ عالم سے عرض کی: میں ایک چنگبرے گھوڑے پر ایک سوار کو دیکھ رہا ہوں۔ فرمانِ رسالت ہوا: کیا تم اس کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد ہوا: اس گھڑ سوار کو صرف کافر دیکھ سکتا ہے، پھر رحمتِ عالم نے میرے سینے پر تین مرتبہ اپنا دستِ اقدس مارا اور ہر مرتبہ یہ دعا کی: اے اللہ! شبیہ کو ہدایت دے، حضرت شبیہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! نبی رحمت نے اپنا ہاتھ تیسری مرتبہ میرے سینے سے نہ ہٹایا تھا کہ مجھے مخلوقِ خدا میں سب سے بڑھ کر حضورِ انور سے محبت ہو گئی۔ پھر میں نے اسلام کے سچے مذہب ہونے کی گواہی دی اور مسلمان ہو گیا۔⁽⁵⁾

قبیلہ دوس کے لئے دعا ایک مرتبہ حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں عرض کی: قبیلہ دوس نے (اسلام لانے سے) انکار کر دیا ہے، آپ اس کی بربادی کی دعا کر دیں، لوگوں نے گمان کیا کہ اب قبیلہ دوس کی ہلاکت کی دعا کر دی جائے گی، لیکن زبانِ رسالت پر یہ کلمات جاری ہوئے: اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا کر اور ان لوگوں کو (مہاجر بنا کر مدینے) لے آ۔⁽⁶⁾

حضرت طفیل نے اپنے علاقے میں جا کر تبلیغِ دین شروع کر دی، غزوہ بدر و معرکہ اُحد کا واقعہ رونما ہو گیا، جنگِ خندق بھی گزر گئی، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 7 ہجری ماہِ صفر میں غزوہ خیبر میں مصروف تھے کہ حضرت طفیل اپنے قبیلے کے 70 یا 80 افراد کو لے کر مدینے حاضر ہو گئے۔ آنے والوں میں حضرت ابو ہریرہ بھی شامل تھے۔⁽⁷⁾

یہودی کو ہدایت مل گئی ایک یہودی بارگاہِ رسالت میں بیٹھا ہوا تھا نبی رحمت کو چھینک آئی، یہودی نے کہا: یٰحَیُّ کَیْلَ اللہ (یعنی اللہ آپ پر رحم کرے) نبی کریم نے اسے دعا دی: هَذَا اللہ (یعنی اللہ تجھے ہدایت دے) پس وہ یہودی اسلام لے آیا۔⁽⁸⁾

تیسرے صلہ ایمان ملا ایک مرتبہ نبی کریم نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ایک مہم پر روانہ فرمایا واپسی میں ان کا یمامہ

سے گزر ہوا تو وہاں کے سردار ثمامہ بن اثال نے ان کو روک لیا اور پوچھا: تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قاصد ہو؟ آپ نے کہا: ہاں! سردار نے کہا: تم اپنے نبی تک کبھی نہیں پہنچ سکو گے، یہ دیکھ کر سردار یمامہ کے چچا عامر بن سلمہ نے کہا: کیا تمہارا اس شخص سے کوئی (لڑائی بٹھکے کا) معاملہ ہے؟ (جو اس مرد کے ساتھ یہ سلوک کر دے، اس کے بعد حضرت علاء بن حضرمی کو آزاد کر دیا گیا۔) نبی کریم (تک یہ خبر پہنچی تو آپ) نے یہ دعائیہ کلمات کہے: اے اللہ! عامر کو نورِ ہدایت سے منور کر، اور ہمیں ثمامہ پر قدرت و غلبہ عطا فرما۔ نبی رحمت کی اس دعا نے بھی قبولیت کا جامہ پہنا اور حضرت عامر بن سلمہ ایمان لے آئے اور سردار یمامہ کو قیدی بنا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا گیا (بعد میں سردار یمامہ حضرت ثمامہ اسلام لا کر مرتبہ صحابیت پر فائز ہوئے۔)⁽⁹⁾

بچی پر شفقت حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے مگر بیوی مسلمان نہ ہوئی، ان کی ایک بچی تھی، کافر ماں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: بچی میری ہے، والد حضرت رافع بن سنان نے بھی یہی کہا: یہ بچی میری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچی کی ماں کو ایک کنارے پر بٹھایا اور والد کو دوسرے کنارے پر بٹھایا اور بچی کو بیچ میں بٹھادیا، پھر ارشاد فرمایا: تم دونوں اس بچی کو بلاؤ۔ (دونوں نے بچی کو آواز دی تو) بچی اپنی کافر ماں کی طرف بڑھنے لگی (کافر ماں کے پاس بچی پرورش پاتی تو کفر کی طرف مائل ہو جاتی)، یہ دیکھ کر نبی کریم نے بچی کے لئے دعا کی: اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما، بچی فوراً والد کی جانب بڑھ گئی، والد حضرت رافع بن سنان نے بچی کو تھام لیا۔⁽¹⁰⁾ بعض روایتوں میں ذکر ہے کہ وہ لڑکا تھا اور بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ لڑکی تھی، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ واقعات ہوں۔

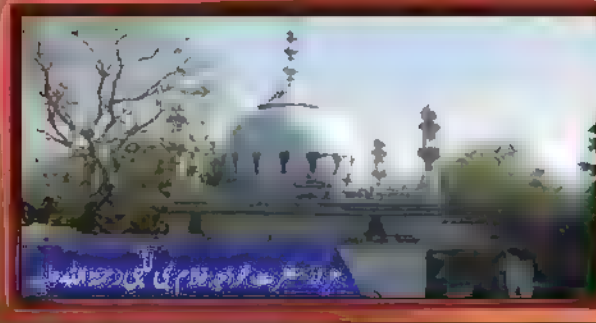
(1) ترمذی، 383/5، حدیث: 3703، الاحادیث المختارة، 7/141، طبع (2) تاریخ ابن عساکر، 30/50، طبع (3) مسلم، ص 1039، حدیث: 6396، مرقاة المفاتیح، 10/223، تحت الحدیث: 5895، طبع (4) تاریخ المدینہ لابن الشہر، 1/499، حدائق الانوار، 1/65، سبل الہدیٰ وارشاد، 5/388 (5) معجم کبیر، 7/298، حدیث: 7191، دلائل النبوة لاسماعیل، 1/427 (6) مرقاة المفاتیح، 10/353، تحت الحدیث: 6005 (7) مسند ابن راہویہ، 1/19 (8) دلائل النبوة للبیہقی، 6/207 (9) الاصابہ، 3/471 (10) ابوداؤد، 2/397، حدیث: 2244۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھتے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطار مدنی

ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔ اس میں جن صحابہ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 72 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ربیع الاول 1439ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے۔ مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابہ کرام علیہم السلام نور چشم رسول، جگر گوشہ بتول، حضرت ابو محمد امام حسن بن علی مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت 15 رمضان 3ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور یہیں 5 ربیع الاول 49 یا 50ھ کو بذریعہ زہر خوانی شہادت پائی، مزار پر انوارِ جنت البقیع میں ہے، آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے بڑے بیٹے اور شہزادے ہیں، جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے، شجاعت، سیادت (سرداری)، سخاوت، تقویٰ و عبادت کے خوگر تھے، آپ کی شان میں کئی فرامینِ مصطفیٰ ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے: یہ میرا بیٹا سردار ہے یقیناً اللہ پاک اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔^(۱) * شہدائے غزوہٴ ذوقرد / غزوہٴ الغابہ: یہ غزوہ مدینہ شریف سے 25 کلومیٹر شمال مغرب کی جانب غابہ اور ذوقرد کے مقامات پر ہوا، قبیلہ بنو عطفان و قریظہ کے کچھ لوگوں نے حملہ کر کے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو شہید کیا اور چراگاہ میں موجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنیوں کو ہانک کر لے گئے، حضرت سلیم بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ان کا تعاقب کیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 500 صحابہ کے ساتھ ربیع الاول 6ھ کو غابہ و ذوقرد کی جانب روانہ ہوئے، اس غزوے میں 2 صحابہ کرام شہید ہوئے اور 5 کفار مارے گئے۔^(۲)



اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام حضرت خواجہ ابوعلی فضل بن محمد قازندی طوسی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 434ھ کو قازند نزد طوس ایران میں ہوئی اور وفات 4 ربیع الاول یا ربیع الآخر 477ھ کو ہوئی، مزار مبارک طوس میں ہے، آپ اکابر علماء اولیائے مستفیض، پر تاثیر مبلغ اسلام، سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم شیخ طریقت ہیں۔^(۳) **3** تاج العارفین شیخ ابو الوفاء محمد حسینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ وفائیہ شنبکیہ کے شیخ طریقت، صاحب کرامات، اعلیٰ مقامات ولایت سے متصف اور حضور غوث الاعظم کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کا وصال 20 ربیع الاول 501ھ کو قصبہ قلینیا مضافات بغداد میں ہوا۔^(۴) **4** چراغ اولیا حضرت سیدنا شیخ عزیز الدین پیر کی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت چھٹی صدی ہجری میں بغداد عراق میں ہوئی، 612ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک راوی روڈ، بیرون بھائی دروازہ لاہور میں مرجعِ خلائق ہے، ہر سال 10 اور 11 ربیع الاول کو عرس ہوتا ہے۔ آپ سلسلہ جنیدیہ کے شیخ طریقت، ولی کامل اور کثیر الفیض تھے، آپ نے مکہ مکرمہ میں 12 سال اور لاہور میں 36 سال قیام فرمایا۔^(۵) **5** شیخ المشائخ حضرت شیخ احمد اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ خواجہ شہاب الدین صدیقی سہروردی کے چشم و چراغ، سلسلہ قادریہ شطاریہ میں مرید و خلیفہ، ہم عصر مشائخ میں فائق اور



شریف میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، حضرت مفتی شاہ ابوالبرکات کے شاگرد، جید عالم دین، خطیب جامع مسجد گورنمنٹ کالج سرگودھا اور سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت تھے۔⁽¹¹⁾ ⁽¹¹⁾ بھرے والے مولوی جی حضرت مولانا غلام محی الدین کھڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت استاذ الحفظ مولانا سلطان میروی کے گھر ڈھوک جرگر (تحصیل پنڈی گھیب، اٹک) میں ہوئی اور یہیں 11 ربیع الاول 1440ھ کو وصال فرمایا، تدفین دربار عالیہ مولانا محمد علی کھڑوی سے متصل جانب مشرق ایک چار دیواری میں ہوئی۔ آپ حافظ قرآن، فارغ التحصیل عالم دین، مدرس درس نظامی، مرید سلسلہ چشتیہ نظامیہ، دربار عالیہ کے لنگر خانہ اور کتب خانہ کے نگران تھے۔⁽¹²⁾

- (1) الاصابۃ فی تمییز الصحابہ، 2/ 60، 63، 65، صفحہ الصفوۃ، 1/ 385، 386
- (2) سبل الہدیٰ والرشاد، 5/ 107 تا 95، معصوم غزوات النبی، ص 46 (3) تاریخ مشرّح نقشبند، ص 106، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، 5/ 304 (4) اتحاف الاکابر، ص 180، 181 (5) بزرگان لاہور، ص 238، تذکرہ اولیائے لاہور، ص 81 (6) تذکرۃ الانساب، ص 59 (7) تذکرۃ اعلیٰ حضرت لہی، ص 65، تذکرہ اکابر اہلسنت، ص 363 (8) ذکر خیر صحیفہ محبوب، ص 20، 27، 235، 243 (9) انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، 1/ 447 (10) تذکار بگویہ، 1/ 213 تا 292 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 68 (12) تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع اٹک، ص 290۔

ہمیشہ لوگوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہنے والے تھے۔ 2 ربیع الاول 1151ھ کو وصال فرمایا، مزار اور نگ آباد میں ہے۔⁽⁶⁾

6 زبدۃ الکاملین حضرت مولانا خواجہ غلام نبی لہی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1234ھ کو اللہ شریف (تحصیل پنڈداد غمان ضلع جہلم) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، جید علما سے علم دین حاصل کر کے خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضور سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مرید ہو کر خلافت سے سرفراز ہوئے، زندگی بھر درس و تدریس اور رشد و ہدایت میں گزار کر 21 ربیع الاول 1307ھ کو وصال فرمایا، مزار خانقاہ عالیہ اللہ شریف میں ہے۔ آپ حافظ قرآن، عالم باعمل، شیخ طریقت، صاحب کرامت بزرگ اور بانی خانقاہ اللہ شریف ہیں۔⁽⁷⁾

7 حضرت سائیں خواجہ توفیق شاہ انبالوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع پکھو (ضلع گورداسپور، مشرق پنجاب، ہند) میں تقریباً 1255ھ اور وفات یہیں 4 ربیع الاول 1315ھ میں ہوئی، آپ شمس العرفاں خواجہ قادر بخش کے مرید و خلیفہ، علم لدنی سے مالا مال اور کثیر الفیض تھے۔⁽⁸⁾

علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام مفتی اعظم حضرت مولانا میاں غلام صدیق قادری شہداد کوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1260ھ کو گوٹھ کنڈا (تحصیل بھاگ نازی، ضلع کجھی، بلوچستان) میں ہوئی اور 23 ربیع الاول 1323ھ کو وصال فرمایا، مزار درگاہ صدیقہ شہداد کوٹ سندھ میں ہے۔ آپ مشہور عالم دین علامہ گل محمد شہداد کوٹی کے برادر و شاگرد، استاذ العلماء، دربار قادریہ کنہار شریف کے مرید و خلیفہ اور صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔⁽⁹⁾ **9** سند السالکین حضرت مولانا محمد ذاکر بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1293ھ کو بھیرہ ضلع سرگودھا میں ہوئی اور 13 ربیع الاول 1334ھ کو لاہور میں وفات پائی، آپ کو خانقاہ بگویہ بھیرہ شریف میں دفن کیا گیا۔ آپ جید عالم دین، مدرس مدرسہ حمیدیہ لاہور، خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ سیال شریف، زہد و تقویٰ کے پیکر، صاحب کرامت اور عبادت کے شوقین تھے۔⁽¹⁰⁾

10 تلمیذ خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی حافظ عبدالقدوس ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت آستانہ عالیہ رتہ شریف میں 1342ھ کو ہوئی اور وفات 15 ربیع الاول 1403ھ کو فرمایا۔ تدفین دربار عالیہ رتہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

تعزیت و عیادت

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے Audio و Video پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مولانا حافظ محمد نعیم امجد چشتی صاحب

کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ

میں زندگی کا مقصد!

مکتبہ المدینہ کی کتاب ”احیاء العلوم اردو“ جلد 5، صفحہ نمبر 573 پر ہے: حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ پاک! میں تجھ سے ڈرتا تھا اور آج تجھ سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں دنیا میں طویل عرصہ رہنے کو نہریں جاری کرنے اور درخت لگانے کے لئے پسند نہیں کرتا تھا بلکہ میں لمبی عمر اس لئے محبوب اور پیاری رکھتا تھا تاکہ (روزہ رکھ کر) سخت گرمیوں میں پیاس کی شدت کو برداشت کروں، طویل راتوں میں (عبادت کر کے) مشقتیں جھیلتا ہوں اور علم دین کی محفلوں میں علما کے سامنے دوزانوں بیٹھوں۔ (احیاء العلوم، 5/231)

سب مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی علیہ رحمۃ کی جانب سے

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ مناظر اسلام، خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا حافظ ابو العطاء الحاج نعمت علی چشتی سیالوی صاحب کے صاحبزادے اور محمد سلیم ساجد چشتی اور ضیاء المصطفیٰ چشتی کے برادر محترم (امیر جماعت اہل سنت، سایہ ال ذویین) حضرت مولانا حافظ محمد نعیم امجد چشتی صاحب حرکت قلب بند ہونے کے بعد 6 ذوالحجہ شریف 1443ھ مطابق 6 جولائی 2022ء کو 63 سال کی عمر میں سایہ ال میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ
یارب المصطفیٰ جل جلالہ وعلی اللہ علیہ والہ وسلم! حضرت مولانا حافظ محمد نعیم امجد چشتی صاحب کو غریقِ رحمت فرما، انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرما، یارب الغلیم! ان کی قبر جنت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحد نظر وسیع ہو جائے، پاک شہف الغم! انور مصطفیٰ کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگہ لگاتی رہے۔

روشن کر قبر یکسوں کی اے شمع جمال مصطفائی

تاریکی گور سے بچانا اے شمع جمال مصطفائی

یا عَفَّارُ الذُّنُوبِ! مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا پڑوسی بنا، یا اللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل مرحمت فرما، یا ذی الجلال والاکرام! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے ٹھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایان شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطا فرما، یا سید عالم الغلیمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم! یہ سارا ثواب مرحوم حضرت مولانا حافظ محمد نعیم امجد چشتی صاحب سمیت ساری امت کو عنایت فرما۔

امین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بے حساب مغفرت کی دعا کا باقی ہوں۔

تھمر والے سائیں کے لئے دعائے صحت

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ

یہ دینی میں سے پانی ہر دوشا رہنِ نبییت

حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں اور ان سے فرماتا ہے کہ تم دیکھو کہ یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟ اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کے سامنے اللہ پاک کی حمد و ثنائیاں کرے تو وہ فرشتے اس کی یہ بات اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کر دیتے ہیں، حالانکہ اللہ پاک زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ اگر میں اسے وفات دوں تو جنت میں داخل کروں اور اگر اسے شفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے، اس کے خون کو بہتر خون سے بدل دوں

صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، یا اللہ پاک! ان کے حال پر رحم و کرم فرما۔ امین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ! لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ! لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ!
بے حساب مغفرت کی دعا کا ہاتھی ہوں۔

مختلف پیغامات عطار

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے جولائی 2022ء میں نئی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغامات عطار“ کے ذریعے تقریباً 2291 پیغامات جاری فرمائے جن میں 356 تعزیت کے، 1711 عیادت کے جبکہ 224 دیگر پیغامات تھے۔

اور اس کے گناہ مٹا دوں۔ (مواعظ مالک، 2، 429، 430، حدیث: 1798)
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ
یارب المصطفیٰ جن جہاں وصفی اللہ علیہ والہ وسلم! پیر طریقت، سید غلام حسین شاہ صاحب بخاری نقشبندی المعروف قبر والے سائیں کو دل کی تکلیف اور دیگر یہ ریوں سے شفا کے کاملہ، عاجلہ، نافذہ عطا فرما، یا اللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یا اللہ پاک! یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ پریشانی ان کے لئے ترقی و درجات کا باعث، جنت الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنت الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوسی بننے کا ذریعہ بن جائے، یا اللہ پاک! کر بلا والوں کا

مدنی رسائل کے مطالعہ کی دھوم

شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دعاؤں سے نوازا: ① یارب المصطفیٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”علم کی برکتیں“ پڑھ یا سن لے اُسے اپنی رضا کیلئے علم دین سکھنے اور اسے پھیلانے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ امین ② یارب المصطفیٰ! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”کونسی دنیا بڑی ہے؟“ پڑھ یا سن لے اُس کے دل سے دنیا کی محبت دُور فرما کر اُسے اپنی اور اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عنایت فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ امین ③ یارب المصطفیٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”فضائل استغفار“ پڑھ یا سن لے اُسے تیری رضا کے لئے زیادہ سے زیادہ ذکر کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بخش دے۔ امین ④ جانشین امیر اہل سنت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ نے رسالہ ”امیر اہل سنت سے وضو کے بارے میں سوال جواب“ پڑھنے / سننے والوں کو یہ دعا دی: یا اللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”امیر اہل سنت سے وضو کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سن لے اُسے ظاہری پاکیزگی کے ساتھ باطنی پاکی نصیب فرما اور اسے بے حساب بخش دے۔ امین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علم کی برکتیں	کونسی دنیا بڑی ہے؟	فضائل استغفار	امیر اہل سنت سے وضو کے بارے میں سوال جواب
14 لاکھ 90 ہزار 617	15 لاکھ 11 ہزار 740	12 لاکھ 55 ہزار 405	15 لاکھ 87 ہزار 283
10 لاکھ 30 ہزار 336	9 لاکھ 17 ہزار 768	8 لاکھ 19 ہزار 619	10 لاکھ 39 ہزار 707
25 لاکھ 20 ہزار 953	24 لاکھ 29 ہزار 508	20 لاکھ 75 ہزار 24	26 لاکھ 26 ہزار 990

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قرآن کریم میں ایمان والوں کے لئے 15 احکام
حافظ احمد حماد عطاری
اور جہاد بن علی بن ابی اسحاق (مؤلف)

② حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و توقیر کو فرض قرار دیتے ہوئے متعدد مقامات پر آداب کو بیان فرمایا گیا، ایک جگہ ارشاد فرمایا: ﴿لَا تَقُولُوا اِرَاعِنَا﴾ ترجمہ کنز الایمان: راعنا نہ کہو۔ (پ 1، البقرہ: 104) ”راعنا“ کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمائیے جبکہ ایک معنی بے ادبی والا تھا جو یہودیوں کے ہاں مستعمل تھا تو یہ آیت نازل ہوئی جس میں ”راعنا“ کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ ”انظرونا“ کہنے کا حکم ہوا۔ (صراط الجنان، 1/181 ماخوذ)

③ اطاعت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿اَطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِيَ الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ (پ 5، النساء: 59) حکومت والوں سے مسلمان حکمران مراد ہیں، یعنی جب وہ حق کا حکم دیں تو اس کو مانو۔ (خزان العرفان، ص 157 ماخوذ)

④ تمام معاملات میں مالک کے قہر سے ڈرنے کا حکم ہوتا ہے: ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ (پ 4، آل عمران: 102)

⑤ زندگی کے ہر معاملے میں عدل و انصاف قائم رکھنے کا حکم فرمایا جاتا ہے: فرمان ذوالجلال ہے: ﴿كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ۔ (پ 5، النساء: 135)

⑥ 7- کلام مجید کی متعدد آیات میں عبادات کو بجالانے کا حکم دیا گیا ہے: جیسے ارشاد ہوتا ہے: ﴿اقِيْمُوا الصَّلَاةَ﴾ ترجمہ کنز الایمان:

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَنْ يَّقُوْا اَمْرًا وَّهُمْ لَا يُفْعَلُوْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (پ 20، الحکبوت: 2) تو اس فرمان اور سورہ بقرہ آیت نمبر 155 میں آزمائش کے ذکر سے یہ بات واضح ہے کہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی ضروری ہے، اب ایمان کے بعد آزمائش تو ضرور ہوگی اور اس میں کامیاب ہونے کے احکامات کو کتابِ نمین میں کھول کر بیان فرمادیا، قرآن مجید نے کامیابی کا ذریعہ اتباعِ شریعت ہی کو قرار دیا، ارشاد ہوا: ﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔ (پ 22، الاحزاب: 71) پھر سورہ مؤمن آیت نمبر: 40 میں عملِ صالح کو جنت میں داخلے کا ذریعہ بتایا جو اصل میں اتباعِ شریعت ہی ہے۔ قرآن پاک میں ایمان والوں کے لئے متعدد احکام بیان فرمائے گئے، کچھ احکام ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

① اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ ترجمہ کنز العرفان: اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ (پ 2، البقرہ: 208) جب مسلمان ہو گئے تو سیرت و صورت، ظاہر و باطن، عبادات و معمولات، رہن سہن، میل برتاؤ، زندگی موت، تجارت و ملازمت سب میں اپنے دین پر عمل کرو۔ (صراط الجنان، 1/325)



نماز قائم رکھو۔ (پ1، البقرة: 43) اور صاحب استطاعت کو زکوٰۃ کا حکم فرمایا گیا: ﴿وَأَشْؤَالِزْكَوٰۃ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور زکوٰۃ دو۔

(پ1، البقرة: 43)

9:8 ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تم پر روزے فرض کیے گئے۔ (پ2، البقرة: 183) اور اسی طرح حج کو بھی صاحب استطاعت پر فرض فرمایا: ﴿وَاللّٰهُ عَلٰی النَّاسِ حَكِيْمٌ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔

(پ4، آل عمران: 97)

10 عبادات ادا کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے کا حکم دیا جاتا ہے: پارہ 7، سورہ ناکدہ آیت: 90 میں ارشاد ہوتا ہے: ترجمہ کنز الایمان: شراب اور جوا اور بت اور پانے ناپاک ہی ہیں شیطان کا کام تو ان سے بچتے رہنا۔

11 بہت سے کبیرہ گناہوں مثلاً اولاد کو قتل کرنے، زنا کرنے، ناحق قتل کرنے، یتیم کا مال کھانے، عہد کو پورا نہ کرنے، جھوٹا الزام لگانے جھوٹی گواہی دینے اور کم تولنے سے منع فرمایا گیا۔ حکم ہوتا ہے: ﴿وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كُنْتُمْ وَاِذَا لَاقِىْتُمْ بِالْقِسْطِ اِلَیْكُمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر تراوز سے تولو۔ (پ15، بنی اسرائیل: 35)

12 خود رازق واحد، رزق عطا فرماتا ہے اور پھر ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو۔ (پ3، البقرة: 254)

13 پھر اپنے رزق کو سود سے پاک رکھنے کا حکم ملتا ہے کہ ﴿لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمُ الْاَصْحَاقِ مُضْغَةً﴾ ترجمہ کنز العرفان: دُگنا ڈر دُگنا سود نہ کھاؤ۔ (پ4، آل عمران: 130)

14 فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا تَتَّبِعُوا اَقْوَامًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے۔ (پ28، المستحنة: 13)

15 غلطیاں اور گناہ سرزد ہو جائیں تو توبہ کرو: ﴿تَوْبًا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔ (پ28، التحریم: 8)

اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و رحمت سے حصہ پانے اور اللہ واحد قہار و جبار کے غضب اور عذاب

مناہنامہ

فیضانِ مدنیہ | اکتوبر 2022ء

و عتاب سے خود کو بچانے کیلئے ان احکامات پر عمل ضروری ہے۔
اللہ کریم ہمیں نیک اور شیع سنت بنائے اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نماز باجماعت کی تفصیلات پر 5 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرامینِ حسین
از: مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی جامعۃ المدینۃ الاسلام، ملتان

باجماعت نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں نماز کا اللہ پاک نے قرآن کریم میں تقریباً 700 سے زائد مقامات پر ذکر فرمایا: سورۃ البقرہ میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاٰمُرُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ عَلَیْہِ فَاِذْ تَقُوْلُْنَ اٰمَنُوْا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (پ1، البقرة: 43) مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ ”رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو“ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔ (غیر نسی، 1، 292)

آئیں اس ضمن میں 5 فرامین مصطفیٰ پڑھتے ہیں:

1 اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صَلَٰةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَٰةِ الْاِنْدِیِّ بِسِتِّیْنِ وَعِشْرِیْنِ دَرَجَۃً یعنی باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔

(بخاری، 1، 232، حدیث: 645)

2 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے لوٹ جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، 7، 299، رقم: 10591)

جماعت سے گر تو نمازیں پڑھے گا

خدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

3 حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس جگہ تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے قائم نہ کی جائے تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے لہذا جماعت کو لازم پکڑو۔

(ابوداؤد، 1، 228، حدیث: 547)

4 اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت سے

بول کر اسے بے وقوف بنانے کی کوشش کریں گے تو حقیقت سامنے آنے پر وہ دوبارہ ہم پر بھروسہ کرنے کیلئے مشکل ہی سے تیار ہوگا۔ دھوکا دینے کی بُری عادت تاجر گاہک، سیٹھ مزدور، ڈاکٹر مریض، استاد اور شاگرد وغیرہ بہت سے طبقوں میں پائی جاتی ہے۔

آئیے دھوکے کی مذمت پر پانچ احادیث مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

① حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ غَشَّانَا فَلَنْ نَسِيَهُمَا یعنی جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(مسلم، ص 64، حدیث: 283)

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ڈھیر پر سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس غلہ میں داخل کیا تو ہاتھ میں تری پائی، آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان سے بارش ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے اوپر کیوں نہیں کیا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے، جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(مسلم، ص 64، حدیث: 284) علامہ عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔

(فیض القدر، 6/240، تحت الحدیث: 8879)

③ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دھوکے باز، احسان جتانے والا اور بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (ترمذی، 3/388، حدیث: 1970)

④ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَوْمِنٌ (دنیا کے بارے میں) بھولا بھالا اور کریم النفس ہوتا ہے، جب کہ کافر اور منافق دھوکے باز، خبیث اور کمینہ ہوتا ہے۔ (ترمذی، 3/388، حدیث: 1971)

⑤ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر دھوکے باز کے لئے (بطور نشانی کے) ایک جھنڈا ہوگا، جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا، کہا جائے گا: یہ فلاں کی دھوکے بازی ہے۔

(مسلم، ص 740، حدیث: 4535)

قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں اللہ رب العزت اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھوکا دینے کی سخت مذمت بیان کی ہے۔ اگر ہم ان وعیدوں سے بچنا چاہتے ہیں تو قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہوں۔

اداکر تو گویا وہ پوری رات نماز میں کھڑا رہا۔ (مسلم، ص 258، حدیث: 1491)

⑤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کا مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے بچائیں (25) درجے افضل ہے۔ (بخاری، 1/233، حدیث: 647)

ہماری جماعت کا حال: باجماعت نماز کے اس قدر فضائل و برکات ہونے کے باوجود اب ہم سب کو خود پر غور کر لینا چاہئے کہ ہم کس قدر اور جماعت کی کتنی پابندی کرتے ہیں!

اسلاف کی حالت: ہمارے اسلاف کی حالت تو یہ تھی کہ اگر ان کی تکبیر تحریمہ فوت ہو جاتی تو تین دن تک اور جماعت فوت ہو جاتی تو اس کا سات دن تک غم مناتے۔ (فیضان نماز، ص 145)

اللہ رب العزت ہم سب کو پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے۔

امین بحاجہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھائی مسجد میں جماعت سے نمازیں پڑھ سدا

ہوں گے راضی مصطفیٰ ہو جائے گا راضی خدا



آج دھوکا دہی لوگوں کے درمیان ایک عام سی چیز بن گئی جب کہ اسلام میں یہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس میں دنیاوی اور اخروی نقصان ہے۔ اللہ پاک قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿يُخَذِّعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَوْ مَا يَخَذِّعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ﴾ (ترجمہ کنز الایمان: فریب دیا جاتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں)۔ (پ 1، البقرہ: 9)

صراط الجنان میں ہے: ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر اور نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں اور یہ ایسے غافل ہیں کہ انہیں اس چیز کا شعور ہی نہیں۔ (صراط الجنان، 1/74)

دھوکا ایسی بُری خصلت ہے جو اعتبار کو ختم کر دیتی ہے اور جب ایک مرتبہ اعتبار ختم ہو جائے تو دوبارہ مشکل سے قائم ہوتا ہے۔ جب ہم کسی سے جان بوجھ کر غلط بیانی کریں گے یا گھٹیا چیز کو عمدہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

عزیز و اقارب کو دھوکا دینا، خود کو اور اپنے دوستوں کو دھوکا دینا، کاروبار اور منفعت کے لئے دھوکا دہی کرنا وغیرہ۔ دین اسلام نے ان تمام صورتوں سے سختی سے منع کیا ہے اور ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم قرآن و حدیث کی تعلیمات پر عمل کریں یہ ہماری دنیا و آخرت کے لئے فائدہ مند ہے۔

اللہ پاک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں دین اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں دھوکا دینے سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فی زمانہ دھوکے اور فراڈ کی نئی صورتیں سامنے آتی رہتی ہیں: جیسے خرید و فروخت میں 2 نمبر چیز دے دینا یا کسی کو نوکری دلانے یا بیرون ملک بھجوانے کا جھانسا دے کر مال وصول کرتے رہنا، یا ایس ایم ایس کے ذریعے قرعہ اندازی میں انعام نکل آنے یا کار، بانیک، سونا، لیپ ٹاپ ملنے کی اطلاع دے کر مختلف حیلوں بہانوں سے اس سے رقم بطور نایا کسی کو زمین کے جعلی کاغذات دکھا کر زمین کی رقم وصول کر کے رفو چکر ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

دھوکا دینا بھی کئی طرح سے ہوتا ہے، مثلاً اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی بجا آوری نہ کرنا، والدین اور

حرمہ کی مقابلے میں موصول ہونے والے 94 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام کراچی: سید زین العابدین، سید ثقلین بخاری، محمد اریب، اولیس عطاری، نعیم رضا، محمد اسماعیل عطاری، محمد فرحان علی عطاری، احمد رضا عطاری، محمد منظور کشمیری، احمد رضا، محمد وقار یونس، وقاص احمد، نجم الثاقب، غلام محمد، غلام نبی۔ لاہور: منیب عطاری مدنی، عبد السلام، فیصل عطاری، حافظ احمد حماد، محمد اسد اللہ، فیصل یونس، کلیم اللہ چشتی، محمد مدثر عطاری، حمزہ رسول، محمد احمد رضا۔ راولپنڈی: طلحہ خان عطاری، احمد رضا، محمد سعید سیم عطاری۔ فیصل آباد: اویس اکرم، مدثر علی۔ متفرق شہر: عون رضا مدنی (خوشاب)، محمد ارساں عطاری (ملتان)، علی رضا عطاری (بے نظیر آباد)، محمد وسیم عطاری (گوجرانو)، فیضان چشتی عطاری (اکاڑہ)، محمد سلیمان رضا عطاری (دیگاہ)، سیف اللہ عطاری (جہلم)، محمد کامران رضا عطاری (ڈیرہ غازی خان)، اویس ارشاد (قبولہ شریف)، اویس رضا عطاری (دینہ)، اویس نعیم (گوجرانو)، مزل حسین (ملتان)، قاری حسن رضا (بورے والا)، محمد طیب عطاری (برید فورڈیو کے)، محمد ذہیب حسن (میرپور خاص)۔

مضامین بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام کراچی: اتم سلمہ مدنیہ، اتم حسان مدنیہ، اتم غزالی، اتم عائشہ، بنت منصور، بنت عدنان، بنت ہاشم۔ حیدرآباد: بنت جاوید، بنت نعیم۔ سیالکوٹ: بنت امیر حیدر، اتم بلال، بنت اسم، اتم حبیبہ، بنت اشرف، بنت شفیق، اتم بلال، بنت ثاقب، بنت محمود رضا انصاری، بنت شبیر حسین، بنت وارث۔ لاہور: بنت شفیق، بنت مشتاق، بنت نذیر۔ رحیم یار خان: بنت منظور احمد، بنت فخر الدین۔ متفرق شہر: بنت احمد علی مدنیہ (جھنگ)، بنت اللہ بخش (ڈیرہ اللہ یار)، بنت جاوید احمد (مورد)، بنت عبد الحکیم (جٹولی)، بنت فلک شیر (جوہر آباد)، بنت مدثر (راولپنڈی)، بنت امجد سلطانیہ (جہلم)، بنت سردار امینیہ (فیصل آباد)، بنت کریم (شکار پور)، بنت اسلم (وہاڑی)، بنت ساجد (علی پور چھ)، بنت نعیم (لالہ موٹی)، بنت سلطان (دلہ کینٹ)۔

ان مؤلفین کے مضامین 10 اکتوبر 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیے جائیں گے۔ ان شاء اللہ

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اکتوبر 2022ء

① انبیائے کرام اور ان کی قومیں قرآن کی روشنی میں ② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے 5 حقوق ③ سود کی مذمت احادیث کی روشنی میں

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931



آپ کے تاثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تاثرات و تجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

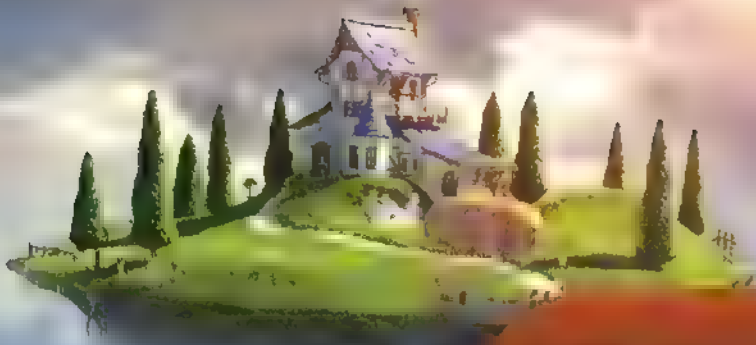
① بنت مبارک علی (بی ایس فی ٹیچر گورنمنٹ، ڈس سکول، جھنگ): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے مضامین بہت ہی معلوماتی ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ معلومات کا خزانہ ہیں تو بے جا نہ ہو گا، ان مضامین کے مطالعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ نہ صرف معلوماتی بلکہ دلچسپی سے بھی بھرپور ہیں، اس کا مطالعہ کرنے والا بور نہیں ہوتا، یہ میگزین زندگی کے تقریباً ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے مفید ہے، میں نے اسے بہت توجہ سے پڑھا ہے، اس کا ایک مضمون ”آپ زَمَ رَم“ مجھے بہت پسند آیا۔ اللہ پاک آپ لوگوں کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے، مزید ہمت و طاقت عطا کرے، یہ میگزین آپ لوگوں کی کاوشوں سے خوب ترقی کرے اور لوگ خوب اس سے استفادہ کریں، آمین۔

متفرق تاثرات

② الحمد للہ! 3 سال سے مسلسل ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی سالانہ بکنگ کروا رہا ہوں، اس میگزین کا ایک عمدہ خاصہ یہ ہے کہ یہ میگزین ہر طبقے کے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، امید ہے آنے والے دور میں اسے مزید اپ ڈیٹ کر کے تعلیمی اور دیگر پرائیویٹ و سرکاری اداروں کیلئے فعال بنایا جائے گا۔ (محمد ابو بکر، سرگودھا) ③ مجھے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ جولائی 2022ء میں ”دشمن بنے دوست“ اور ”بیٹھے پانی کا کنواں“ یہ دونوں کہانیاں بہت پسند آئیں اور مجھے ان دونوں کہانیوں سے بہت معلومات ملی۔ (نذیر احمد، ڈہر کی سندھ) ④ گزارش ہے کہ

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں ”مدنی یادگار“ کے نام سے ایک سلسلہ شروع فرمائیے جس میں ہر ماہ یا جیسے ترکیب بنے دعوتِ اسلامی کے شروع کے دنوں کا ذکر کیا جائے جیسے فیضانِ مدینہ کراچی کی جگہ کیسے لی؟ کورنگی کراچی میں اجتماع کیسے شروع ہوا؟ ملتان شریف اجتماع کیسے شروع ہوا؟ ملتان شریف اجتماع کے لئے جگہ کیسے خریدی؟ کراچی اجتماع کی جگہ صحرائے مدینہ سپرہائی وے پر کیسے خریدی؟ اسی طرح بنگلہ دیش اور دیگر ممالک میں ہونے والے اجتماع وغیرہ کی بہاریں اس میں شامل کی جائیں۔ (محمد امجد عزیز عطاری، کورنگی کراچی) ⑤ الحمد للہ! ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ سے ہمیں ڈھیروں علم دین حاصل ہوتا ہے، اس کا مطالعہ کرنے اور جوابات تلاش کرنے میں بہت مزہ آتا ہے اور یوں علم دین، ضروری مسائل و طبی معلومات بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ (منال عبدالقیوم، کراچی) ⑥ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ایک منفرد میگزین ہے جس میں ہمیں مختلف مضامین پڑھنے کو ملتے ہیں، ہمیں صحابہ کرام اور علمائے کرام کے بارے میں علم حاصل کر کے ان کے نقش قدم پر چلنے کا جذبہ ملتا ہے، خصوصاً ”اسلامی بہنوں کا ماہنامہ“ مجھے بہت پسند ہے کیونکہ اس کے ذریعے ہمیں شرعی راہنمائی حاصل ہوتی ہے، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو نظر بند اور حاسدوں کے حسد سے بچائے، آمین۔ (بنت مظفر اقبال، ہتوکی) ⑦ الحمد للہ! ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ دعوتِ اسلامی کی وہ بہترین کاوش ہے جو علم دین پھیلانے کے بہترین ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ شخصیات، ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس کو تحفہ دینے کیلئے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ایک بہترین میگزین ہے۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اتنا دلچسپ ہے کہ کئی ٹیچرز اسٹوڈنٹس نے اس کی سالانہ بکنگ کروائی اور پڑھنے کی نیت کا اظہار کیا ہے۔ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ جولائی 2022ء میں ”صحرائے تھر کا سفر“ پڑھ کر دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہو گیا اور یہ احساس ہوا کہ ہمارے تھر میں دینی کاموں کی کتنی حاجت ہے؟ (بنت رمضان عطاریہ، طالبہ درجہ ثالثہ جامعۃ المدینہ گریڈ فیضانِ اٹم الخیر، کنری سندھ)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اکی میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا وائس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔



خوابوں کی دنیا

مولانا محمد اسد عقاری مدنی

اب صبر سے کام لو! تو سارے گھر والے خاموش ہو جاتے ہیں اور اس جگہ سے اٹھ جاتے ہیں لیکن میں وہاں بیٹھا یہی دعا کر رہا ہوں، مجھے بھی پہلے جیسا جواب مل رہا تھا لیکن میں مسلسل یہی دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! دادا کو واپس بھیج دے، اس کے بعد پردے کے پیچھے سے آواز آتی ہے کہ جاؤ! اسے قبرستان سے لے کر آؤ، تو میرے بڑے بھائی اور چھوٹے چاچا ان کو قبرستان سے لے کر آتے ہیں، جب دادا کو لے کر آئے تو وہ بہت تھکے ہوئے تھے۔ برائے مہربانی یہ ارشاد فرمادیں کہ اس کی کیا تعبیر ہوگی اور پردے کے پیچھے کی آواز کیا ہے؟

تعبیر: دنیا سے چلے جانے والے کے بارے میں اس سے ملتے جلتے خواب کئی لوگ دیکھا کرتے ہیں، چونکہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہوتا ہے تو انتقال کے بعد کچھ عرصے تک فوت شدگان کو یوں دیکھنا ایک عمومی سی بات ہے۔ آپ اپنے دادا جان کے لئے دعا و ایصالِ ثواب کی کثرت کریں۔ بالخصوص یہ غور کر لیا جائے کہ انتقال کرنے والے پر کسی کا کوئی حق تو نہیں، اگر ایسی صورت ہو تو حق کی ادائیگی یا معافی کی ترکیب بنائی جائے۔

قارئین کی جانب سے موصول ہونے والے
چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب: خواب میں اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے مزارات دیکھنے کی کیا تعبیر ہے؟ نوٹ: یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے بزرگ کا مزار ہے۔

تعبیر: مزارات اولیا کا دیکھنا باعثِ برکت ہوتا ہے اور صاحبِ مزار کی خصوصی نظرِ کرم کی دلیل ہے۔ البتہ اولیائے کرام کی خاص صفات جن کا ان کی ذات پر غلبہ ہوتا ہے ان صفات سے برکت ملنا بھی اس کی تعبیر ہے۔

خواب: میں نے خواب میں اپنے گھر کے اندر بھینس کا بچہ اور کثیر بکریاں دیکھیں، اس کی کیا تعبیر ہوگی؟

تعبیر: یہ اچھا خواب ہے، نعمت و برکت کی علامت ہے بالخصوص اگر رزق میں تنگی تھی تو اللہ پاک دور فرمادے گا اور رزق میں وسعت عطا ہوگی۔ نیز گھر سے بے برکتی دور ہونے کی بھی علامت ہے۔

خواب: دادا کے انتقال کے تقریباً 3 ماہ بعد میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھر میں ایک کالا پردہ ہے جس کے پیچھے سے آواز آرہی ہے ہم سب اس کو اللہ کہہ کر پکار رہے ہیں اور یہ عرض کر رہے ہیں کہ دادا کو واپس بھیج دے! پردے کے پیچھے سے آواز آتی ہے: ہم بندے کو دنیا میں ایک بار بھیجتے ہیں، بس

خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک، ہانما فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے
ایڈریس پر بھیجیں یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ +923012619734



پیارے نبی کی محبت

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی

ہاتھوں میں لیتے اور چہروں پر گل لیتے، حضور جس کام سے منع فرماتے اس سے رک جاتے، جس کام کا حکم دیتے اس پر عمل کرتے۔ پیارے بچو! جس سے محبت اور پیار ہوتا ہے اس کی بات مانی جاتی ہے، اس کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کریں، ان کی سنتوں پر عمل کریں، ان کی سیرتِ پاک کی کتابیں پڑھیں، اپنے اقرباء، بڑے بھائی یا گھر میں جو جاننے والا ہو اس سے معلومات لیں، مسجد میں نمازِ جمعہ کے بعد ہونے والے درود و سلام میں شرکت کریں، جشنِ ولادت کے جلوس میں ابو یا بڑے بھائی کے ساتھ شرکت کریں، مدنی چینل دیکھیں اور درودِ پاک کی کثرت کریں اس سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہو گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ اللہ پاک ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کو تین اچھی باتیں سکھاؤ (ان میں سے ایک یہ ہے): حُبِّ نَبِيِّكُمْ یعنی اپنے نبی کی محبت (سکھاؤ)۔ (جامع صغیر، ص 25، حدیث: 311)

اس حدیثِ پاک میں بچوں کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سکھانے کا فرمایا گیا ہے۔

پیارے بچو! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت بڑی دولت ہے، یہ عظیم دولت ہر کسی کو نہیں ملتی، محبتِ رسول کا حکم اللہ پاک نے دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں کی اللہ پاک نے تعریف فرمائی اور ان کو کامیاب لوگ فرمایا، محبتِ رسول جنت حاصل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وضو کا پانی نیچے نہیں گرنے دیتے بلکہ اپنے

ماتنہ



اپنی نواسی کو نماز میں بھی سبھالا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (امامت کراتے ہوئے) حالت نماز میں حضرت امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ اور ابو العاص بن ربیع کی بیٹی یعنی اپنی نواسی کو اٹھائے ہوئے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو اٹھاتے تو اُسے نیچے اُتار دیتے، جب قیام فرماتے تو اُسے اٹھا لیتے۔⁽²⁾

مدینہ پاک کی بچیوں سے محبت کا اظہار جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ طیبہ کی گلیوں سے گزر ہوا تو وہاں کی بچیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر خوشی سے اشعار پڑھے:

نَحْنُ جَوَارِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبْنًا مُحَبَّنًا مِنْ جَادِ
ترجمہ: ہم خاندان ”بنو النجار“ کی بچیاں ہیں، واہ کیا ہی خوب ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پڑوسی ہو گئے۔
تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔⁽³⁾

بچی کو پکارنے کا پیار بھرا انداز حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح مبارک میں آئیں تو ان کی ایک بیٹی زینب دودھ پیتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو بڑی محبت سے پوچھتے: زُناب کہاں ہے؟ زُناب کہاں ہے؟⁽⁴⁾

حضرت فاطمہ سے محبت کا انداز وہ معاشرہ کہ جہاں سنگ دلی اپنے عروج پر تھی اور اپنی پھول جیسی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، اس معاشرے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹیوں کو عزت دی تحفظ دیا اور محبت دی جیسا کہ روایت میں ہے: حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب آپ کے ہاں آئیں تو آپ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے اور چومتے، پھر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔⁽⁵⁾

اللہ کریم ہر معاشرے کو بچیوں پر شفقت کرنے اور ان سے پیار و محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(1) دارمی، 1/14، حدیث: 2/مختصا (2) بخاری، 1/192، حدیث: 516/3 ابن ماجہ، 2/439، حدیث: 1899 (4) سنن کبریٰ للنسائی، 5/294، حدیث: 8926 (5) ابوداؤد، 4/454، حدیث: 5217۔

بچیوں پر نبی کریم کی شفقت

مولانا آصف جہانزیب عطاری مدنی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری انسانیت کے لئے رحمت بن کر آئے، آپ نے لوگوں کو جینے کا ڈھنگ سکھایا، عرب کا وہ معاشرہ جہاں بچیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، وہاں آپ نے بچیوں کو ان کے حقوق فراہم کئے اور خود بھی بچیوں کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آنے کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بچیوں پر شفقت کے چند نظارے دیکھئے:

ظلم کی داستان سن کر آنکھوں میں آنسو آ گئے ایک شخص نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم زمانہ جاہلیت میں بت پرست تھے اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے، میری ایک بیٹی تھی، جب میں اُسے ہلاتا تو خوش ہوتی تھی۔ ایک دن میں نے اُسے بلایا تو خوشی خوشی میرے پیچھے چلنے لگی، ہم نزدیک ہی ایک کنویں پر پہنچے، میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور کنویں میں پھینک دیا! (بے چاری رو رو کر) ابو جان! ابو جان! چلائی رہ گئی (اور میں وہاں سے چل دیا)۔ (یہ سن کر) رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ کرم (یعنی مبارک آنکھوں) سے آنسو جاری ہو گئے۔⁽¹⁾

ماہنامہ

نے کہا: دادا جان! یہ بچوں کی پارٹی ہے اور آپ تو بڑے ہیں، یہ سن کر دادا جان کے ساتھ بچے بھی ہنسنے لگ گئے۔ دادا جان نے بچوں سے کہا: بل بل کر کھیلنا، کھانا اور رہنا اچھی بات ہوتی ہے۔

خُصیب نے کہا: دادا جان! آج ہانیہ اور حفصہ آئی ہیں اور اُمّ بھی اچھا ہے، آپ ہمیں کوئی معجزہ ہی سنا دیجئے۔ ہانیہ اور حفصہ کہنے لگیں: جی دادا جان! خُصیب بھائی نے صبح وقت پر کہا ہے ورنہ ہم خود ہی آپ سے کہنے والے تھے۔ دادا جان نے کہا: اچھا! مجھے سوچنے دو۔ کچھ دیر بعد جیسے ہی دادا جان کو معجزہ یاد آیا تو کہا:

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ مدینہ شریف سے تبوک کی طرف جا رہے تھے، اُس وقت لوگ اونٹوں، گھوڑوں وغیرہ پر سفر کرتے تھے اور تبوک جانے میں 1 مہینا لگتا تھا۔ اتنا لمبا سفر تھا، لوگوں نے گھر سے کھانے پینے کی چیزیں پیک کیں اور اپنے ساتھ رکھ لیں تاکہ راستے میں کھانے کی کوئی ٹینشن نہ ہو۔

کچھ دن بعد لوگوں کے پاس کھانا ختم ہو گیا۔ بچوں نے افسوس کرتے ہوئے کہا: دادا جان! کھانا ختم ہونا تو ٹینشن والی بات ہے۔ اُمّ حبیبہ بولی: آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ اس وقت راستے میں کوئی ہوٹل یا ریسٹورنٹ بھی نہیں ہوتے تھے، پھر ان لوگوں نے کیا کھایا ہو گا اور اپنی بھوک کیسے ختم کی ہو گی؟ دادا جان نے اچھا سوال کرنے پر اُمّ حبیبہ کو شاباشی دی اور کہا: اب سنو!

جب انہیں بہت بھوک لگی تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ہم اونٹ ذبح کر کے کھانا چاہتے ہیں، آپ اجازت دیدیجئے، ہمارے پیارے نبی نے اجازت دیدی۔ دادا جان جیسے ہی خاموش ہوئے خُصیب نے کہا: پھر انہوں نے کتنے اونٹ ذبح کئے؟ دادا جان پہلے تو مسکرائے اور پھر ہنستے ہوئے جواب دیا: ایک بھی نہیں، اُمّ حبیبہ نے حیرانی سے پوچھا: تو پھر انہوں نے کھانا کیا کھایا؟ دادا جان نے کہا: ہوا یوں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمارے نبی کے پاس آئے اور بہت ادب اور احترام سے کہا: یا رسول اللہ! اگر لوگ اونٹ ذبح کر کے کھائیں گے تو سواریاں کم پڑ جائیں گی، حضرت عمر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا: آپ لوگوں سے بچا ہوا کھانا منگوا لیجئے، پھر اللہ پاک سے دعا کیجئے، اللہ



بچوں کی پارٹی

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی

آج اُمّ حبیبہ بہت خوش تھی، کافی دنوں بعد اس کی کزن ہانیہ اور حفصہ آئی تھیں، ہانیہ نے کہا: آج ہم اتنے دنوں بعد ملے ہیں باتیں بھی بہت کر لیں، اب اور کیا کریں؟ حفصہ بولی: شام کو پارٹی کرتے ہیں، ہانیہ اور اُمّ حبیبہ فوراً بولیں: ہاں یہ آئیڈیا ٹھیک ہے۔ حفصہ نے ”مگر“ کہا اور خاموشی ہو گئی، اُمّ حبیبہ نے کہا: اب آگے بھی تو کچھ بولو، حفصہ نے پریشان انداز میں کہا: پیسے تو ہیں نہیں پھر چیزیں کہاں سے آئیں گی۔ اُمّ حبیبہ نے ہنستے ہوئے کہا: ٹینشن نہیں لو، ابو جان سے پارٹی کے لئے پیسے لے لیں گے۔ حفصہ یہ سن کر خوش ہو گئی۔ اُمّ حبیبہ جگہ سے اٹھی اور کہا: آؤ ہم چیزوں کی لسٹ بناتے ہیں۔

بچے پارٹی کر رہے تھے اور مزے مزے کی چیزیں کھا رہے تھے، دادا جان ان کے پاس آئے اور کہا: مجھے بھی چیزیں کھلاؤ، صہیب

آگے سنو!

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جتنے بھی لوگ تھے، سب نے اپنے اپنے برتن کھانے سے بھر لئے، ایک برتن بھی خالی نہیں بچا۔ پھر سب لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا بھی کھایا۔ اس کے بعد بھی کچھ کھانا بچ گیا تھا۔

(مسلم، ص 42، حدیث: 139)

دادا جان نے بتایا: یہ تھا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ کہ ① تھوڑا سا کھانا سب لوگوں کو پورا ہو گیا ② اس کے علاوہ جتنے بھی لوگ تھے سب نے اپنے برتنوں کو بھی کھانے سے بھر لیا۔

صہیب نے خوش ہو کر کہا: دادا جان! ایک اور معجزہ سنائیے، دادا جان نے صہیب کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھا اور بولے: میرے خیال سے آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے باقی پھر کبھی۔ دادا جان کھڑے ہوئے اور واپس اپنے کمرے میں چلے گئے۔

پاک ضرور اس کھانے میں برکت ڈال دے گا۔ یہ کہہ کر دادا جان نے وقفہ کیا اور کہنے لگے: ہمارے پیارے نبی اپنے صحابیوں کا مشورہ مانتے تھے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی بات مانی اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا کھانا منگوایا۔

اب لوگ اپنا بچا ہوا کھانا لے کر آنے لگے، کوئی روٹی کا ٹکڑا لے کر آیا، تو کوئی ہاتھ میں تھوڑی سی کھجور، اس طرح دسترخوان پر صرف تھوڑا سا کھانا جمع ہوا، مطلب ایک ٹائم کا کھانا بھی پورا جمع نہیں ہوا تھا۔ ہمارے پیارے نبی نے اس تھوڑے سے کھانے پر دعا کی اور لوگوں سے فرمایا: اپنے اپنے برتن بھر لو۔

دادا جان کی بات سن کر ہانیہ حیران ہوئی اور سر نکھاتے ہوئے پوچھا: دادا جان! جب کھانا تھوڑا سا ہی ہے پھر سب لوگ اپنے اپنے برتن کیسے بھریں گے؟ دادا جان کے بولنے سے پہلے ہی صہیب نے خوش ہو کر کہا: ہانیہ آپ! یہی تو ہمارے نبی کا معجزہ اور کمال ہوتا ہے، ہم نے تو ایسے معجزے بہت سارے سنے ہیں۔ صہیب کی بات سن کر ہانیہ اور حفصہ کی دل چسپی اور بڑھ گئی۔ دادا جان بولے: اب

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

- ① محبت رسول کا حکم اللہ پاک نے دیا۔ ② بچوں کی محفل میدا میں دادا جان کا بیان ہو گا۔ ③ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹیوں کو عزت دی، تحفظ دیا اور محبت دی۔ ④ قرآن پاک میں کے شریف کے الگ الگ نام آئے ہیں۔ ⑤ مل جل کر کھانا کھانا اور رہنا اچھی بات ہوتی ہے۔

♦ جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ③ سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبہ امدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ہانے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (اکتوبر 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں)

سوال 01: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں کتنے سال رہے؟

سوال 02: بادشاہ مظفر ہر سال محفل میدا النبی پر کتنے دینار خرچ کیا کرتے تھے؟

♦ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ① کوپن بھرئے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ② یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے ③ سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبہ امدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ہانے حاصل کر سکتے ہیں۔)

حروف ملائیے!

پ ہ ی ء ے ت ر ع ق
و ژ ث ل ک ج ہ گ ف
د س ق ر ا ن پ ا ک
آ ز ش چ م ک ہ ط ب
ر ب ی ع ا ل ا و ل
ن ک م خ ل ض م غ ڈ
ذ ہ ژ ظ ق پ ی ہ ص
ی ئ ے ت ر ر ن ث و
ک ج ہ گ ی ف د س ا

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 12 ربیع الاول شریف کو مکہ پاک میں پیدا ہوئے، آپ 53 سال تک مکے میں رہے اور اس کے بعد مدینہ شریف تشریف لے گئے۔ قرآن پاک میں مکے شریف کے الگ الگ نام آئے ہیں، جیسے ① مکہ ② بکۃ ③ اُمّ القریٰ، اس کا مطلب ہے شہروں کی اصل ④ امین، اس کا مطلب ہے امن والا، مکے کو امین اس لئے بولتے ہیں، جو بھی جانور اور انسان مکے میں آجاتا ہے، اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے الٹی طرف حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں ”ربیع الاول“ کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے: ① مکہ ② بکۃ ③ امین ④ اُمّ القریٰ ⑤ قرآن پاک۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لئے ہے۔
(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2022ء)

نام مع و مدیت: _____ مکمل پتا: _____
موبائل / واٹس ایپ نمبر: (1) مضمون کا نام: _____ صفحہ نمبر: _____
(2) مضمون کا نام: _____ صفحہ نمبر: _____ (3) مضمون کا نام: _____ صفحہ نمبر: _____
(4) مضمون کا نام: _____ صفحہ نمبر: _____ (5) مضمون کا نام: _____ صفحہ نمبر: _____

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2022ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

جواب یہاں لکھئے (اکتوبر 2022ء)
(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2022ء)

جواب 1: _____ ولدیت: _____ موبائل / واٹس ایپ نمبر: _____ جواب 2: _____ مکمل پتا: _____

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔
ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2022ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ



انمول نعمت

مولانا حیدر علی ندوی (رحمہ اللہ)

کی۔ لیکن نہنے میاں کا کہنا تھا کہ اس مرتبہ گھر میں میلاد کی تیسری محفل بھی سچے گی یعنی صرف بچوں کے لئے۔ اٹی جان اور پھر ابو جان نے بھی سمجھایا کہ چھوٹے بچے اسلامی بہنوں کے ساتھ جبکہ بڑے اسلامی بھائیوں کے ساتھ میلاد میں شریک ہو ہی جاتے ہیں تو الگ سے انہیں جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے پر وہ نہنے میاں ہی کیا جو کسی کام کی ٹھان کر اس سے پیچھے ہٹ جائیں، آخر کار معاملہ دادا جان کے سامنے پیش کیا گیا جہاں سے فیصلہ نہنے میاں کے حق میں ہوا اور نہنے میاں جیت کی خوشی چہرے پر سجائے ہوئے کمرے سے باہر آ گئے۔

اسکول سے آنے کے بعد آج کل نہنے میاں کا سارا وقت میلاد کی تیاری میں گزرتا تھا، پہلے دن تو انہوں نے اکیلے ہی ساری پلاننگ کرنے کی سوچی لیکن سامنے کا پی سجائے اور ہاتھ میں پنسل (Pencil) پکڑے سوچتے سوچتے آدھا گھنٹا گزر جانے کے باوجود ان کے دماغ میں کوئی آئیڈیا نہیں آیا تو انہوں نے

جب سے ربیع الاول کا چاند نظر آیا تھا نہنے میاں کی خوشی دیکھنے والی تھی، ایسا لگتا تھا جیسے بہت بڑا انعام ملنے کے دن قریب سے قریب آرہے ہوں اور بات تھی بھی یہی کہ ربیع الاول کا مہینا ہی وہ بہاروں اور خوشیوں کا مہینا تھا جس کی بارہ تاریخ کو دنیا میں اللہ پاک کی انمول نعمت یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے۔ پورے ماہ ابو جان کے ساتھ مختلف مساجد میں ہونے والے میلاد کے اجتماعات میں شرکت اور نعمتیں سننا یہ تو وہ لمحات تھے جن کا نہنے میاں کو سارا سال ہی انتظار رہتا تھا۔ لیکن اس بار ربیع الاول کا چاند نظر آتے ہی نہنے میاں نے ایک نئی فرمائش سب کے سامنے رکھ دی تھی۔

دراصل ربیع الاول میں نہنے میاں کے گھر دو بار میلاد کی محفل سچتی تھی، ایک بار تو اسلامی بھائیوں کے لئے 9 ربیع الاول کی رات کو اور دوسری 12 ربیع الاول کے دن اسلامی بہنوں

آپی سے مدد لینے کا ارادہ کیا۔

اور باقی بچے اپنے ہاتھ لہرا لہرا کر ننھے میاں کے ساتھ پڑھ رہے تھے:

نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

ننھے میاں کی نعت کے دوران ہی دادا جان بھی آکر اپنے لئے رکھی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔ مزید ایک بچے کی نعت کے بعد انہوں نے بیان شروع کر دیا:

پیارے بچو! بارہ ربیع الاول کے دن ہر مسلمان کے چہرے پر مسکراہٹ سجی ہوتی ہے۔ رنگ، نسل، زبان سب کچھ مختلف ہونے کے باوجود اس دن دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے مسلمان اللہ پاک کی اس عظیم نعمت کے ملنے پر شکر ادا کر رہے ہوتے ہیں جس نعمت کی برکت سے باقی ساری نعمتیں انہیں ملتی ہیں یعنی آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پیارے بچو! ہم میلاد کی خوشیاں خوب شوق اور جذبے سے مناتے ہیں تاکہ دنیا کو پتا چل جائے کہ ہمیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت ہے۔ اسی کے ساتھ میلاد منانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اس روز اپنے پیارے نبی کی سیرت سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی کی ڈیلی روٹین کو اسی کی روشنی سے سجا لیں۔ مزید بھی دادا جان کی کچھ اچھی اچھی باتیں سننے کے بعد ننھے میاں نے بچوں کے ساتھ مل کر نعرے لگائے:

آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا سیرت مصطفیٰ مرحبا مرحبا

دادا جان نے بات پھر شروع کی: بچو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت جاننے کے لئے ایک بہت ہی پیاری اور آسان کتاب ہے ”آخری نبی کی پیاری سیرت“ یہ کتاب آج آپ سب کو ہماری طرف سے تحفے میں ملے گی، سبھی بچوں نے ضرور پڑھنی ہے یا اپنے ابو یا اُمی جان سے پڑھوا کر یہ کتاب سننی ہے۔ بچوں نے اونچی آواز سے جواب دیا: ان شاء اللہ!

آپی سے مدد مانگنے پر پہلے تو ان کی طرف سے مصنوعی فخر کا سامنا کرنا پڑا کہ دیکھاناں آپی کی ضرورت پڑ ہی گئی ننھے میاں! اور پھر انہوں نے سمجھایا کہ کھانے اور جگہ کا بندوبست تو اُمی جان پر چھوڑ دیجئے وہ آپ کی پریشانی نہیں ہے اب رہی بات میلاد کے پروگرام کی تو مجھے بتائیے آپ کے دوستوں میں سے کون قرآن پاک کی سب سے اچھی تلاوت کرتا ہے؟

بلو بھائی۔ ننھے میاں نے فوراً جواب دیا۔

اب آپی نے کاپی پر تلاوت لکھ کر اس کے سامنے بلو بھائی کا نام لکھ دیا یوں ہی تین نعتیں، آخری سلام وغیرہ سبھی ننھے میاں کے دوستوں میں تقسیم کر دیں ایک نعت ننھے میاں کی بھی رکھی گئی۔ اب تھا سب سے مشکل مرحلہ یعنی بیان (Speech)، ننھے میاں کے دوست بلکہ خود ننھے میاں نے بھی کبھی بیان نہیں کیا تھا اور پھر میلاد کی محفل میں بیان۔۔۔ بالآخر اُمی جان سے مشورہ کیا گیا جس کے بعد طے پایا کہ بچوں کی محفل میلاد میں دادا جان کا بیان ہو گا۔ محفل میلاد کا وقت سات ربیع الاول ظہر کے بعد مقرر ہوا اور ننھے میاں کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ دوستوں اور قریب کے کزنوں کو اکیلے یا ابو جان کے ساتھ جا کر آپ ہی نے دعوت دینی ہے جس کی ننھے میاں نے خوشی خوشی ہامی بھر لی۔

محفل میلاد کا دن آن پہنچا تھا، بڑی سی بیٹھک میں بچوں کے لئے فرش پر چاند نیاں (سفید چادریں)، چھادی گئی تھیں، ننھے میاں ابو جان کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھ کر آئے تو اُمی جان کے حکم کے مطابق بیٹھک کے دروازے پر دوستوں کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اتوار کی وجہ سے سبھی بچے وقت پر ہی پہنچ گئے تھے اور یوں بلو بھائی کی تلاوت سے محفل کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔ دوسری نعت ننھے میاں کی تھی جیسے ہی شروع ہوئی کوئی بچہ بھی خاموش نہ رہ سکا کیونکہ سبھی بچوں کی فیورٹ نعت تھی جن بچوں کے پاس جھنڈے تھے وہ جھنڈے

خواتین کو پیارے آقا کی نصیحتیں

اُمّ میلاد عطارؓ

ربیع الاول پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا مقدس مہینا ہے، اُمّتِ مسلمہ اس مہینے میں عید میلاد النبی کا جشن منانے، محافل کرنے اور عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کا خوب اہتمام کرتی ہے۔ اس موقع پر ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا حقیقی ثبوت دیتے ہوئے اپنی عملی زندگی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کا پکارا وارہ کرنا اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

اس مضمون میں خواتین کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمائی گئی چند ایک نصیحتیں لکھی ہیں۔ خود بھی پڑھئے، عمل کیجئے اور دوسری خواتین کے ساتھ بھی شیئر کیجئے:

✽ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرضِ وفات میں (وصیت) فرماتے رہے کہ نماز پابندی سے ادا کرتے رہنا اور غلاموں کا خیال رکھنا۔⁽¹⁾

✽ حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا ہر وقت اللہ پاک کی تسبیح و تہلیل میں مصروف رہتی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اے بیسیو! اللہ پاک کی تسبیح و تہلیل

و تقدیس (یعنی سُبْحَنَ اللّٰہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَ الرُّوْحِ) کو خود پر لازم کر لو اور انہیں اپنی انگلیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ ان انگلیوں کو قوتِ گویائی دی جائے گی اور ان سے سوال ہو گا، اور کبھی غافل نہ ہونا ورنہ تمہیں رحمت سے دور کر دیا جائے گا۔⁽²⁾

✽ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قسرهؓ کو چند نصیحتیں فرمائیں،

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

ان پر غور کیجئے: اے قسره! گناہ کے وقت اللہ کو یاد کرو (اور گناہ سے رُک جاؤ) اللہ پاک تمہیں مغفرت کے وقت یاد فرمائے گا۔ اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرو تو دنیا و آخرت کے شر سے تمہاری حفاظت ہوگی۔ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو تو تمہارے گھر میں خیر و برکت کی کثرت ہوگی۔⁽³⁾

✽ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی والدہ حضرت اُمّ فرّوخہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب بستر پر آرام کرنے لگو تو سورہ کافرون پڑھ لیا کرو، یہ شرک سے نجات کا سبب ہے۔⁽⁴⁾ ✽ ایک مرتبہ آقا

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اُمّ سائبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ پر چکی طاری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کی: بخار کی وجہ سے۔ پھر کہنے لگیں: اللہ پاک اس میں برکت عطا نہ فرمائے، تو ان کے اس جملے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بخار کو بُر امت کہو! یہ ابنِ آدم کی خطاؤں کو یوں دُور کرتا ہے جیسے (لوہار کی) بھٹی لوہے کے میل کو دُور کرتی ہے۔⁽⁵⁾

✽ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اچھی چیز (روٹی) کا اکرام کرو کیونکہ یہ جس قوم سے گئی ہے دوبارہ لوٹ کر نہیں آئی۔⁽⁶⁾ ✽ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی عورت پڑوسن کی کبھی ہوئی چیز کو حقیر نہ جانے، اگرچہ وہ بکری کا گھر ہی کیوں نہ ہو۔⁽⁷⁾ اس سے مراد یہ ہے کہ پڑوسن کو ہدیہ دینے کے لئے اگر عورت کے پاس معمولی چیز کے علاوہ کچھ نہ ہو تو ہدیہ سے نہ رُکے بلکہ حسبِ حال جو میسر ہو دے دیا کرے۔⁽⁸⁾

پیارے اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان مبارک فرامین پر ضرور عمل کریں، تاکہ اللہ پاک کی رضا اور جنت میں داخلہ نصیب ہو۔

(1) ابن ماجہ، 2/282، حدیث: 1625 (2) طلیۃ الاولیاء، 2/82، حدیث: 1536 (3) الاستیعاب، 4/459 (4) الاصابہ، 8/451 (5) الاصابہ، 8/399 (6) ابن ماجہ، 4/50، حدیث: 3353 (7) بخاری، 4/104، حدیث: 6017 (8) عمدۃ القاری، 9/378، تحت الحدیث: 2566

✽ نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت زینب

بنت رسول اللہ ﷺ علیہ والہ وسلم

مولانا محمد حسان ہاشم عطاری مدنی ﴿رحمہ اللہ﴾

بنت ابو العاص کو کندھے پر اٹھائے نماز پڑھتے، جب سجدے میں جاتے تو انہیں اتار دیتے اور جب سجدے سے اٹھنے لگتے تو انہیں واپس اٹھا لیتے۔⁽⁴⁾

ناخوشگوار واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مدینہ پاک ہجرت کرنے کے بعد بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو لینے کے لئے دو صحابہ کرام کو مکہ شریف بھیجا جن میں سے ایک حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے دیور کنانہ آپ کو لے کر مکہ سے روانہ ہوئے، کفار کو جب اس کی خبر ہوئی تو ایک جماعت مزاحمت کے لئے پہنچ گئی۔ انہوں نے حضرت زینب کو نیزہ سے ڈرا کر اونٹ سے گرا دیا جس سے ان کا حمل ضائع ہو گیا، یہ دیکھ کر کنانہ نے ترکش سے تیر نکال کر سامنے رکھ دیئے اور کہا ”کوئی بھی سامنے آیا تو وہ ان سے بچ کر نہیں جاسکے گا!“ لوگ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے اور ان میں سے ایک نے کہا کہ ”ٹھہرو ہماری بات سن لو! محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی بیٹی کو دن دھاڑے لے کر جاؤ گے تو یہ ہماری کمزوری کی دلیل ہوگی، ویسے بھی ان کی بیٹی کو روکنے کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں، لہذا ابھی تم انہیں واپس لے جاؤ جب شور شرابا کم ہو جائے تو رات کو انہیں چوری چھپے لے جانا“ کنانہ نے اس تجویز کو قبول کر لیا اور انہیں واپس لے گئے، چند روز بعد ایک

اللہ پاک نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو چار بیٹیوں سے نوازا تھا۔ ان میں سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب بنت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔⁽¹⁾

ولادت پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی لخت جگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا اعلان نبوت سے دس سال قبل پیدا ہوئیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عمر شریف اس وقت 30 برس تھی۔⁽²⁾

نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ کی والدہ کی زندگی میں ابو العاص بن ربیع سے ہوا جو کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بہن حضرت ہالہ بنت ثویلد کے بیٹے تھے اور 7 ہجری کو اسلام قبول کر کے رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جانشین صحابہ کرام میں شامل ہو گئے تھے۔⁽³⁾

اولاد اللہ پاک نے آپ رضی اللہ عنہا کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے سے نوازا تھا، بیٹے کا نام علی بن ابو العاص جبکہ بیٹی کا نام اُمّہ بنت ابو العاص تھا، رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان دونوں پر خصوصی شفقت فرماتے تھے، چنانچہ حافظ ابو نعیم لکھتے ہیں: حضرت علی بن ابو العاص کو فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا یہ بلوغت کو پہنچنے سے قبل ہی وفات پا گئے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُمّہ

رات کو انہیں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی کے پاس پہنچا دیا اور وہ انہیں نہایت ادب و عزت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینے لے آئے۔⁽⁵⁾

وفات حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے 8 ہجری میں انتقال فرمایا۔⁽⁶⁾

پیارے آقا کی محبت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی قبر میں اترے تو آپ مغموم و پریشان تھے پھر جب باہر تشریف لائے تو پریشانی اور غم کے آثار زائل ہو چکے تھے، فرمایا: مجھے زینب کی کمزوری یاد آگئی تو میں نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اس کی قبر کی تنگی اور غم میں تخفیف کا سوال کیا، تو اللہ پاک نے ایسا ہی کیا اور اسے اس پر آسان فرمادیا۔⁽⁷⁾

غور تو کیجئے! بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو اللہ کی راہ میں کس قدر ستایا گیا اور ان کے دکھ کے ذریعے ان کے والد ماجد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج پہنچایا گیا۔ ایک بیٹی کا دکھ

والدین کو کس قدر ہوتا ہے یہ بیٹیوں کے والدین بخوبی جانتے ہیں۔ لیکن ان مصائب اور تکلیفوں کے باوجود نہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی کمی کی اور نہ ہی آپ کی شہزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کوئی کمزوری دکھائی کہ جس سے والد گرامی کو رنج ہو۔

ہمیں بھی چاہئے کہ دینی معاملات میں اپنے والدین کا ساتھ دیں اور والدین کو چاہئے کہ دین کے معاملے میں اولاد کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں بلکہ ہر حال میں دین اسلام جو کہ ہماری نجات و کامیابی کا واحد اور مضبوط ذریعہ ہے اسے ترجیح دیں۔

اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔
امین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(1) طبقات ابن سعد، 8/25 (2) شرح الزرقانی علی المواہب، 4/318 (3) سیر اعلام النبلاء، 3/501، معرفۃ الصحابہ، 5/139 (4) معرفۃ الصحابہ، 5/140، بخاری، 1/192، حدیث: 516 (5) السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ص 271 (6) طبقات ابن سعد، 8/28 (7) معرفۃ الصحابہ، 5/140۔

اللہ پاک مجھ سے پوچھتا کہ تو نے سائل کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذلیل کیا؟ (تو میں کیا جواب دیتا؟) (احیاء العلوم، 3/304)

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال 5 ربیع الاول 50ھ کو مدینۃ المنورہ میں ہوا۔ (صفۃ الصفوة، 1/386) حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں اس قدر جم غفیر تھا کہ حضرت سیدنا ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا، آپ رضی اللہ عنہ کو جنت البقیع میں (آپ کی والدہ ماجدہ کے پہلو میں) دفنایا گیا، میں نے جنت البقیع میں لوگوں کا اس قدر ازدحام (یعنی رُش) دیکھا کہ اگر سوئی بھی پھینکی جاتی تو (بھیڑ کی وجہ سے) وہ بھی زمین پر نہ گرتی بلکہ کسی نہ کسی انسان کے سر پر گرتی۔ (الاصابہ، 2/65)

اے سخی ابن سخی اپنی سخا سے دو حصہ سید عالی خشم الفاظ و معانی: سخا: سخاوت۔ عالی خشم: بہت بزرگی والا۔

ہاتھوں ہاتھ ضرورت پوری کر دی

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک سائل نے حاضر ہو کر تحریری درخواست پیش کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بغیر پڑھے فرمایا: تمہاری ضرورت پوری کی جائے گی۔ عرض کی گئی: اے نواسہ رسول! آپ نے اس کی درخواست پڑھ کر جواب دیا ہوتا۔ ارشاد فرمایا: جب تک میں اس کی درخواست پڑھتا وہ میرے سامنے ذلت کی حالت میں کھڑا رہتا پھر اگر

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

- اجازت ہر گز چیک نہیں کر سکتی۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں:
- ① یہ دوسرے کا خط، میسج بغیر اجازت دیکھنا ہے اور دوسرے کا خط یا میسج بلا ضرورت بغیر اجازت دیکھنا جائز نہیں۔
 - ② یہ مسلمان کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں پڑنا ہے اور مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں پڑنا جائز نہیں۔
 - ③ یہ مسلمان پر بدگمانی ہے اور مسلمانوں پر بدگمانی حرام ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

بیوہ (غیر حاملہ) ساس کے جھگڑے کی وجہ سے
عدت کا بقیہ حصہ اپنے میکے گزار سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت (غیر حاملہ) جس کے خاوند کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی ساس اس سے جھگڑا کرتی ہے تو کیا وہ عورت اپنی بقیہ عدت اپنے میکے میں گزار سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ پوچھی گئی صورت میں اس بیوہ عورت کا اپنے میکے میں عدت گزارنا جائز نہیں ہے بلکہ اسے اسی مکان پر ہی عدت پوری کرنا فرض ہے جہاں اسے شوہر نے رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ انتقال سے قبل شوہر نے عورت کو جس مکان میں رکھا ہو بعد وفات عورت کا اسی مکان میں عدت پوری کرنا فرض ہوتا ہے اور بیوہ حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہوتی ہے۔ اس دوران اس کے لیے بغیر عذر شرعی وہ مکان چھوڑ کر دوسری جگہ میں عدت گزارنا جائز نہیں ہوتا اور ساس کا اس سے جھگڑا کرنا کوئی عذر شرعی نہیں۔ اسے چاہیے کہ ان وجوہات کی طرف نظر کرے جن کی وجہ سے ساس اس سے جھگڑتی ہے اور ان سے احتیاط کرے اور اگر بلا وجہ جھگڑا کرتی ہے تو اس پر صبر کرے اور خاموش رہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی

بیوی بغیر اجازت اپنے شوہر کے موبائل میں
وائس اپ کی مدد سے غیر چیک کر سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا بیوی اپنے شوہر کے موبائل میں وائس اپ وغیرہ کے میسجز بغیر اجازت اس نیت سے چیک کر سکتی ہے کہ میرا شوہر کس کس سے بات چیت کرتا رہتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ میاں بیوی کا رشتہ انتہائی حساس اور اعتماد طلب رشتہ ہے، اگر باہم اعتماد بحال رہے تو یہ رشتہ بھی قائم اور اگر اعتماد ٹوٹ جائے تو یہ رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے چھوٹے چھوٹے معاملات میں ایک دوسرے پر شک کرتے رہنا اور ایک دوسرے کے پوشیدہ معاملات کی ٹوہ میں لگے رہنا وغیرہ اس طرح کے معاملات رشتے کو توڑ دینے تک پہنچانے والے ہوتے ہیں لہذا رشتے کو بحال رکھنے کے لئے میاں بیوی کا ایسے معاملات سے بچنا ضروری ہے۔ سوال کا جواب یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر کا موبائل بغیر

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا حسین علاؤ الدین عطارِ مدنی

زیر اہتمام جھیل پارک کراچی میں پلانٹیشن کے حوالے سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستانی YouTubers اور شعبے کے متعلقہ ذمہ داران نے شرکت کی۔ ترجمان دعوتِ اسلامی مولانا حاجی عبدالحکیم عطار نے تقریب میں بیان کیا اور شجرکاری کے متعلق بریفنگ دی۔ تقریب کے اختتام پر یوٹیوبرز (YouTubers) نے مولانا عبدالحکیم عطار کے ساتھ مل کر جھیل پارک میں شجرکاری مہم میں حصہ لیتے ہوئے پودے لگائے۔

کراچی میں 2 دن کا پرو فیشنلز اجتماع

ملک بھر سے انجینئرز، آئی ٹی ایکسپرٹس، ڈاکٹرز،

پرنسپلز اور دیگر پرو فیشنلز کی شرکت

شعبہ پرو فیشنلز ڈیپارٹمنٹ (دعوتِ اسلامی) کے تحت 30 اور 31 جولائی 2022ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں پرو فیشنلز اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر سے آئی ٹی ایکسپرٹس، پرنسپلز، انجینئرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر پرو فیشنلز اداروں سے تعلق رکھنے والے افراد شریک ہوئے۔ اجتماع کے پہلے دن استاذ الحدیث مفتی محمد حسان عطار مدنی صاحب نے سنتوں بھرا بیان فرمایا اور انہیں کام کے دوران آنے والی پریشانیوں کا شرعی حل بتایا، مفتی صاحب نے پرو فیشنلز کی جانب سے ہونے والے سوالات کے جوابات بھی

جانشین امیر اہل سنت کی اہلیہ کا انتقال

امیر اہل سنت نے نمازِ جنازہ پڑھائی،

تدفین صحرائے مدینہ میں کی گئی

تفصیلات کے مطابق امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی بہو اور جانشین امیر اہل سنت مولانا عبید رضا عطار مدنی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہ کی اہلیہ ”اُمّ اسید عطار“ کا 5 اگست 2022ء کو جمعہ کے روزِ رُضائے الہی سے انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِہ رَاجِعُونَ۔ مرحومہ کی نمازِ جنازہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں نمازِ جمعہ کے بعد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی امامت میں ادا کی گئی، اس موقع پر اراکین شوریٰ، ذمہ داران دعوتِ اسلامی اور کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ مرحومہ کی تدفین صحرائے مدینہ ٹول پلازہ کراچی میں کی گئی۔ مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے سوئم کی تقریب 07 اگست 2022ء کو عالمی مدنی مرکز میں ہوئی، قرآن خوانی اور نعت خوانی کے بعد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے مدنی پھول ارشاد فرمائے اور اختتام پر دعا کروائی۔

جھیل پارک کراچی میں شجرکاری کا سلسلہ

یوٹیوبرز نے مولانا عبدالحکیم عطار کے

بہراہ پودے لگائے

28 جولائی 2022ء کو دینی و فلاحی تنظیم ”دعوتِ اسلامی“ کے

شعبہ کفن و دفن کی 9 ماہ کی کارکردگی رپورٹ

ملک و بیرون ملک تقریباً 23 ہزار 850 کورسز ہوئے جن میں پانچ لاکھ سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی

دعوتِ اسلامی نے خدمتِ انسانیت کے جذبے کے تحت ایک شعبہ بنام ”شعبہ کفن و دفن“ بھی قائم کر رکھا ہے جس کے ذریعے میت کو غسل دینے اور کفن و دفن کی خدمت سرانجام دی جاتی ہے۔ اس شعبے نے یہ بیڑا بھی اٹھایا ہوا ہے کہ عاشقانِ رسول میں میت کو غسل دینے، کفن پہنانے اور تدفین کی اسلامی و شرعی تعلیمات کو اُجاگر کیا جائے۔ ان تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لئے شعبہ کفن و دفن نے ”نمازِ جنازہ کورس“ اور ”تدفین کورس“ ڈیزائن کیا ہوا ہے جس کا دورانیہ 30 منٹ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شعبے کے ذریعے 7 دن کا آن لائن شارٹ کورس، جزوقتی اور ایک دن کارہائشی کفن و دفن کورس بھی ہوتا ہے جن میں غسلِ میت، نمازِ جنازہ، تدفین اور تلقین کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔

شعبہ کفن و دفن کی جانب سے کورسز کے حوالے سے سالانہ کارکردگی جاری کی گئی ہے جس کے مطابق اکتوبر 2021ء تا جون 2022ء تک ملک و بیرون ملک 23 ہزار 850 کورسز ہوئے جن میں شرکت کرنے والے اسلامی بھائیوں کی تعداد 5 لاکھ سے زائد تھی۔ واضح رہے کہ شعبہ کفن و دفن جس طرح اسلامی بھائیوں کا ہے اسی طرح اسلامی بہنوں میں بھی اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے جس سے ہزاروں اسلامی بہنیں مستفیض ہو رہی ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی مزید خبریں
جاننے کے لئے وزٹ کیجئے

آفیشل نیوز ویب سائٹ ”دعوتِ اسلامی کے شبِ دروز“
news.dawateislami.net

شبِ دروز
news.dawateislami.net

ارشاد فرمائے۔ دورانِ اجتماع پر وفیشنلز نے ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں بھی شرکت کی اور امیرِ اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کے علم و حکمت سے بھرپور مدنی پھول سماعت کئے۔ اجتماع کے دوسرے روز نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مدظلہ العالی اور رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحییب عطاری نے سنتوں بھرے بیانات کئے۔ دعا اور صلوٰۃ و سلام پر اجتماع کا اختتام ہوا۔

نارووال اور لاہور میں مسجد و جامعات المدینہ کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں

رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے بیان فرمایا

جولائی 2022ء میں نارووال اور لاہور میں دعوتِ اسلامی کے تحت تین جامعات المدینہ، ایک مدرسۃ المدینہ بوائز اور دو مساجد کا افتتاح کیا گیا۔ اس دوران ان مقامات پر افتتاحی تقریب بھی منعقد ہوئی جن میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے ”مسجد بنانے اور انہیں آباد کرنے“ کے حوالے سے سنتوں بھرے بیانات کئے۔ افتتاحی تقریب میں مقامی شخصیات اور دیگر عاشقانِ رسول شریک تھے۔

پاکستانی کرکٹر شاداب خان کا

فیضانِ مدینہ اسٹچفورڈبرمنگھم یو کے کا دورہ

سید فضیل رضا عطاری نے شاداب خان کو

دعوتِ اسلامی کی ایکٹیویز کے حوالے سے بریفنگ دی

ماہ جولائی میں پاکستان کرکٹ ٹیم کے نائب کپتان شاداب خان نے اسٹچفورڈبرمنگھم یو کے میں قائم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا دورہ کیا۔ نگرانِ ویلز یو کے حاجی سید فضیل رضا عطاری نے ان کا استقبال کیا اور فیضانِ مدینہ کا وزٹ کروایا۔ سید فضیل رضا عطاری نے شاداب خان کو یو کے سمیت دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے دینی و فلاحی کاموں سے آگاہ کیا اور انہیں مکتبۃ المدینہ کی کتابیں تحفے میں دیں۔

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ | اکتوبر 2022ء

ربیع الاول کے چند اہم واقعات

14 ربیع الاول 94ھ یوم وصال

اسیر کربلا، حضرت سیدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الاول 1439ھ اور مکتبۃ المدینہ کی
کتاب ”شرح شجرۃ قادریہ رضویہ عطاریہ، صفحہ 51 تا 54“ پڑھئے۔

10 ربیع الاول 10ھ یوم وصال

حضرت سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ رضی اللہ عنہ
مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الاول 1440ھ اور
مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”سیرت مصطفیٰ، صفحہ 688“ پڑھئے۔

21 ربیع الاول 1052ھ یوم وصال

شیخ محقق حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قادری رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الاول 1439ھ اور 1440ھ پڑھئے۔

12 ربیع الاول 241ھ یوم وصال

حنبلوں کے عظیم پیشوا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الاول 1439ھ اور مکتبۃ المدینہ
کا ہفتہ وار رسالہ ”فیضانِ امام احمد بن حنبل“ پڑھئے۔

ربیع الاول 50ھ وصالِ مبارک

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا
مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الاول 1439ھ، 1441ھ اور
مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ ائمہ المؤمنین“ پڑھئے۔

14 ربیع الاول 179ھ یوم وصال

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ
مزید معلومات کے لئے

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الاول 1439ھ اور مکتبۃ المدینہ
کا ہفتہ وار رسالہ ”امام مالک کا عشقِ رسول“ پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اُمّیں بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

مفتی وقار الدین قادری رَضَوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ جیسی علم دوست شخصیت نے کتابوں کے مطالعے کے علاوہ صحبتِ علما کو بھی علمِ دین حاصل کرنے کا بہت مفید ذریعہ سمجھا اور اسے اختیار کیا، آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری رَضَوی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا کہ مسلسل 22 سال مفتی صاحب کی صحبت میں حاضر ہو کر علمی جواہر حاصل کرتے رہے، قبلہ مفتی صاحب نے امیر اہل سنت پر خاص شفقت فرماتے ہوئے اپنی خلافت و اجازت سے بھی نوازا، مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے نامور اور مستند علما میں سے تھے، اللہ پاک نے مفتی وقار الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو غیر معمولی ذہانت و قوتِ حافظہ سے نوازا تھا، مسائلِ فقہ اور دیگر علمی فنون میں کوئی اختلاف ہو جاتا اور اس کے فیصلے کے لئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کیا جاتا تو ان کی طرف سے اکثر آپ ہی کی رائے کی تصدیق ہوا کرتی۔ مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ نے 20 ربیع الاول 1413ھ بمطابق 19 ستمبر 1993ء بروز ہفتہ نمازِ فجر کے وقت اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ آپ کا مزارِ مبارک دارالعلوم امجدیہ کے احاطہ میں ہے (وقار الفتاویٰ، 1/38) اور وہیں ہر سال ربیع الاول کی 20 تاریخ کو آپ کا عرسِ مبارک منایا جاتا ہے۔

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق (یعنی اخلاق و عادات) کے بارے میں جب اُم المؤمنین حضرت نبی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق قرآن تھا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، 1/247، حدیث: 1257، طحا، مرقاة المفاتیح، 3/329، تحت الحدیث: 1257، طحا) رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن اخلاق کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے: ● آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھگڑے، تکبر اور بے کار باتوں سے خود کو بچا کر رکھتے ● آنے والوں کو محبت دیتے، ایسی کوئی بات یا کام نہ کرتے جس سے نفرت پیدا ہو بلکہ نرمی، شفقت اور مہربانی فرماتے ● جب کہیں تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ ہوتی وہیں بیٹھ جاتے ● جب کسی سے ہاتھ ملاتے تو اپنا ہاتھ کھینچنے میں پہل نہ فرماتے ● بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے معاف فرما دیا کرتے بلکہ دین اسلام کی 23 سال کی دعوت کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت ہی زیادہ مشکلوں اور مصیبتوں کا سامنا کیا مگر ہمیشہ اپنے اوپر ظلم و ستم کرنے والوں کو معاف ہی کیا اور اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہ لیا ● بچوں کے ساتھ محبت فرماتے اور ان پر زیادہ رحم فرماتے ● کبھی کسی بچے کو ڈانٹا اور نہ بے عزتی کی ● کوئی سوال کرتا تو منع نہ فرماتے ● لوگوں سے جو جھگڑا اور ان کی مشکلوں کو حل کر کے انہیں آسانی اور سہولت فراہم کرتے ● بیواؤں، یتیموں کی دیکھ بھال اور بیماروں کی خبر گیری کرتے ● غریبوں کو عزت دیتے اور ان سے محبت کرتے ● پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ● اچھے کاموں پر لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ● معاشرتی ہم آہنگی، لوگوں کے باہمی تعلقات کو برقرار رکھنے، مسلمانوں کو متحد کرنے اور ان کے درمیان نفرتوں کو مٹانے کی کوشش فرماتے ● نسل، قوم یا رنگ کی وجہ سے کسی سے امتیازی سلوک نہ فرماتے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارے والد ایک ہیں (یعنی حضرت آدم علیہ السلام)، عن لو! کسی عربی کو غمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں البتہ جو پرہیزگار ہے وہ دوسروں سے افضل ہے، بے شک اللہ پاک کی بارگاہ میں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔“ (شعب الایمان، 4/289، حدیث: 5137) ● جانوروں کو وقت پر چارہ پانی دینے کی لوگوں کو ترغیب ارشاد فرماتے اور ان بے زبانوں کو ضرر (یعنی تکلیف) پہنچانے یا ان کے ساتھ بُرا سلوک کرنے پر لوگوں کو تنبیہ (یعنی خبردار) فرماتے ● جس جہالت بھرے دور میں عورتوں کو کوئی مقام و مرتبہ نہ دیا جاتا اور بیٹیوں کو اپنے لئے بدنام داغ تصور کیا جاتا تھا ایسے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ فرمایا اور اپنے اعلیٰ کردار و پاکیزہ تعلیمات سے ان کے مقام اور مرتبہ کو واضح کیا۔ اللہ کریم ہمیں رسول اللہ کے پاکیزہ اخلاق و اوصاف کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین و بھاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(نوٹ: یہ مضمون 15 اگست 2022ء کو عشا کی نماز کے بعد ہونے والے مدنی مذاکرے (Ep:2079) کی مدد سے تیار کر کے اور کچھ مواد کا اضافہ

کرنے کے بعد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ سے نوک پلک درست کروا کے پیش کیا گیا ہے۔)

دین اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوت اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقات و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ نمائل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقات نائلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقات واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197



ISBN 978-969-631-974-0



0125764



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

